اہلسنت کی پہچان

از ترجمان اہلسنت

ابوالحقائق علامہ مولانا غلام مرتضیٰ ساقی مجددی زید مجدہ

صراطِ مستقیم پبلیکیشنز

جامع مسجد رضا مجتبیٰ پیپلز کالونی گوجرانوالہ 0333-8173630

اہلسنّت کی پہچان

ترجمانِ اہلسنّت
از
ابو اسحاق علامہ مولانا غلام مرتضیٰ ساقی مجددی زید مجدہٗ

صراطِ مستقیم پبلیکیشنز
جامع مسجد رضائے مصطفےٰ پیپلز کالونی گوجرانوالہ 0333-8173630

marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	اہلسنت کی پہچان
مصنف	ابوالحقائق علامہ غلام مرتضٰی ساقی مجددی زیدہ مجدہٗ
کمپوزنگ	ساقی کمپوزنگ سنٹر گوجرانوالہ، قاری محمد امتیاز ساقی مجددی 0346-6049748
باہتمام	شیخ محمد سرور اویسی
تعداد	1100
سن اشاعت	10 دسمبر 2009ء
صفحات	192
ہدیہ	140 روپے

ملنے کے پتے

جامعہ جلالیہ رضویہ لاہور / مکتبہ الفجر سرائے عالمگیر
کرمانوالہ بک شاپ لاہور / مکتبہ جلالیہ صراط مستقیم گجرات
مکتبہ فکر اسلامی کھاریاں / رضا بک شاپ گجرات
مکتبہ مہریہ رضویہ کالج روڈ ڈسکہ / مکتبہ فیضان مدینہ گھکھڑ
مکتبہ فیضان اولیاء کامونکی
جامعہ محمدیہ رضویہ بھکھی شریف۔ منڈی بہاوالدین
صراط مستقیم پبلی کیشنز، دربار مارکیٹ لاہور 0321-9407699

اویسی بک سٹال پیپلز کالونی گوجرانوالہ 0333-8173630

marfat.com

انتساب

حامئی سنت ماحئی بدعت

امام اہلسنّت مجددِ دین وملت

مخزن علم وحکمت عظیم البرکت

حضور سیدنا اعلیٰحضرت

الشاہ امام احمد رضا خان قادری محدث بریلوی

قدس سرہ العزیز

کے مبارک نام!

جنہوں نے حق و باطل میں ایک خط امتیاز کھینچ دیا

اہل حق کو اصلی اور نقلی سنی کی پہچان کرادی، حتی کہ آپ کی نسبت ''بریلوی'' ہی دور حاضر میں اہلسنّت کا ''علامتی نشان'' قرار پائی۔

گر قبول افتدز ہے عز وشرف

نیاز مند

ابوالحقائق غلام مرتضیٰ ساقی مجددی

03007422469

marfat.com

فہرست مضامین

عنوان	صفحہ
تقاریظ	7
پیش لفظ	13
باب اول	
اہلسنّت و جماعت کا تعارف	20
رسول اکرم ﷺ کا فیصلہ	24
مولائے کائنات کا فرمان	24
ملا علی قاری کا بیان	25
شاہ ولی اللہ کی گواہی	26
وہابیوں کا اعتراف	26
دیوبندیوں کا اقرار	29
نتیجہ گفتگو	30
رسول اکرم ﷺ کا طریق	31
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طریقہ	33
مخالفین کا اعتراف	36
باب دوم	
اہلسنّت کے سنہری اصول	39
اعتراف حقیقت	43
وہابیوں کی دھوکہ دہی	44
باب سوم	
مسائل اہلسنّت اور مخالفین کی نشاندہی	48
علم الٰہی ازلی ابدی	51

عنوان	صفحہ
اللہ تعالیٰ جھوٹ سے پاک	52
اللہ تعالیٰ مکان سے منزہ	53
قرآن مخلوق نہیں	54
انبیاء کرام معصوم	55
حیاۃ الانبیاء علیہم الصلوۃ والسلام	56
بعد از وصال تصرفات محمدیہ ﷺ	57
اختیارات مصطفیٰ ﷺ	58
رفعت مصطفیٰ ﷺ	59
نماز میں رسول اللہ ﷺ کا خیال	60
رسول اللہ ﷺ کو پکارنا	61
روضۂ رسول ﷺ کیلئے سفر	62
حاضر و ناظر	64
جسمانی معراج	65
وسیلہ صالحین	67
اہل قبور سنتے ہیں	68
کثرت صلوٰۃ	69
تبرکات کی اہمیت	69
قیام تعظیمی	71
اولیاء اللہ سے مدد طلب کرنا	72
رفع یدین واجب نہیں	72
ایصال ثواب	73

marfat.com

تقلید کا اثبات	75
اعتراف حقیقت	78
وہابیوں کی تحریف وخیانت	81
وما اہل بہ لغیر اللہ کا مفہوم	82
بیس تراویح	84
تین طلاقیں	85
ضعیف حدیث کا اعتبار	86
جنازہ آہستہ پڑھنا	88
جشن میلاد	89
قبر کے پاس تلاوت	91
صاحب قبر کو پکارنا	91
قبر پر پھول	92
ذکر بالجہر	93
بلند آواز سے درود شریف پڑھنا	93
درود شریف کے الفاظ	94
اشیاء میں اصل اباحت	94
وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون کا مفہوم	95
واذا قری القرآن الآیہ کا شان نزول	96
قبور مشائخ پر مزارات	96
ہر نیا کام برا نہیں	97
باب چہارم	
غیر مقلد وہابی اہلسنت نہیں	99
غیر مقلدین کا مذہب	101
وہابی، حضور ﷺ کے مقابلہ میں	102
فرمان رسول ﷺ اور غیر مقلدین	103
رسول کا ہر حکم واجب العمل نہیں	103
حضور ﷺ سراپا رسول ہیں	104
نبی کی بات دین نہیں	105
آپ ﷺ کی ہر بات دین ہے	106
پیغمبر ﷺ کی بات شرع نہیں	107
رسول اللہ ﷺ کی بات شرع ہے	108
جو کہہ دیں وہی شریعت ہے	109
وہابی حضرات سنت نبوی سے دور	111
ترک سنت پر مواخذہ نہیں	112
وہابی قرآن وسنت سے دور	112
حضور ﷺ وہابی ہیں (معاذ اللہ)	113
نتیجہ گفتگو	114
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور وہابی حضرات	114
صحابہ کی بات دلیل نہیں	115
صحابہ کی بات معتبر نہیں	115
صحابہ کی بات قابل قبول نہیں	115
حضرت عمر کی غلطیاں	116
تمام صحابہ کرام پر فتویٰ	119
صحابہ کرام فاسق ولعنتی (معاذ اللہ)	119
توہین صحابہ کا حکم احادیث کی روشنی میں	121
باب پنجم	
عبدالغفور اثری کی یاوہ گوئیوں کا محاسبہ	124
حنفی بریلوی اہلسنت برحق ہیں	153

marfat.com

وہابیوں کا مذہب	156
باب نہم	
کیا دیوبندی اہلسنت ہیں	161
ارشادِ نبوی، دیوبندیوں کے نزدیک	163
صحابہ کرام، دیوبندیوں کے نزدیک	165
دیوبندیوں کی حنفیت	167
دیوبندی وہابی ہیں	168
دیوبندی اور وہابی نجدی اصلاً ایک ہیں	170
دیوبندیوں کا اعتراف	170
غیر مقلد نجدیوں کا اعتراف	171
دیوبندی کون ہیں؟	173
دیوبندیت کا آغاز	175
سرفراز گکھڑوی کا دھوکہ	176
دیوبندیوں کے بے ثبوت امور	177
سرفراز گکھڑوی کی شاطرانہ چال	179
کیا یہ اہلسنت ہیں؟	184
سرفراز دیوبندی کا جھوٹ	187
بریلوی اہلسنت اور اہل حق ہیں	188

marfat.com

تقریظ

استاذ العلماء، حضرت علامہ مولانا

حافظ محمد خاور حسین نقشبندی زید لطفہٗ

ناظم تعلیمات جامعہ نعمانیہ رضویہ سیالکوٹ

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم اما بعد

نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ قیامت کے دن شھدآء کے خون اور علماء کے قلم کی سیاہی کا باہم وزن کیا جائے گا (کہ ان میں سے کس نے زیادہ اسلام کی خدمت کی) تو علماء کے قلم کی سیاہی کا وزن شھدآء کے خون سے بڑھ جائے گا۔ (جامع صغیر)

دین اسلام کو کھوکھلا کرنے کے لیے بڑے بڑے فتنے آئے، طوفان اور بجلیاں بن کر خرمن اسلام پر گرے، لیکن علماء حق اور صوفیاء اسلام نے کوہ استقامت اور سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر ان کا ڈٹ کر مقابلہ کیا یہ فتنے مختلف روپ دھار کر دین اسلام کو گزند پہنچانے کے لیئے مزموم سازشیں کرتے رہے، بظاہر اسلام اور قرآن کا نام لینا اور دین کا دردمند اور محب بننا، مگر بباطن آہنی ہتھوڑوں اور تیشوں سے اسلام کے قلعہ کو مسمار کرنا اور بانی اسلام کے خلاف ہزرہ سرائی کرنا، قرآن پاک کے ترجمہ وتفسیر میں من مانی تاویلات کی قینچی چلانا اور سیدھے سادھے لوگوں کو مکروفریب کے جال میں پھنسانے کے لیے اسلام اور قرآن کا نام لے کر دھوکہ دینا یہ ان کا بڑا خطرناک طریقہ واردات ہے۔

علماء حق اور صوفیا کرام نے ان فتنوں کی بیخ کنی کے لیے ہر محاذ پر مقابلہ کیا اور ان کا مکروہ چہرہ بے نقاب کیا اور ان کے زہریلے عزائم کو منطقی انجام تک پہنچانے کے لیے انتھک

marfat.com

کوششیں کیں جو تاریخ میں آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔

موجودہ دور میں اہل باطل نے جس شدومد سے کام شروع کیا ہے وہ بظاہر بڑا پرکشش ہے کسی کو مال کی فروانی، کسی کو نوکریوں کا لالچ، کسی کو خدمت خلق اور خدمت اسلام کے نام پر چکر دے کر ایمان کی قیمتی متاع کو لوٹا جا رہا ہے۔ بھلا ہو حضرت علامہ ابوالحقائق غلام مرتضٰی ساقی مجددی صاحب دامت برکاتہ کا جو علماء حق کی صف میں کھڑے ہو کر باطل کے ایوانوں کو قرآن وحدیث اور ائمہ دین کے دلائل قاہرہ اور حجج باہرہ سے لرزہ براندام کر رہے ہیں۔ آپ کے علمی و تحقیقی کام قابل داد ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل وکرم اور سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر عنایت اور آپ کے شیخ کامل کا فیضان ہے۔ ہمہ وقت دین متین کے محاذ پر کھڑے ہو کر باطل سے پنجہ آزمائی اس انداز سے کی کہ

ادھر آ ستم گر ہنر آزمائیں
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

آپ کی تازہ کاوش ''اہلسنّت کی پہچان'' اس اعتبار سے بڑی اہمیت کی حامل ہے کہ آج کل کچھ حضرات اپنے تئیں اہلسنّت لکھوا کر سنی مسلمانوں کو جھانسا دے رہے ہیں۔

علامہ ساقی صاحب نے جعلی اہلسنّت کی جعل سازیوں کی خانہ تلاشی لی ہے اور ان کے عقائد باطلہ، افکار فاسدہ کو طشت از بام کیا ہے اور صحیح اہلسنّت کی تصویر دکھائی ہے میری دعا ہے کہ اللہ جل وعلا آپ کے زور قلم میں اور زیادہ قوت پیدا فرمائے اور آپ کی اس سعی جمیلہ کو مقبول ومنظور فرمائے۔ (آمین)

محمد خاور حسین نقشبندی

ناظم تعلیمات جامعہ نعمانیہ رضویہ شہاب پورہ سیالکوٹ

خطیب جامع مسجد قاری صاحب محلّہ نیکا پورہ سیالکوٹ

marfat.com

تقریظ

فاضل ذیشان، حضرت علامہ مولانا

صاحبزادہ **سید علی رضا** شاہ زید فضلہ

صدر نعمانیہ علماء کونسل سیالکوٹ

نحمدہٗ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم امابعد

چکی کے پاٹ کے لیئے وہ خطرناک وقت ہی ہوتا ہے جب وہ اپنے مرکز سے سرک جائے، آج کے انسان کا اصل مسئلہ یہ ہے کہ وہ اپنے مرکز سے ہٹ چکا ہے ہمارا مرکز کون سا ہے جس مرکز پر اکٹھے ہوکر تمام مسلمان ایک عظیم قوت بن سکتے ہیں۔ وہ مرکز ہے ذات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ قرآن و حدیث کے بحر بیکراں میں جواہر بے بہا اس امر کے شاہد ہیں اور تاریخ اسلام کے صفحات پر جا بجا بکھرے ہوئے واقعات اس بات کے گواہ ہیں کہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی چنگاریاں ہمیشہ سے مومن دلوں کا عزیز ترین اثاثہ رہی ہیں ایمان کا اولین تقاضہ بھی یہی ہے کہ دنیا کی ہر شئے اور کائنات رنگ و بو کی تمام رعنائیاں آپ کے نعلین پاک سے نسبت رکھنے والی گرد پر نثار ہو جائیں اس کے باوجود حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا۔

حضور تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بے مثال محبت اس چیز کا زندہ ثبوت ہے کہ ایمان کا مرکز ذات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لے کر آج تک اس عقیدے پر کاربند جماعت کو اہلسنّت و جماعت کہتے ہیں اور پہلے تمام مسلمان اسی عقیدے پر کاربند تھے۔ جس کا

marfat.com

اقرار غیر مقلدین کے شیخ الاسلام مولوی ثناء اللہ امرتسری نے بھی کیا ہے کہ آج سے اسی سال قبل سبھی مسلمان اسی خیال کے (انہی عقائد والے) تھے جن کو آج حنفی بریلوی خیال کیا جاتا ہے۔ (شمع توحید ص ۴۰)

بدعقیدہ لوگوں نے جب دیکھا کہ حق پر جو جماعت ہے وہ تو اہلسنّت و جماعت ہیں جیسا کہ تہتر فرقوں والی حدیث سے ثابت ہے تو انھوں نے بھی اپنے آپ کو اہلسنّت کہنا اور لکھنا شروع کر دیا۔ جس کا واضح ثبوت وہابی مولوی عبدالغفور اثری سیالکوٹی کی تصنیف ''اصلی اہلسنّت'' ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مناظر اسلام، محقق اہلسنّت، مصنف کتب کثیرہ ابوالحقائق علامہ غلام مرتضیٰ ساقی مجددی زید مجدھم کو یہ توفیق مرحمت فرمائی کہ آپ نے ''اہلسنّت کی پہچان'' نامی عظیم کتاب لکھ کر باطل کی صفوں میں زلزلہ برپا کر دیا ہے۔

؎ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

سید علی رضا شاہ

خطیب جامع مسجد حنفیہ غوثیہ میانہ پورہ سیالکوٹ

31 جولائی 2009ء

marfat.com

تقریظ

از

عمدۃ المحققین حضرت علامہ مولانا

محمد کاشف اقبال مدنی قادری زید مجدہٗ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلسنّت کی حقانیت احادیث و آثار کے بے شمار دلائل سے ثابت ہے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے لے کر پوری امت مسلمہ عقائد اہلسنّت پر کار بند رہی ہے۔

کچھ عرصہ سے بد مذہبوں نے بھی اپنے آپ کو اہلسنّت کہلوانا شروع کر دیا ہے حالانکہ عقائد اہلسنّت کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس پرفتن دور میں ہر باطل و بے دین فرقہ اپنے کو سنی کہلوا کر اصل سنیت کو ختم کرنے کے چکر میں ہے اللہ بھلا کرے ہمارے برادر مکرم، مناظر اسلام، فاضل اجل، عالم بے بدل، مولانا ابوالحقائق غلام مرتضیٰ ساقی مجددی زید مجدہٗ صاحب کا جنہوں نے دور حاضر کے اس عظیم فتنہ کا ردو ابطال کر کے دلائل قرآن وسنت سے اہلسنّت کی پہچان کرائی ہے اور ثابت کیا ہے کہ سواد اعظم اہلسنّت (حنفی بریلوی) کے وہی عقائد ہیں جو پوری امت مسلمہ کے دور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے چلے آ رہے ہیں۔ جن کی ترجمانی اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مجدد دین وملت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز نے فرمائی ہے۔

وہابیہ دیو بندیہ کا اپنے کو سنی کہلوانا نرا جھوٹ ہے وہابی دیو بندی اکابر اپنے کو فخر کے طور پر وہابی کہتے رہے ہیں مناظر اسلام مولانا موصوف نے دیو بندی اور وہابی عقائد کو ان کی

marfat.com

کتب معتبرہ سے نقل کر کے ثابت کیا ہے کہ یہ لوگ اسلام واہلسنّت کا نام لے کر خداو رسول سے دشمنی کرر ہے ہیں۔مولانا موصوف کی تحریر نئی نسل کو گمراہی کے اس گڑھے سے بچانے کے لیے اچھی کاوش ہے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ مولانا موصوف کی اس تحریر کو عام کیا جائے جہاں ہم محافل ایصال ثواب میں طعام ولنگر کا بندوبست کرتے ہیں وہاں ایسا فکری لٹریچر بھی تقسیم کرنا چاہئے اور یہ صدقہ جاریہ بھی ہے۔

دعا ہے کہ مولا کریم اپنے محبوب کریم ﷺ کے واسطہ جلیلہ سے اس کوشش کو قبول فرمائے اور اسے عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

کتبہ

محمد کاشف اقبال خان مدنی قادری

جامعہ غوثیہ رضویہ مظہر اسلام

سمندری ضلع فیصل آباد

جولائی ۲۰۰۹ء

marfat.com

پیش لفظ

از

فاضل جلیل جناب محترم پروفیسر

محمد عرفان بٹ قادری حفظہ اللہ

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ الہٖ واصحابہٖ اجمعین

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے

سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

,,ہم حق پر ہیں'' ، ,,ہم فرقہ ناجیہ ہیں''۔ تقریباً ہر فرقہ سے تعلق رکھنے والے افراد یہ نعرہ بلند کرتے ہیں اور خود کو اہل حق گردانتے ہیں اس صورت حال میں ہر فرد پریشان ومضطرب ہے اور وہ یہ فیصلہ نہیں کر پاتا کہ وہ کس جماعت کو اپنائے اور کس جماعت کے ساتھ وفاداریاں نبھانے کا دعویٰ کرے۔ اسلام کے ابتدائی دور میں اہل حق اور اہل باطل کی پہچان اتنی مشکل ودشوار نہ تھی۔ نبی اکرم شفیع معظم ﷺ کے غلام مسلم، مومن ایسے حسین وجمیل اسماء سے پہچانے جاتے جبکہ سید الانبیا ﷺ کے باغی کافر، منافق ایسے قبیح الفاظ سے پکارے جاتے۔ لیکن شومئی قسمت کہ وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ ایسے بدطینت افراد بھی آئے جو خود کو مسلم ومومن کہلواتے لیکن حقیقت میں وہ اسلام سے عناد وعداوت اور بغض وحسد رکھتے تھے لہٰذا انھوں نے اپنی زشت خوئی کے باعث دین اسلام جو کہ امن کا پیامبر ہے میں تفرقہ بازی، فتنہ وفساد اور جنگ وجدال بپا کردیا جس کی وجہ سے اہل اسلام کئی فرقوں میں تقسیم ہوگئے۔ حضور پرنور، عالم ماکان ومایکون ﷺ کو

marfat.com

ان تمام حوادثات زمانہ کا با خوبی علم تھا لہذا آپ ﷺ نے اپنے امتیوں کو اس فتنہ کے بارے میں پہلے ہی سے آگاہ فرما دیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من یعش منکم فسیر ی اختلافًا کثیرًا (ترمذی ابواب العلم ج ۲ص ۹۲، ابن ماجہ ج ا ص ۵، واللفظ لہ، ابن حبان ج ا ص ۱۶۶، دارمی ج ا ص ۵۷)

تم میں سے جو زندہ رہے گا وہ عنقریب بہت اختلاف دیکھے گا۔

ایک اور مقام پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تفترق امتی علی ثلاث و سبعین ملة کلھم فی النار الا ملة واحدة

(ترمذی ج ۲ ص ۸۹ واللفظ لہ، ابن ماجہ ص ۲۹۶، ابوداؤد کتاب السنہ ج ۲ ص ۲۷۵)

,,میری امت تہتر فرقوں میں بٹے گی ان میں ایک کے سوا سب ناری ہیں۔،،

لہذا آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان ذیشان کے مطابق بڑے بڑے فتنے وقوع پذیر ہوئے لیکن ہمارے غمخوار آقا ﷺ نے اپنی امت کو اختلافات کے اس ہجوم میں تنہا نہیں چھوڑا بلکہ اس فرقہ ناجیہ و جماعت حقہ کو بالکل واضح فرما دیا اور فرمایا کہ بروز قیامت اہل سنت و جماعت کے چہرے روشن ہوں گے اور اہل بدعت کے چہرے سیاہ ہوں گے۔

ملاحظہ فرمائیں! ,,تفسیر درمنثور،، ج ۲ ص ۶۳ از علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ

معزز قارئین!

اللہ تعالیٰ کے آخری رسول، ہادی عالم ﷺ نے صرف نام بتانے پر ہی اکتفا نہیں فرمایا بلکہ اہلسنّت و جماعت کی مختلف انداز میں پہچان بھی بتا دی تا کہ زمانہ مستقبل میں اگر کوئی بد مذہب اپنے آپ کو اہلسنّت و جماعت ظاہر کرے تو مسلمان فوراً پہچان لیں کہ یہ شخص ہرگز ہرگز اہلسنّت نہیں بلکہ کسی گمراہ فرقے کا کارندہ ہے۔ رسول اللہ

marfat.com

ﷺ نے درج ذیل طرق سے نہایت خوبصورت انداز میں قدم قدم پر اپنی امت کی دست گیری فرمائی:

پہلی علامت: طالب حق کے تردد کو رفع کرنے کے لیے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

ماانا علیه و اصحابی (ترمذی ج۲ص۸۹)

یعنی فرقہ ناجیہ وہ ہے جو میری سنت اور میرے اصحاب کے طریق پر ہو۔

اہل علم حضرات ,,ماانا علیہ،، سے اہلسنت اور ,,و اصحابی،، سے وجماعت بڑی آسانی سے اخذ کر سکتے ہیں۔

آپ ﷺ نے مزید ارشاد فرمایا:

فعلیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المهدیین۔

(ترمذی ج۲ص۹۲، ابن ماجہ ص۵، ابوداؤد ج۲ص۲۷۹ واللفظ لہٗ، دارمی ج۱ص۵۷)

تم پر میری سنّت اور خلفائے راشدین مہدیین کی سنّت لازم ہے۔

اس حدیث مبارک سے بھی روز روشن کی طرح عیاں ہوگیا کہ اہلسنّت وجماعت حق پر ہیں کیونکہ حضور ﷺ کی سنّت کے عامل اہلسنّت کہلائیں گے۔ نیز صحابہ کرام بالخصوص اصحاب اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی اتباع ہم پر لازم ہے اور جو ان کا دشمن ہے وہ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کا مخالف ہے۔

اہل سنّت کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

دوسری علامت: آقا علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

marfat.com

یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا آباؤکم فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم۔ (مسلم ج ۱ ص ۱۰)

آخر زمانے میں جھوٹے دجال (فریبی) ہوں گے، جو تمہارے پاس وہ باتیں لائیں گے کہ نہ تم نے سنیں نہ تمہارے باپ دادا نے، تم اپنے آپ کو ان سے بچاؤ اور ان سے دور رہو، کہیں تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

آیئے! اب اصلی اہل سنّت اور اہل سنّت ہونے کے دعوے دار فرقوں کے چند ''محقق علماء'' کی باتیں سنیں اور پھر دل پر ہاتھ رکھ کر سچ سچ بتائیں کہ کیا زمانہ نبوی سے لے کر ان گمراہ فرقوں کے وجود سے قبل آپ نے ایسی باتیں کہیں پڑھی یا کسی سے سنی ہیں؟ عبارات کے مفاہیم ملاحظہ فرمائیں!

۱......اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ (براہین قاطعہ ص ۶، ۷،۸)

۲......ہر برا کام جو بندہ کرسکتا ہے وہ خدا بھی کرسکتا ہے۔ (الجہد المقل ج ۱ ص ۸۳)

۳......اگر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے زمانے میں یا بعد میں بھی کوئی نبی آجائے تو ختم نبوت میں فرق نہیں آتا۔ (تحذیر الناس ص ۲۵ مطبوعہ دیوبند)

۴......شیطان اور ملک الموت کے علم محیط زمین پر دلیل موجود ہے لیکن حضور کے علم محیط زمین پر کوئی دلیل نہیں۔ (براہین قاطعہ ص ۵۵)

۵......حضور صلی اللہ علیہ وسلم مر کر مٹی میں مل گئے۔ (تقویۃ الایمان ص ۹۳) (العیاذ باللہ تعالیٰ)

marfat.com

ظالمو! محبوب کا حق تھا یہی
عشق کے بدلے عداوت کیجیے

تیسری علامت: اپنی بھولی بھالی امت کی مزید راہنمائی کے لیے نبی کریم ﷺ نے بد مذہبوں کا حلیہ بھی بیان فرمادیا تا کہ انہیں حق کی تلاش میں کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ آپ ﷺ نے درج ذیل کچھ نشانیاں بیان فرمائیں:

☆......سر منڈوانے والے

☆......قرآن کے قاری

☆......صوم وصلوۃ کے پابند

☆......احادیث بیان کرنے والے

☆......شکر سے زیادہ میٹھی زبان والے

☆......مشرکوں کو چھوڑ کر مسلمانوں کو قتل کرنے والے

☆......دوسروں کو مشرک قرار دینے والے

دیکھیئے! بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ترمذی، ابن حبان، مسند احمد وغیرہ۔

نوٹ: یادرہے کہ مختلف کتب احادیث میں مختلف نشانیاں ہیں یہ تمام نشانیاں مجموعی طور پر مذکور بالا کتب احادیث میں سے کسی ایک کتاب میں موجود نہیں۔ (تفصیل کے لیے ابوالحقائق علامہ غلام مرتضیٰ ساقی مجددی کی کتاب ,,خارجیت کے مختلف روپ'' ملاحظہ فرمائیں!)

اس فرقہ کے جدامجد کا حلیہ بھی احادیث میں موجود ہے، ملاحظہ فرمائیں!

marfat.com

☆......آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئیں

☆......گولوں کی ہڈیاں ابھری ہوئیں

☆......اونچی پیشانی

☆......گھنی ڈاڑھی

☆......سر منڈا ہوا

☆......تہبند اونچا

دیکھیئے! بخاری ج ۲ ص ۶۲۴، مسلم ج ۱ ص ۳۴۰، صحیح ابن حبان ج ۱ ص ۱۸۶

قارئین محتشم!

اگر کسی کا حلیہ ونقشہ، قول وفعل، گفتار وکردار ایسا ہی ہے جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا تو پھر فوراً سمجھ جائیں کہ اس کا تعلق فرقہ ناجیہ سے ہے یا فرقہ ناریہ سے۔

سونا پاس ہے سونا بن ہے سونا زہر ہے اٹھ پیارے
تو کہتا ہے میٹھی نیند ہے تیری مت ہی نرالی ہے

اس ابتلاء وآزمائش کے دور میں اہل حق کو پہلے سے زیادہ خطرناک، متعصب وشریر فتنہ کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ لہذا حق کو باطل سے جدا کرنے والی اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی سنت پر عمل کرنے والے علماء کی جماعت میں سے ایک نام ابوالحقائق علامہ غلام مرتضیٰ ساقی مجددی کا ہے۔ آپ اہل سنّت وجماعت کے نوجوان علماء میں علم واستدلال کے اعتبار سے قابل فخر ورشک شخصیت کے حامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے شمار خوبیوں سے مالا مال کیا ہے۔ آپ ایک بہترین مدرس، بلند پایہ خطیب، بے مثال محقق

marfat.com

اورزبردست مناظر ہیں۔آپ قلم کے خوب دھنی واقع ہوئے ہیں اورجس موضوع پرقلم اٹھاتے ہیں، براہین کے انبارلگادیتے ہیں اوریوں محسوس ہوتا ہے جیسے دلائل کاایک دریا موجزن ہے۔زیرنظرکتاب ,,اہل سنت کی پہچان،، میں علامہ غلام مرتضٰی ساقی مجددی صاحب نے بڑے محققانہ انداز میں فرقہ ناجیہ اہل سنّت وجماعت کی پہچان کرائی ہے اوراس کے ساتھ ساتھ مخالفین کے عقائدودجل وفریب کاپردہ خوب چاک کیا ہے۔آپ نے ضمنی طور پر مولوی عبدالغفوراثری کی کتاب ,,اصلی اہلسنّت،،کامحققانہ جائزہ بھی لیا ہے جوکہ واقعی قابل مطالعہ ہے،اور مولوی سرفراز گکھڑوی کے مضمون ,,اہل سنت کی پہچان،،کابھی خوب تعاقب کیا ہے،جوکہ واقعی قابل تحسین ہے۔ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالٰی علامہ صاحب کوطویل عمروصحت وتندرستی عطافرمائے تاکہ آپ اسی طرح دین اسلام کے دشمنوں کاردفرماتے رہیں۔آمین

آخرمیں میری تمام قارئین سے التجاہے کہ آپ اپنے عقائد کی درستی کے لیے علماءحق اہلسنّت وجماعت بالخصوص علامہ غلام مرتضٰی ساقی مجددی کی کتب کامطالعہ فرمائیں اور اپنی بساط کے مطابق ان کی کتب خریدکراپنی لائبریری کوزینت بخشیں اوران سے بھرپور استفادہ کرنے کی سعی جمیل کرتے رہیں۔ والسلام!

محمدعرفان بٹ قادری

جولائی ۲۰۰۹ءلاہور

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب اوّل

اہلسنّت وجماعت کا تعارف

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم امابعد

حمد وستائش خدائے رب العالمین عزوجل کے لیئے کہ اسنے ہمیں اہلسنّت بنایا اور تمام تر درود وسلام وقف آقائے رحمۃ للعالمین ﷺ کے لیئے کہ آپ نے صرف اہلسنّت کو جنتی جماعت بتایا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائیگی صرف ایک جنتی ہے باقی سب دوزخی ہوں گے اور فرمایا وہ میرے اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے طریقہ پر ہوگا۔ (ترمذی ج ۲ ص ۹۳، مشکوٰۃ ص ۳۱، المستدرک ج ۱ ص ۱۲۹)

اس مضمون کی روایات درج ذیل کتب میں موجود ہیں۔ سنن دارمی ج ۲ ص ۳۱۴، جامع البیان ج ۲ ص ۲۲، سنن ابوداؤد ج ۲ ص ۲۷۵، مسند ابو یعلیٰ ج ۲ ص ۹۵، سنن ابن ماجہ ص ۲۹۲، طبرانی کبیر ج ۱ ص ۲۵۶، ج ۸ ص ۱۵۳، المستدرک ج ۴ ص ۴۳۰، مسند احمد ج ۳ ص ۱۰۲، مجمع الزوائد ج ۶ ص ۲۳۶، ج ۶ ص ۲۶۹، ج ۱ ص ۱۶۱، النبر اس ص ۱۸، احیاء العلوم ج ۳ ص ۲۴۴، موضوعات کبیر ص ۳۱، الفردوس بماثور الخطاب ج ۲ ص ۶۴، الاسرار المرفوعہ ص ۹۶۔

☆......امام غزالی، علامہ شہرستانی، علامہ ابوشکور سالمی اور فقیہ ابولیث سمرقندی نے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ (نجات پانے والا گروہ) اہلسنّت وجماعت ہے۔ (احیاء العلوم ج ۳ ص ۲۴۴، الملل والنحل ج ۱ ص ۲۱، تمہید لابی شکور، تنبیہ الغافلین ص ۲۰۱)

اس بات کو ابن تیمیہ نے فتاوی ابن تیمیہ ج ۳ ص ۳۴۵، اسماعیل دہلوی نے تذکیر الاخوان ص ۴۷، عبدالغفور اثری نے اصلی اہلسنّت ص ۲۳، ۳۷، ۶۴ پر بھی نقل کیا ہے۔

☆......ارشاد قرآنی یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ (آل عمران آیت نمبر ۱۰۶)

marfat.com

''قیامت کے دن کچھ چہرے روشن اور کچھ سیاہ ہوں گے،،کے متعلق سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے اسے تلاوت کیا اور فرمایا اہل سنت وجماعت کے چہرے روشن ہوں گے (درمنثور ج ۲ ص ۶۳)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے (موقوفا) اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے (مرفوعا) اسی بات کو بیان کیا ہے ملاحظہ ہو! تفسیر درمنثور ج ۲ ص ۶۳، تفسیر مظہری ج ۲ ص ۱۱۶، تفسیر زاد المسیر ج ۱ ص ۴۳۶، تفسیر خازن ج ۱ ص ۳۶۹، تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۳۹۰، تفسیر قرطبی ج ۲ ص ۱۶۷، تاریخ بغداد ج ۷ ص ۳۷۹۔

ابن تیمیہ نے فتاوی ج ۳ ص ۳۷۰، قاضی شوکانی نے تفسیر فتح القدیر ج ۱ ص ۳۷۱، سرفراز گکھڑوی نے اہلسنّت کی پہچان ص ۳، یحیٰ گوندلوی نے مقدمہ دین الباطل ج ۲ ص ۳۰، اور عبدالغفور اثری نے اصلی اہلسنّت ص ۶۲، ۶۱ پر بھی نقل کیا ہے۔

☆......امام ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں عہد رسالت میں موجود لوگ اہلسنّت تھے۔ (منتخب کنز العمال علی ھامش مسند احمد ج ۵ ص ۴۲۰)

☆......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں سنی آدمی کو دیکھنا عبادت ہے کیونکہ وہ سنّت کی دعوت دیتا ہے۔ (تفسیر قرطبی ج ۴ جزء ۷ ص ۱۴۱)

☆......حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اہلسنّت کا صحیح عقیدہ اپنانا چاہیئے۔ (سر الاسرار فصل نمبر ۲۰)

☆......شیخ عبدالعزیز دباغ علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ولایت کا دروازہ تب کھلتا ہے جب اہلسنّت وجماعت کے عقیدے پر ہو۔ (الابریز ص ۲۴)

☆......حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نجات کا راستہ یہی ہے کہ اقوال

marfat.com

وافعال اور اصول وفروع میں اہلسنّت وجماعت (کثرھم الله سبحانه) کی پیروی کی جائے کیونکہ یہی نجات پائیں گے باقی سب فرقے ہلاک ہوں گے۔

(مکتوبات، دفتر اول مکتوب ۷۱)

☆......امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نماز صرف اہلسنّت کے پیچھے پڑھو۔

(تذکرۃ الحفاظ ج ا ص ۲۰۷)

☆......علامہ شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں نجات صرف اہلسنّت وجماعت ہی پائیں گے۔ (نسیم الریاض ج ۳ ص ۱۵۴)

☆......حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بہتر فرقے دوزخی ہوں گے نجات صرف اہلسنّت وجماعت کے لیئے ہے۔ (مرقاۃ ج ا ص ۲۰۴)

☆......شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ناجی گروہ اہلسنّت وجماعت ہے۔ (اشعۃ اللمعات ج ا ص ۱۴۰)

☆......شاہ عبدالعزیز دہلوی علیہ الرحمہ نے لکھا ہے حق والے، اہلسنّت وجماعت ہیں۔

(حاشیہ شرح عقائد ص ۷)

☆......شیخ محقق علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ احادیث وآثار کے گہرے مطالعہ سے معلوم ہوا ہے کہ پہلے تمام نیک لوگ صحابہ وتابعین سے لے کر بعد والے تمام حضرات اسی طریقہ (اہلسنّت وجماعت) پر تھے اور تمام محدثینِ صحاح ستہ وغیرہم، ائمہ فقہاء اور دیگر اربابِ مذاہب اربعہ بھی اسی مذہب پر کاربند تھے۔ (اشعۃ اللمعات ج ا ص ۱۴۰)

نوٹ: تمام مخالفین دیوبندی، نجدی وہابی اور رافضی حضرات کو بھی اس کا اعتراف ہے، تفصیل کے لیے ہماری کتاب ''اہل جنت اہل سنت'' کا مطالعہ کیجئے!۔

marfat.com

اہلسنّت و جماعت کون ہیں؟

حجج باہرہ اور دلائلِ قاہرہ کی روشنی میں یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ اہلسنت و جماعت ہی برحق اور ہمیشہ سے چلے آرہے ہیں اور قیامت کے دن یہی لوگ تابدار چہروں کیساتھ جنّت میں خُوش وخرم ہوں گے...... **وللہِ الحمد**

اب یہ بات بھی واضح ہو جانی چاہیے کہ کون لوگ اہلسنت کہلانے کے حقدار ہیں، ان کی تعریف اور پہچان کیا ہے؟ اور وہ کون لوگ ہیں جنہوں نے ,,اہلسنّت،، کا مصنوعی لیبل لگا رکھا ہے۔ اس کی وضاحت کے لیے درج ذیل عبارات کو بچشمِ ہوش ملاحظہ فرمائیں اور ضمیر کا فیصلہ سننے کے لیے گوش برآواز رہیں!

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ:

تہتّر فرقوں والی حدیث میں موجود ہے کہ جب آپ **علیہ الصلوۃ والسلام** سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!

وما اھل السنۃ والجماعۃ اور اہلسنت و جماعت کون ہیں؟

تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

ما انا علیہ و اصحابی (احیاء العلوم ج ۳ ص ۲۴۴ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

(اہلسنت و جماعت وہ لوگ ہیں) جو میرے اور میرے صحابہ کرام کے طریقے پر ہیں۔

مولائے کائنات کا فرمان:

ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بصرہ کی جامع مسجد میں خطبہ ارشاد فرما رہے

marfat.com

تھے۔ ایک شخص نے اچانک کھڑے ہوکر سوال کیا، امیر المومنین! فرمائیے کہ اہلسنت کون ہیں اور اہل بدعت کون ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: افسوس ہے تجھ پر تو نے اب مجھ سے پوچھا ہے؟ (ابھی تک اہلسنت کی پہچان نہیں کر سکا) تو اسے اچھی طرح سمجھ لے تا کہ میرے بعد کسی دوسرے سے یہ سوال کرنے کی ضرورت ہی نہ پڑے فرمایا:

اهل السنة المتمسكون بما سنهٔ اللّٰه لهم ورسوله وان قلوا واما اهل البدعة فالمخالفون لامر الله ولكتابه ولرسوله العاملون برائيهم واهوائهم وان كثروا۔

(منتخب کنز العمال برحاشیہ مسند احمد ج ٦ ص ٣١٥، مطبوعہ بیروت)

اہلسنّت وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے تیار کردہ طریقہ کو اختیار کرنے والے ہیں اور اگر چہ وہ تعداد میں تھوڑے ہی ہوں، اور اہلِ بدعت وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالی، اس کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کے خلاف ہوں، اور اپنی مرضی اور خواہش پر عمل کرنے والے ہیں اگر چہ وہ تعداد میں زیادہ ہی ہوں۔

نوٹ: یہ بات شیعہ حضرات کی معتبر کتاب احتجاج طبرسی ص ٩٠ مطبوعہ نجف اشرف میں بھی موجود ہے۔

ملا علی قاری کا بیان:

علامہ ملا علی قاری اہلسنّت کا تعارف یوں کراتے ہیں **واثبات ما ورد به السنة ومضى عليه الجماعة فسموا اهل السنة والجماعة** (شرح فقہ اکبر ص ٨٩)

یعنی سنت اور جماعت صحابہ کے مسائل کو ثابت کرنے والے اہلسنّت کہلاتے ہیں۔

marfat.com

شاہ ولی اللہ کی گواہی:

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نجات پانے والی جماعت کے متعلق رقم طراز ہیں:

اقول الفرقة الناجية هم الأخذون فی العقيدة و العمل جميعاً بما ظهر من الكتاب والسنة وجرىٰ عليه جمهور الصحابة و التابعين۔ (حجۃ اللہ البالغہ ج ۱ ص ۱۷۰)

میں کہتا ہوں کہ نجات پانے والا گروہ صرف وہ ہے جو عقیدہ اور عمل میں اس طریقہ پر گامزن ہو جو کتاب و سنت سے واضح ہے اور اس طریقہ کو اپنائے جس پر جمہور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اور تابعین عظام عمل پیرا رہے ہیں۔

فائدہ: یہی مضمون حافظ ابن کثیر نے تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۴۳۳، علامہ خفاجی نے نسیم الریاض ج ۳ ص ۱۵۴، علامہ سعد الدین تفتازانی نے شرح عقائد ص ۶ اور التلویح مع التوضیح ص ۳۵۴ پر بھی موجود ہے

وہابیوں کا اعتراف

مندرجہ بالا عبارات کے علاوہ چند ایک غیر مقلدین حضرات کے مستند مصنفین کے حوالہ جات بھی ملاحظہ فرما لیں تا کہ فیصلہ کرنے میں آسانی رہے۔

ابراہیم میر سیالکوٹی:

غیر مقلد وہابی حضرات کے مشہور اہل قلم ابراہیم میر سیالکوٹی ,,اہل سنت کون ہیں،، کی سرخی جما کر لکھتے ہیں:

marfat.com

اوپر کے بیان سے صاف واضح ہو گیا کہ اہلسنّت سے مراد وہ فرقہ ہے جن کے عقائد قرآن وحدیث کی نصوص کے مطابق ہیں۔ یا یوں کہیئے کہ وہ جو دین کی اس حالت پر قائم ہیں جس پر رسول اللہ ﷺ نے اپنی جماعت صحابہ کو چھوڑا تھا۔ (تاریخ اہلحدیث ص ۲۶)

ثناءاللہ امرتسری:

وہابی حضرات کے شیخ الاسلام ثناءاللہ امرتسری، ابراہیم میر سیالکوٹی کی ,,فرقہ ناجیہ،، کے متعلق کی گئی ایک تقریر نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

,,لیکن قربان جائیں! اس رسول پاک صلعم کے کہ آپ نے اس فرقہ ناجیہ کی حقیقت پر کوئی پردہ نہیں رہنے دیا۔ اور اس کی تعیین کے لیئے ہمیں بھول بھلیوں میں نہیں چھوڑ گئے کہ ہر کوئی اپنے مزعومات وتخیلات وتوہمات پر ڈینگیں مار سکے۔ چنانچہ حدیث مذکور الفوق کا تتمہ یوں ہے کہ ,,صحابہؓ نے عرض کیا: حضرت! وہ فرقہ کون سا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ما انا علیه و اصحابی یعنی جو اس طریقے پر ہوں گے جس پر میں ہوں اور تم میرے اصحاب ہو۔

پیارے بھائیو! حدیث کے پہلے ٹکڑے یعنی اختلاف امت اور مختلف فرقے بن جانے کی تصدیق واقعات نے کر دی اور اب اس کے لیے کسی حالت منتظرہ کا انتظار باقی نہیں ہے تو کیا دوسرا ٹکڑا تعیین مصداق کے سوا ہی رہے گا۔ یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ مخبر صادق کی خبر کی ایک جز وتو درست اترے اور دوسری میں ہم ڈانواں ڈول رہیں۔ اب تعصب کی پٹی کھول کر ,,ما انا علیه و اصحابی،، کے مطابق ہر فرقے کے مسائل (اصولی و فروعی) کو دیکھ لیا جائے۔ جس کے عقائد اور عملیات سنّت رسول اللہ صلعم کے مطابق اور

marfat.com

تعامل صحابہؓ کے موافق ہوں، اسے حق پر جانتے ہوئے اس میں شامل ہو جایئے۔بس اللہ اللہ خیر سلاّ۔نہ اس میں آپ کو کوئی تردّد ہوگا نہ ہونا چاہیئے۔(فتاوی ثنائیہ ج ا ص ۲۲۵،۲۲۶)

عبداللہ روپڑی:

غیر مقلدین کے ''بحر العلوم اور مجتہد'' عبداللہ روپڑی، ناجی گروہ کی پہچان کراتے ہوئے لکھتے ہیں:

,,رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل بہتر فرقے ہو گئے میری امت تہتر فرقے ہو جائے گی، سب جہنمی ہیں، صرف ایک فرقہ جنّتی ہوگا۔صحابہؓ نے پوچھا: یارسول اللہ! وہ کونسا ہے؟ فرمایا **ما انا علیہ اصحابی** جس پر میں اور میرے صحابہؓ ہیں اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرقہ حقّہ کا معیار دو چیزیں بتلائی ہیں۔ایک اپنی ذات بابرکات، دوم صحابہؓ کا وجود باجود۔(فتاوی اہلحدیث ج ا ص ۳)

تنبیہ: یادر ہے یہاں روپڑی صاحب نے **ما انا علیہ** کے بعد ,,و،، اڑادی ہے، حدیث کا پورا جملہ اس طرح ہے **ما انا علیہ و اصحابی**

ابن تیمیہ:

دیوبندی، وہابی حضرات کے ''شیخ الاسلام'' ابن تیمیہ لکھتے ہیں:

,,اہلسنّت والجماعت کا فقرہ فرقہ ناجیہ کا مشہور نام ہے۔اور اہلسنّت و جماعت ہر وہ شخص ہے جس کے مذہب کی بنیاد کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ پر ہے......سنت سے مراد رسول اللہ ﷺ کا وہ طریقہ ہے جس پر آپ نے زندگی گزاری اور جماعت سے مراد صحابہ کی جماعت ہے۔(العقیدۃ الواسطیہ ص ۹،۸ مترجم مطبوعہ گرجاکھ گوجرانوالہ)

marfat.com

صادق سیالکوٹی نے حدیث مشہور نقل کرنے کے بعد لکھا ہے:

مطلب یہ کہ نجات پانے والی جماعت میرے اور میرے صحابہؓ کے طریق پر ہوگی، عقائد اور اعمال میں۔ یعنی جس راہ پر میں چل رہا ہوں اور میرے پیچھے پیچھے میرے اصحاب چل رہے ہیں یہی راہ نجات ہے اور اسی پر چلنے والی جماعت نجات پائے گی۔ (جماعت مصطفٰی ص ۱۸)

حافظ محمد گوندلوی نے لکھا ہے:

اس حدیث اور پہلی حدیث کو ملانے سے اتنا معلوم ہوتا ہے کہ ناجی فرقہ وہ ہے جو اس روش پر ہو جس پر نبی کریم ﷺ اور صحابہؓ تھے۔ (حنفی اور اہلحدیث ص ۱۴)

عبدالغفور اثری نے لکھا ہے:

,,...... اہلسنّت والجماعت صرف وہ لوگ ہیں جو عقیدہ اور عمل دونوں میں ہادی اعظم، امام الانبیاء محمد مصطفٰی ﷺ اور آپکے صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنھم کے نقش قدم پر ہیں۔ یہی ناجی گروہ ہے۔ **اللھم اجعلنا منھم**، جو ایسے نہیں ہیں یعنی ان کا عقیدہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنھم کے عقیدہ کے مطابق اور نہ ہی عمل تو وہ اہل سنت والجماعت نہیں ہو سکتے، وہ بلاشبہ بدعتی ہیں۔ **اللھم لا تجعلنا منھم**.

(اصلی اہلسنت ص ۶۹)

دیو بندیوں کا اقرار:

دیو بندی دھرم کے مرکزی ترجمان سرفراز گکھڑوی نے لکھا ہے:

جو لوگ آنحضرت ﷺ کی سنت اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت

marfat.com

کی پیروی اور اتباع کریں وہ اہل سنت والجماعت ہیں ......فرقہ ناجیہ اور اہلسنت والجماعت میں صرف وہی لوگ شامل اور داخل ہیں جو ہو بہو آنحضرت ﷺ اور آپ کے حضرات صحابہ کرامؓ کے طریقہ پر چلیں گے۔ (اہلسنت کی پہچان ص ۸،۹)

☆......دیوبندی پارٹی کے پیشوا، رشید احمد گنگوہی نے لکھا ہے:

پس جملہ محدثین وفقہاء عامل کتاب اللہ تعالیٰ وسنت رسول اللہ ﷺ کے ہیں اور وہ سب فرقہ ناجیہ وسنت وجماعت سے ہیں......پس صحابہ کا طریق اور ان کا اتباع راہ نجات ہے اور وہی فرقہ ناجیہ۔ (سبیل الرشاد مع فتاوی رشیدیہ ص ۵۱۶ قول نہم)

نتیجہء گفتگو:

مذکورہ حوالہ جات سے آفتاب نیم روز کی طرح واضح ہو گیا کہ اہلسنت و جماعت صرف وہی لوگ ہو سکتے ہیں جن کا عقیدہ اور عمل دونوں حضور ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عقیدہ اور عمل کے مطابق ہوں۔ اور جن لوگوں کا طرزِ عمل وعقیدہ نبی پاک ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے خلاف ہو تو ایسے افراد ہرگز ہرگز اہلسنت و جماعت میں شامل نہیں ہو سکتے اگرچہ وہ اپنا کوئی بھی نام رکھ لیں بلکہ ایسے لوگ بدعتی اور جہنمی ہیں۔ کیونکہ اہلسنت و جماعت سے کٹنے والے کا یہی انجام ہوتا ہے۔

اب نہایت ہی ضروری ہے کہ ہم جان لیں کہ رسول اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مبارک طریقہ اور معمول کیا تھا تاکہ حقیقت کا سراغ لگانے میں کسی دقت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

marfat.com

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ,,صرف قرآن وسنت،، نہیں بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ہر ماہر قرآن وسنّت، امام اور بزرگ کی بات کو بھی تسلیم کرنے کی ترغیب دی ہے۔

۱......ارشاد نبوی ہے: **اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر و عمر**

(ترمذی ج ۲ ص ۲۰۷، ابن ماجہ ص ۱۰، مشکوٰۃ ص ۵۶۰، المستدرک ج ۳ ص ۷۵)

میرے بعد ابوبکر و عمر کی پیروی کرو۔

یعنی پہلے میرے طریقے اور پھر ان خلفاء کے طریقہ کی پیروی کرنا۔

۲......ارشاد نبوی ہے: میری سنّت اور خلفاء راشدین کی سنّت کو جو کہ ہدایت دینے والے، ہدایت یافتہ ہیں لازم پکڑو۔

(ترمذی ج ۲ ص ۹۲، ابن ماجہ ص ۵، ابو داؤد ج ۲ ص ۲۷۹، مشکوٰۃ ص ۳۰ مسند احمد ج ۴ ص ۲۷، دارمی ج ۱ ص ۵۷ برقم ۹۵، المستدرک ج ۱ ص ۹۶)

فائدہ......اس روایت کو امام ترمذی نے حسن صحیح (ترمذی ج ۲ ص ۹۲) حاکم و حافظ ذہبی نے (المستدرک مع التلخیص ج ۱ ص ۹۶) اور ابن حزم نے صحیح کہا۔ (تذکرۃ الحفاظ ج ۳ ص ۳۲۵)

یعنی صرف میری سنّت ہی نہیں بلکہ میرے ہر نائب اور راشد و مہدی کی بات تسلیم کرو۔

۳......سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا قاضی بناتے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود دریافت کیا کہ اگر کوئی بات کتاب اللہ اور سنّت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نہ پاؤ تو فیصلہ کیسے کرو گے تو انھوں نے عرض کیا کہ میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا جس پر رسول

marfat.com

پاک ﷺ خوش ہوئے اور ان کے سینہ پہ اپنا دست مبارک رکھا اور فرمایا: حمد ہے اللہ کی جس نے رسول اللہ ﷺ کے قاصد کو اس بات کی توفیق دی جس پر رسول اللہ ﷺ راضی ہوئے۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۱۴۹، ترمذی ج ا ص ۱۵۹، دارمی ج ۲ ص ۶۰، مسند احمد ج ۵ ص ۲۳۰، سنن کبریٰ بیہقی ج ۱۰ ص ۱۱۴، مشکوٰۃ ص ۳۲۴، مسند طیالسی ص ۷۶)

اس سے بھی واضح ہے کہ قرآن وسنّت میں مسئلہ نہ ملنے کی صورت میں مجتہد اپنا اجتہاد و رائے پیش کرے گا اور دوسرے لوگ اس کی رائے پر عمل کریں گے، جسے عرف عام میں ,,تقلید،، کہا جاتا ہے رسول اللہ ﷺ نے اسے پسند فرما کر مسلمانوں کے لیے جاری فرمادیا

۴......ارشاد نبوی ہے: **الا سئالو اذلم یعلموا فانما شفاء العی السوال**

ابوداؤد ج ا ص ۴۹، واللفظ لہٗ مشکوٰۃ ص ۵۵، دارمی ج ا ص ۱۵۸، سنن کبریٰ ج ا ص ۲۲۸، مسند احمد ج ا ص ۳۳۰، ابن ماجہ ص ۴۳، المستدرک ج ا ص ۱۷۸، دارقطنی ج ا ص ۷۰، ۶۹)

جب انہیں علم نہیں تو دریافت کیوں نہ کیا، نہ جاننے والے کی شفاء صرف پوچھنے میں ہے یعنی ناواقف عامی لوگ اور غیر مجتہد خود محقق و مجتہد نہ بنیں بلکہ لاعلمی کے وقت مجتہد سے پوچھ کر عمل کیا کریں ان کے لیے یہی راستہ متعین کیا گیا ہے۔

۵......ارشاد نبوی ہے: **تلزم جماعة المسلمين و امامهم**

(بخاری ج ۲ ص ۱۰۴۹، مسلم ج ۲ ص ۱۲۷، مشکوٰۃ ص ۴۶۱)

مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کے ساتھ وابستہ ہو جا۔

معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے امام کی پیروی کرنی چاہیے اور اسے اپنا پیشوا سمجھنا درست ہے

marfat.com

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طریقہ:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قرآن وسنّت اور اجماع وقیاس چاروں کو اصول مانتے تھے ،اور اپنے سے بڑے بزرگ کی رائے کو بھی تسلیم کرتے ہوئے اس پر عمل پیرا ہوتے تھے

ا......سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو جب رسول اللہ ﷺ نے یمن بھیجا تو فرمایا کہ جب کوئی قضیہ تمہارے سامنے پیش ہوگا تو کس طرح فیصلہ کرو گے؟ عرض کیا کہ کتاب اللہ کے مطابق ،فرمایا اگر وہ کتاب اللہ میں نہ ہوتو؟ عرض کیا پھر سنّت رسول اللہ ﷺ سے فیصلہ کروں گا، آپ ﷺ نے فرمایا اگر وہ سنت رسول اللہ اور کتاب اللہ دونوں میں نہ پاؤ تو؟ عرض کیا تب میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور (حق تک رسائی کرنے میں) کوتاہی نہیں کروں گا ،پس رسول اللہ ﷺ نے ان کے سینے پر دستِ مبارک پھیرا اور فرمایا اللہ کا شکر ہے، اس نے اللہ کے رسول کے قاصد کو اس بات کی توفیق دی جو رسول اللہ ﷺ کو پسند ہے (ابوداؤد ج ۲ ص ۱۴۹، ترمذی ج اص ۱۵۹، مشکوٰۃ ص ۳۲۴)

ابن قیم نے اس روایت کو درست قرار دیا اور یہ بھی لکھا کہ یہ حدیث امت کی تلقی بالقول کی وجہ سے قابلِ استدلال ہے۔ (اعلام الموقعین ج اص ۱۷۵، ۱۷۶، وحاشیہ سنن دارمی جلد اصفحہ ۲۷ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ)

☆......علامہ ابن عبدالبر نے کہا کہ یہ حدیث صحیح مشہور ہے اسے عادل اماموں نے روایت کیا ہے (جامع بیان العلم ج اص ۷۷)

☆......حافظ ابن کثیر نے لکھا کہ یہ حدیث مسند اور سنن میں اسناد جید سے موجود ہے۔ (تفسیر ابن کثیر ج اص ۱۶)

marfat.com

☆......قاضی شوکانی نے اس سے استدلال بھی کیا اور قابل احتجاج بھی قرار دیا۔

(فتح القدیر ج ۲ ص ۲۱۹)

☆......نواب صدیق حسن خاں نے بھی شوکانی کی بات کو نقل کر کے تائید کی ہے۔

(فتح البیان مع ابن کثیر ج ۵ ص ۳۲۴)

اور اس سے عامی کے لیئے مجتہد کی تقلید پر استدلال بھی کیا۔ (لقطۃ العجلان ص ۱۳۷)

معلوم ہوا کہ

☆......قرآن وسنّت اور قیاس ورائے کو بھی ماننا چاہیئے۔

☆......تمام مسائل قرآن وحدیث میں صراحۃ نہیں ہیں۔

☆......مجتہد کی رائے اور قیاس کو ماننا درست ہے اور یہی تقلید ہے۔

۲......سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اصول بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

آج کے بعد جس شخص کو قضاء کا معاملہ پیش ہو، تو چاہیے کہ وہ کتاب اللہ سے فیصلہ کرے، اگر ایسا معاملہ درپیش ہو جو کتاب اللہ میں نہیں تو نبی کریم ﷺ کے فیصلہ کے مطابق حل کرے، اگر ایسا مسئلہ ہے جو نہ قرآن میں ہو اور نہ ہی اس کے متعلق کوئی فیصلہ نبوی ہو تو صالحین نے جو فیصلہ کیا ہو اس کے موافق جواب دے، اور اگر ایسا امر ہے جو نہ کتاب اللہ میں ہو، نہ اس پر نبی کریم ﷺ کا فیصلہ ہو اور نہ ہی صالحین کا کوئی فیصلہ ہو تو اپنی رائے سے اجتہاد کرے۔ (سنن النسائی ج ۲ ص ۳۰۵، سنن الدارمی ج ۱ ص ۷۱ برقم ۱۶۵، سنن کبریٰ ج ۱۰ ص ۱۱۵، المستدرک ج ۴ ص ۹۴، امام حاکم اور حافظ ذہبی دونوں نے اسے صحیح کہا ہے)

اس فرمان میں بھی قرآن وسنّت، صالحین کا فیصلہ اور پھر رائے اور قیاس واجتہاد کا ذکر

marfat.com

ہے۔واضح ہوا کہ قرآن وسنّت میں مسئلہ نہ ملنے کی صورت میں بزرگوں کے فیصلے اور مجتہد کی رائے پر عمل کیا جاتا ہے۔

۳......سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اوّلاً کتاب وسنّت سے فیصلہ کرتے ورنہ رائے سے اجتہاد کرتے۔(طبقات ابن سعد ج ۳ ص ۱۳۶)

آپ رضی اللہ عنہ دوسروں سے بھی رائے لیتے تھے (دارمی ج ۱ ص ۷۰ برقم ۱۶۱، اسے ابن قیم نے اعلام الموقعین ص ۵۱ پر بھی نقل کیا ہے۔

۴......سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے قاضی شریح کو کتاب وسنّت اور اجماع کے بعد اجتھاد کی اجازت دی۔(سنن نسائی ج ۲ ص ۳۰۵،سنن کبرٰی ج ۱۰ ص ۱۱۵، دارمی ج ۱ ص ۷۱ برقم ۱۶۷، کنز العمال ج ۳ ص ۱۷۴)

۵......سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو کتاب وسنّت کے بعد حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے کوئی حکم نہ ملتا تو اپنی رائے سے فیصلہ فرماتے۔

(دارمی ج ۱ ص ۷۱ برقم ۱۶۶، متدرک ج ۱ ص ۱۲۷، سنن کبرٰی ج ۱۰ ص ۱۱۵)

۶......تمام اہل مدینہ سیدنا زید رضی اللہ عنہ کی ,,تقلید،، کرتے تھے،انھوں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو کہا تھا، ہم آپ کے قول پر عمل کر کے (اپنے امام) زید کا قول نہیں چھوڑیں گے۔(بخاری ج ۱ ص ۲۳۷)

جس سے واضح ہے کہ صحابہ کرام تقلید شخصی کے قائل تھے۔

۷......سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا دوٹوک اعلان تھا لاتسئلونی مادام ھذا الحبر فیکم (بخاری ج ۲ ص ۹۹۷) لوگو! جب تک یہ بڑا عالم (عبداللہ بن مسعود، ماہر

marfat.com

قرآن وسنّت) تمہارے درمیان موجود ہے تم مجھ سے نہ پوچھا کرو۔
بلکہ اس کی رائے پر عمل کیا کرو۔

مخالفین کا اعتراف:

وہابیوں کے مجتہد العصر حافظ عبداللہ روپڑی نے لکھا ہے:

معلوم ہوا کہ جس طریق پر صحابہ تھے وہی رسول اللہ ﷺ دنیا میں چھوڑ کر گئے تھے......اسی کو اللہ نے پسند کیا......اب سنیئے صحابہ کس طریق پر تھے خلیفہ اول حضرت ابو بکر کا طریق، حضرت ابو بکر کے پاس جب کوئی جھگڑا آتا، تو اللہ کی کتاب میں نظر کرتے اگر اس میں پاتے تو اس کے ساتھ فیصلہ کرتے اگر کتاب اللہ میں نہ پاتے اور رسول اللہ ﷺ کی حدیث معلوم ہوتی تو اس کے ساتھ فیصلہ کرتے، اگر حدیث بھی معلوم نہ ہوتی تو باہر نکل کر مسلمانوں سے دریافت کرتے، دریافت کرنے سے بعض دفعہ کئی شخص ایسے مل جاتے جو رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ ذکر کرتے۔ حضرت ابو بکر کہتے، خدا کا شکر ہے کہ ہم میں ایسے لوگ موجود ہیں جس کو رسول اللہ صلعم کے فیصلے محفوظ ہیں، اگر رسول اللہ صلعم کی حدیث بھی نہ ملتی تو بڑے لوگوں کو اور بہتر ان کے کو جمع کر کے مشورہ لیتے، پس جب کسی بات پر ان کی رائے متفق ہو جاتی تو اس کے ساتھ فیصلہ کرتے......خلیفہ ثانی حضرت عمر بن الخطاب کا طریق اور شریح سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے میری طرف لکھا کہ اگر کوئی ایسا معاملہ پیش آجائے جو کتاب اللہ میں ہو تو اس کے ساتھ فیصلہ کرو اس سے تمہیں لوگ نہ پھیر دیں اگر کتاب اللہ میں نہ ہو تو سنّت رسول اللہ صلعم کو دیکھو اور اس کے ساتھ فیصلہ کرو اگر نہ کتاب اللہ میں ہو نہ اس میں سنّت رسول اللہ ﷺ ہو تو جس بات پر لوگوں

marfat.com

کا اجماع ہو اس کو لو۔ اگر نہ کتاب اللہ میں ہو نہ اس میں سنّت رسول اللہ صلعم ہو نہ تجھ سے پہلے اس میں کسی نے کلام کی ہو تو دو باتوں سے جونسی بات چاہو اختیار کرو، اگر اپنی رائے کیساتھ اجتہاد کر کے آگے بڑھنا چاہو تو آگے بڑھو، اگر پیچھے ہٹنا چاہو تو پیچھے ہٹ جاؤ لیکن پیچھے ہٹنا میں تمہارے لیے بہتر دیکھتا ہوں......عبداللہ بن مسعود کا طریق اور عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ ہم پر ایک زمانہ آیا تھا کہ نہ ہم فیصلہ کرتے تھے اور نہ ہم فیصلہ کرنے کے لائق تھے اور تقدیر الٰہی میں یہ تھا کہ ہم اس مرتبہ کو پہنچیں جو تم آج دیکھ رہے ہو پس جس کو آج کے بعد کوئی ایسا فیصلہ پیش آجائے جو کتاب اللہ میں ہو تو اس کے ساتھ فیصلہ کرے، اگر کتاب اللہ میں نہ ہو تو رسول اللہ صلعم کے فیصلے کے ساتھ فیصلہ کرے، اگر نہ کتاب اللہ میں ہو اور نہ رسول اللہ صلعم نے اس کے ساتھ فیصلہ کیا ہو تو نیک لوگوں کے فیصلے کے ساتھ فیصلہ کرے اور یوں نہ کہے کہ میرا خیال اس طرح ہے اور میری رائے یہ ہے......ابن عباس کا طریق اور ابن عباس جب کوئی مسئلہ پوچھے جاتے۔ جو قرآن مجید میں ہوتا تو اس کے ساتھ خبر دیتے اگر قرآن میں نہ ہوتا اور رسول اللہ صلعم سے ہوتا تو اس کے ساتھ خبر دیتے اگر رسول اللہ صلعم سے بھی نہ ہوتا تو ابوبکر اور عمر سے خبر دیتے اور اگر ان سے بھی نہ ہوتا تو اپنی رائے سے کہتے۔ (فتاوی اہلحدیث ج ا ص ۵۶ تا ۵۹)

اس اقتباس سے واضح ہے کہ

☆......ہر مسئلہ قرآن و سنّت میں صراحۃً نہیں ملتا۔

☆......رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طریقہ یہی ہے کہ قرآن و سنّت کے بعد اجماع امت صالحین و بزرگان دین کے فیصلے، رائے اور مسلک کو اپنانا چاہیئے۔

☆......صحابہ کرام اور دیگر دیندار لوگوں کی رائے پر عمل درست ہے جسے عرف عام میں

marfat.com

تقلید کہا جاتا ہے۔یعنی کسی ماہر کتاب وسنّت کی رائے کو تسلیم کر کے اس پر چلنا۔

☆......قیاس اور اجماع بھی اصول میں سے ہے۔

☆......اجتہاد وہی شخص کر سکتا ہے جو اس کی صلاحیت رکھتا ہو۔ورنہ وہ اکابرین میں سے کسی کی رائے کا پابند ہوگا۔

☆...... جہاں تک ہو سکے خود مجتہد بننے سے بچنا چاہیئے ،جیسا کہ حکم فاروقی سے واضح ہے۔چونکہ یہ نہایت پر خطر اور بڑا کٹھن راستہ ہے۔

☆......صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اکابرین کے قول پر بھی فتوی دیتے تھے۔

یہی وہ راستہ ہے جو ,,سیدھا راستہ،، ہے اور اسی طریقہ کو اپنانے والا اہلسنّت وجماعت ہوگا۔جو لوگ ائمہ،اکابرین اور بزرگان دین کی رائے اور فیصلہ پر عمل کرنے کو تقلید قرار دے کر شرک کہتے ہیں۔ان لوگوں کا رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقہ سے کوئی تعلق نہیں،اور ان کا خود کو اہلسنّت کہنا سراسر جھوٹ اور دھوکہ ہے۔

☆......نواب صدیق حسن بھوپالوی نے لکھا ہے:

جمہور صحابہ،تابعین،فقہاء اور متکلمین اس بات کے قائل ہیں کہ قیاس بھی شریعت کے اصولوں میں سے ایک اصل ہے۔(افادہ الشیوخ ص۱۲۲)

❁❁❁

marfat.com

باب دوم

اہلسنّت (احناف) کے سنہری اُصول

marfat.com

یہ بات محتاج دلیل نہیں کہ اہلسنت و جماعت رسول اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے مبارک طریقہ پر گامزن ہیں۔ تفصیلی ہم جہاں قرآن اور سنت نبوی پر کاربند ہیں وہاں صحابہ کرام، فقہاء دین اور مجتہدین امت کے راستہ پر بھی گامزن ہیں۔ والحمد لله علیٰ ذلک دلائل کے لیے ہماری کتب ,,قرآن مجید اور مسلک اہلسنت،، (غیر مطبوعہ) ,,رسولِ اکرم ﷺ اور مسلک اہلسنّت،، (غیر مطبوعہ) اور ,,صحابہ کرام رضی الله عنهم اور مسلک اہلسنّت،، (مطبوعہ) ملاحظہ فرمائیں! یہاں چند اصولی حوالہ جات درج ذیل ہیں

ا......سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

میں (اولاً) کتاب اللہ سے دلیل پکڑتا ہوں ورنہ سنت رسول اللہ ﷺ اور اگر دونوں میں حکم نہ پاؤں تو پھر قول صحابہ رضی الله عنهم سے استدلال کرتا ہوں۔

(تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۳۶۸)

یہی بات الخیرات الحسان ص ۲۷، ذیل الجوہر المضیہ ج ۲ ص ۴۷۲، مناقب ابی حنیفہ للذہبی ص ۲، الانتقاء ص ۲۶۴ تہذیب التھذیب ج ۱۰ ص ۴۵۱ پر بھی موجود ہے۔

۲......مزید فرمایا: جب کوئی بات نبی کریم ﷺ سے ملے تو وہ ہمارے سر اور آنکھوں پر اور جب کوئی بات صحابہ کرام رضی الله عنهم سے منقول ہو تو اسے ہم چن لیتے ہیں۔ (اصول السرخسی ج ۱ ص ۳۱۳، المیزان الکبریٰ ص ۴۵، تبییض الصحیفہ ص ۲۷، ۲۶، الخیرات الحسان ص ۶۹، الانتقاء ص ۲۶۶، الجواہر المضیہ ج ۲ ص ۲۴۹، مفتاح السعادۃ ج ۲ ص ۶۷)

۳......علامہ احمد المعروف ملاجیون لکھتے ہیں:

ہمارے ائمہ یعنی امام ابو حنیفہ رحمة الله علیه اور آپکے صاحبین متفق ہیں کہ غیر

marfat.com

مدرک بالقیاس مسائل میں صحابہ کی تقلید ہوگی۔(نورالانوار ص ۲۱۷)

۴......ملا علی قاری لکھتے ہیں:

(امام صاحب نے فرمایا) جو بات اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے ہمیں پہنچتی ہے۔تو ہم اس سے تجاوز نہیں کرتے ،اور جس چیز میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اختلاف ہوتو ہم انتخاب کرتے ہیں،اور جو دوسروں سے پہنچے تو اسے لیتے بھی ہیں اور چھوڑتے بھی ہیں۔(ذیل الجواہر المضیہ ج۲ص۴۷۳)

۵......مزید فرمایا کہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ اور اجماع صحابہ (وامت) کے مقابلے میں کسی کو رائے دینا روا نہیں ہے (اگر دے تو مردود ہے)۔

(الخیرات الحسان ص ۲۹،ذیل الجواہر المضیہ ج۲ص۴۷۳)

۶......اصول الشاشی ص ۵ میں ہے اصول الفقه کتاب الله تعالیٰ وسنة رسوله واجماع الامة والقیاس ،اصول چار ہیں،کتاب،سنت،اجماع،اور قیاس۔

۷......نورالانوار ص ۵،۴ پر بھی یہ چار اصول موجود ہیں ہے۔

۸......حسامی میں بھی یہی مضمون ہے۔

۹......توضیح وتلویح اور دیگر کتب اصول فقہ میں بھی یہی منقول ہے۔

۱۰......شاہ ولی اللہ لکھتے ہیں:

(اہل حق نے) احادیث نبویہ،آثار صحابہ وتابعین ومجتہدین کی پیروی کی ہے۔(حجۃ اللہ البالغہ ج۱ص۱۴۹ونحوہ فی الانصاف ص۳۶)

۱۱......ابن حجر عسقلانی نے لکھا ہے:اہل سنت وجماعت اس بات پر متفق ہیں کہ اجماع صحابہ حجت ہے۔(فتح الباری ج۳ص۲۶۶)

marfat.com

۱۲.....ملا علی قاری حنفی لکھتے ہیں: صحابہ کے موقوفات (اقوال و افعال وتقریرات) ہمارے نزدیک حجت ہیں۔ (موضوعات کبیر ص ۲۱۸ عربی اردو، الاسرار المرفوعہ ص ۱۲۴)

اعتراف حقیقت

وہابیوں کا اعتراف:

اہلسنت احناف کے ان اصولوں کا اعتراف کا مخالفین کو بھی ہے مثلاً

ابراہیم سیالکوٹی نے لکھا ہے

امام ابوحنیفہ کا مذہب ہے کہ جس امر میں قرآن وحدیث سے دلیل نہ ملے اور جماعت صحابہ میں بھی اختلاف نہ ہو اس میں آپ صحابہ کے قول سے باہر نہیں جاتے۔

(تاریخ اہلحدیث ص ۱۷۵)

☆.....مزید لکھا ہے بھلا وہ شخص (امام ابوحنیفہ) جو صحابی کے قول کے سامنے بھی قیاس نہ کرتا ہو وہ صحیح حدیث کو عمداً کس طرح ترک کر سکتا ہے۔ (تاریخ اہلحدیث ص ۱۸۸)

☆.....سیالکوٹی صاحب نے احناف کے اصول اربعہ کو بھی تسلیم کیا ہے۔ (ایضاً)

عبدالرحمن مبارکپوری وہابی نے لکھا ہے

امام صاحب کا فرمان ہے کہ میں پہلے کتاب اللہ کو لیتا ہوں (ایضاً)، پھر سنت رسول کو ورنہ اقوال صحابہ الخ۔ (مقدمہ تحفۃ الاحوذی ص ۸۲)

نوٹ: ابراہیم سیالکوٹی نے بھی آپ کا یہ قول نقل کیا ہے۔ (تاریخ اہلحدیث ص ۱۸۸)

marfat.com

حافظ محمد گوندلوی نے کہا ہے:

امام ابو حنیفہ......کا اپنا قول ثابت ہے کہتے ہیں......اللہ کا فرمان اور اس کے رسول کا ارشاد سر آنکھوں پر۔ (درس صحیح بخاری ص ۱۰۲)

عبدالمجید خادم سوہدری نے لکھا ہے:

امام صاحبؒ اتباع سنت کے حامل تھے اور صحابہ کرام کے متبع اور اسی مسلک اور عقیدہ کا نام اہلسنت والجماعت ہے، دیگر ہیچ۔ (سیرت امام ابو حنیفہ ص ۲۳)

خواجہ قاسم نے مانا ہے:

کہ امام صاحب کا مذہب صحیح حدیث تھا (حدیث اور غیر اہلحدیث ص ۲۳)

قاسم صاحب نے احناف کے اصول اربعہ کو بھی تسلیم کیا ہے۔ (ایضاً ص ۱۵)

داؤد ارشد نے دوٹوک بتادیا ہے کہ احناف شریعت کو ہی پسند کرتے ہیں:

لکھا ہے: کیا اب ہمیں یہ کہنے کا حق مل گیا کہ حنفیت نفاذ شریعت کو نہیں چاہتی، میرے بھائی نہیں۔ (تحفہ حنفیہ ص ۳۸۵)

شریعت قرآن وسنّت کا نام ہے تو معلوم ہوا کہ حنفی لوگ قرآن وسنت اور مسلک صحابہ رضی اللہ عنہم کو ہی پسند کرتے ہیں۔

وہابیوں کی دھوکہ دہی

وہابی حضرات کو اتنا تو کھلے بندوں اعتراف ہے (اگرچہ بعض معاند بالکل منکر بن جاتے ہیں) کہ احناف کے اصولوں میں قرآن وسنت، اجماع وقیاس نہایت روشن ودرخشندہ

marfat.com

ہے۔لیکن وہ اپنے مذہب کو بچانے کے لیے احناف دشمنی کا ثبوت مہیا کرتے ہوئے عوام کو دھوکہ دیتے ہوئے کہہ دیتے ہیں کہ ,,مقلد کا کام صرف اپنے امام کے قول وفعل کو بغیر دلیل کے ماننا ہوتا ہے،قرآن وحدیث کے دلائل کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہوتا،،۔(اصلی اہلسنّت ص ۹۶ از عبدالغفور اثری)

کبھی کہہ دیتے ہیں کہ ,,قرآن وحدیث اجماع اور قیاس......امت محمدیہ میں صرف چار آدمیوں کو ان پر عمل کرنے کا حق ہے یعنی احمد بن حنبلؒ،امام مالکؒ،امام شافعیؒ،اور امام ابوحنیفہؒ۔باقی سب کے لیے یہ شجر ممنوعہ ہیں۔

(حدیث اور غیر اہلحدیث ص ۱۱۵ از خواجہ قاسم)

ہمیں وہابی غیر مقلدوں پر یہ افسوس ہی رہا ہے کہ انھوں نے دیگر مسائل کی طرح یہاں بھی لوگوں کو اصل بات بتانے سے جان بوجھ کر روگردانی کی ہے۔کس قدر جھوٹ اور یاوہ گوئی ہے کہ قرآن وحدیث وغیرہ پر عمل کا حق صرف چار آدمیوں کو حاصل ہے اور باقیوں کے لیے یہ کام منع ہے اور مقلد کو دلائل سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔کیا وہابیوں میں ایک فرد بھی ایسا موجود نہیں ہے جو اس حقیقت کو سمجھ سکے کہ ائمہ مجتہدین قرآن وسنت کے ماہر ہوتے ہیں اور عوام الناس دلائل کیساتھ احکام شرعیہ مستنبط کرنے کے طرق سے واقف نہیں ہوتے،اس لیے وہ اختلافی،اجتہادی اور فروعی امور میں ائمہ کی تحقیق پر عمل کرتے ہیں،ائمہ مجتہدین قرآن وسنت پر ہی عمل کرتے ہیں۔عوام الناس کے لیے قرآن وسنت پر عمل کرنے کا صرف ایک ہی راستہ ہے اور وہ مجتہدین کی تحقیق ورائے پر عمل ہے اور بس۔اسی بات کو ابن تیمیہ نے امام احمد بن حنبل سے فتاویٰ ابن تیمیہ ج ۲ ص ۲۴۰ پر لکھا،اور یہی بات علامہ خطیب بغدادی نے الفقیہ والمتفقہ ج ۲ ص ۶۸

marfat.com

حافظ ابن عبدالبر نے جامع بیان العلم وفضلہ ج ۲ ص ۱۱۱۴ الرد علی من اخلدالی الارض ص ۱۲۳، اور شاہ ولی اللہ دہلوی نے حجۃ اللہ البالغہ ج اص ۱۵۵ پر درج کی ہے۔ اور یہ حضرات ایسے ہیں کہ وہابیوں کا ان کے بغیر گزارا نہیں ہوتا

اور خود زبیر علیزئی کو بھی لکھنا پڑا وہ (عامی شخص) صحیح العقیدہ اہلسنّت کے عالم کا انتخاب کرتا ہے۔ (دین میں تقلید کا مسئلہ ص ۴۵)

باقی رہی یہ بات کہ چار کو کیوں خاص کیا گیا؟ تو یاد رہے کہ ہمارے نزدیک صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین وغیرھم میں سے سب کے سب ائمہ مجتہدین، محترم ومکرم ہیں اور سب ہی قرآن وسنت پر عمل کرتے ہیں اور ان تمام نے ہی اصول اربعہ کی روشنی میں مسائل کا استنباط واستخراج کیا۔ اور لیکن چونکہ مذاہب اربعہ کے علاوہ دیگر مذاہب مدّون ومرتب نہ ہونے کی بناء پر محفوظ نہ رہ سکے اس لیے بقول شاہ ولی اللہ دہلوی چوتھی صدی ہجری میں امت کا اجماع ہوگیا کہ صرف چاروں مذاہب پر ہی عمل کیا جائے گا۔ دیگر مذاہب منتشر وغیر مدوّن ہیں لہذا ان پر عمل کرنے کی کوئی صورت نہیں ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیئے! فیض القدیر شرح جامع صغیر للمناوی ج اص ۲۱۰، المجموع شرح المہذب للنووی ج اص ۹۱، عقد الجید ص ۳۱، انصاف ص ۵۹، فتاوی کبریٰ لابن تیمیہ ج ۲ ص ۴۴۶، وغیرہ۔

دھوکہ دینے سے پہلے آدمیوں کو اس کے انجام کی بھی فکر کرنی چاہیے کہ حقیقت کھل جانے پر کتنی رسوائی وشرمساری ہوگی۔

دوسری بات یہ ہے کہ یہ مؤقف صرف احناف کا ہی نہیں بلکہ اجماعی مؤقف ہے کہ عوام الناس ان چاروں فقہی مذاہب کے واسطہ سے ہی قرآن وسنت اور اجماع وقیاس پر عمل

marfat.com

کریں گے۔لہٰذا یہ سراسر بکواس ہے کہ عمل کے لیے صرف چاروں کو خاص کرلیا گیا ہے۔

تیسری بات یہ ہے کہ اگر مقلد کا اپنے امام کی بات پر عمل کرنے سے یہ لازم آتا ہے کہ اس کا قرآن وسنت سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ بالواسطہ وہ قرآن وسنت پر ہی عمل کر رہا ہے اور طرفہ تماشا یہ ہے کہ خود وہابیوں نے بھی یہ جرم اپنا رکھا ہے کہ ہر ایرے غیرے نتھو خیرے کو قرآن وحدیث سے مسائل نکالنے کی اجازت دینے کی بجائے ان کے ,,مولوی،، مسائل بتاتے ہیں اور عوام ان کے قول فتوے اور رائے پر عمل کرتے ہیں۔کیا کوئی وہابی حلفاً کہہ سکتا ہے کہ ہم جب بھی مسئلہ بتاتے ہیں تو ساتھ قرآن وحدیث کی دلیل بھی پڑھ سناتے ہیں۔؟نہیں اور یقیناً نہیں۔یقین نہ آئے تو ان کا کوئی مرتب شدہ ,فتاوٰی،، اٹھا کر دیکھ لیجیئے، وہاں پر کتنے ہی سوالوں کے جواب میں ہاں،نہیں یا جائز اور ناجائز ہے کے الفاظ ملیں گے۔تفصیل ہمارے کتابچہ ''وہابیوں کی تقلید'' میں ہے۔تو پھر ان کے انداز میں کہنے دیا جائے کہ وہابیوں نے قرآن وحدیث کے لیے صرف اپنے چند مولویوں کو خاص کر رکھا ہے،ان کی عوام اور نیم ملاؤں کا قرآن وحدیث سے کوئی تعلق نہیں ان کے لیے قرآن وحدیث پر عمل کرنا شجر ممنوعہ ہے۔

آئینہ دیکھ اپنا سامنہ لے کر رہ گیا
نجدی کو دل نہ دینے پر کتنا غرور تھا

marfat.com

باب سوم

مسائل اہلسنّت

اور

مخالفین کی نشاندہی

marfat.com

marfat.com

ہم قارئین کو ایک فیصلہ کن موڑ کی طرف لاتے ہوئے یہاں چند ان مسائل کا ذکر کرنا چاہتے ہیں، جن کا تعلق ,,مسلک اہلسنّت،، کے ساتھ ہے اور مخالفین نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے انہیں شرک، کفر، بدعت اور غلط قرار دے کر انکار کیا ہے۔ قطع نظر اس کے وہ مسائل اصولی ہیں یا فروعی۔

عام طور پر مخالفین ان اختلافی مسائل پر (زیادہ تر) اپنے ہی ہم نظریہ لوگوں کی عبارات اور غیر صریح یا غیر متعلقہ اقوال پیش کرتے ہیں تاکہ عوام الناس کو ,,راہ راست،، سے بہکا دیا جائے لیکن ہماری درج ذیل بحث سے منصف مزاج لوگ اس حقیقت کو جان لیں گے کہ وہ کونسے عقائد و مسائل ہیں جن کی بناء پر اہلسنّت دوسرے لوگوں سے ممتاز ہوتے ہیں اور حق و باطل کی پہچان ہو جاتی ہے۔ کیونکہ محض کسی فرقہ و پارٹی کا خود کو سنی، اہلسنّت، اہلحدیث اور جماعت المسلمین وغیرہ کہلانا کافی نہیں جب تک وہ اس منہج و مسلک پر کاربند نہ ہو جو قرآن و سنّت اور جماعت صحابہ رضی اللہ عنہما سے اخذ کیا گیا ہے اور امت مسلمہ ان نظریات و معاملات کی حامل و عامل ہے۔

سطور ذیل میں طریقہ کار یہ ہوگا کہ بعض مقامات پر ان اکابر کی تصریحات پیش کی جائیں گی جو اہلسنّت (حنفی بریلوی)، دیوبندی اور وہابی حضرات تینوں کے ہاں یا تین میں سے دو کے ہاں مسلّم ہوں گے بعض مقامات پر اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم یا فرمان نبوی علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام نقل کر کے اس کے مقابلے میں مخالفین کے معتبر و مستند علماء کی عبارات یا محض اس کا حوالہ درج کر دیا جائے گا اور پھر ہر شخص کو دعوت عام ہوگی، کہ وہ

marfat.com

پہچان لے کہ سنی کون ہے اور اہلسنت کہلانے کے باوجود سنیت کا مخالف و باغی کون ہے؟۔

ا۔علم الٰہی ازلی ابدی

عقائد اہلسنّت میں سے یہ عقیدہ بھی ہے کہ

واللّٰہ تعالیٰ یعلم حقائق الاشیاء کلیھا وجزئیھا ظاھرھا ومخفیھا بعلم ذاتی صمدی ازلی ابدی. (شرح فقہ اکبر ص ۷ مطبوعہ پشاور)

اور اللہ تعالیٰ اشیاء کے حقائق کو کلی ،جزئی ،ظاہری اور مخفی تمام کو جانتا ہے ذاتی ،غیر محتاج ،ازلی اور ابدی علم کے ساتھ۔

یہی عقیدہ شرح عقائد ص ۷،البند اس ص ۱۹۴ تکمیل الایمان ص ۸ فارسی ص ۲۶ مترجم وغیرہ کتب عقائد میں مرقوم ہے۔جس سے واضح ہے کہ علم الٰہی سے کوئی چیز خارج نہیں ،وہ بعد میں ہونے والی اشیاء کو ازل سے ہی جانتا ہے اور اسے کسی سے دریافت کرنے کی کوئی ضرورت وحاجت نہیں ہے۔

جبکہ دیوبندیوں ،وہابیوں کے عقیدے کے مطابق اللہ تعالیٰ کو بندوں کے اعمال کا علم بعد میں ہوتا ہے اور وہ جب چاہے دریافت (پوچھ) بھی کر لیتا ہے۔ملاحظہ ہو!

امام الوھابیہ والدیابنہ اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے:اسی طرح غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر لیجیئے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے (تقویۃ الایمان ص ۴۴)

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا کا علم لازمی وضروری وبالفعل نہیں اور ذاتی بھی نہیں ،کیونکہ وہ جب چاہے دوسروں سے پوچھ لیتا ہے۔گویا وہ بندوں کا محتاج ہے۔

marfat.com

حسین علی واں بھچروی دیوبندی نے لکھا ہے کہ اللہ کو پہلے سے کوئی علم نہیں ہوتا کہ بندے کیا کریں گے۔(بلغۃ الحیران ص۱۵۶)

دیوبندیوں، وہابیوں نے قرآن کے تراجم میں بھی اللہ تعالیٰ کو نہ جاننے والا اور بھول جانے والا قرار دیا ہے۔ تفصیل کے لیے ہماری زیر طبع کتب ,,مطالعہ وہابیت،، اور ,,مطالعہ دیوبندیت،، دیکھیئے !۔

۲۔اللہ تعالیٰ جھوٹ سے پاک

ملا علی قاری اہلسنّت کا عقیدہ بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

و الکذب علیه محال۔(شرح فقہ اکبر ص۲۷)

جھوٹ اللہ پر محال (اس کی شان کے خلاف) ہے۔

علامہ عبدالحکیم فاضل سیالکوٹی لکھتے ہیں:

الکذب فی کلامه تعالیٰ باطل بالاجماع ۔(حاشیہ علی الخیالی ص۲۰۱)

کلام الٰہی میں کذب بالاجماع باطل ہے۔

علامہ عبدالعزیز پرہاروی فرماتے ہیں:

جان لو تمام اہل مذاہب کا اجماع ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کذب محال ہے۔

(نبراس ص۲۱۹)

علامہ سعدالدین تفتازانی نے بھی لکھا ہے:

کہ اجماع علماء سے کذب باری محال ہے۔(شرح مقاصد ج۲ص۱۰۴)

marfat.com

امام ابن ہمام عقیدہ اہلسنّت کو یوں بیان فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ پر صفات نقص مثل جہل اور کذب کے محال ہے۔

(مسامرہ ص ۳۶۳)

لیکن اس اجماعی واتفاقی عقیدۂ اہلسنّت کے برخلاف دیوبندی اور وہابی حضرات کے اکابر نے اللہ تعالیٰ کو جھوٹ سے پاک ماننے سے انکار کر دیا ہے۔

اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے:

ہم نہیں مانتے کہ خدا کا جھوٹ محال بالذات ہے۔ ورنہ لازم آئیگا کہ انسانی طاقت خدا کی طاقت سے زیادہ ہے۔ (یک روزہ فارسی ص ۱۷)

اس گندے عقیدے کا اظہار دیوبندیوں نے فتاوٰی رشیدیہ ص ۲۳۷، ۲۳۸، بوادر النوادر ج ا ص ۲۱۰، الجہد المقل ج ۲ ص ۴۰، ص ۴۴، تذکرۃ الخلیل ص ۸۶، براہین قاطعہ ص ۶، ۲۷۸، پر کیا ہے۔

اور غیر مقلد وہابیوں نے شمع توحید ص ۱۲، اخبار اہلحدیث امرتسر ص ۲ ۲۷ اگست 1915ء فتاوٰی سلفیہ ص ۱۵۵ پر کیا۔

اب سوچیئے! کہ اللہ تعالیٰ کے جھوٹ کا پرچار کرنے والے کس منہ سے خود کو اصلی اہلسنّت اور حقیقی اہلسنّت کہلاتے ہیں۔

؎ شرم ان کو مگر نہیں آتی

marfat.com

۳۔اللہ تعالیٰ مکان سے منزہ

فقہاء اسلام نے فرمایا ہے:

یکفر باثبات المکان للہ تعالیٰ۔(فتاویٰ عالمگیری ج۲ص۲۵۹)

یعنی اللہ تعالیٰ کے لیے مکان ثابت کرنے سے کفر لازم آتا ہے۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی لکھتے ہیں:

عقیدہ: حق تعالیٰ کا مکان نہیں، اور فوق وتحت کی جہت کا کوئی تصور نہیں، یہی ہے مذہب اہلسنّت و جماعت کا۔(تحفہ اثنا عشریہ فارسی ۱۲۸۵ استنبول)

یعنی اللہ تعالیٰ مکان اور اوپر نیچے کی جہت سے پاک اور منزہ ہے۔

جبکہ دیوبندیوں، وہابیوں کے امام اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے:

خدا تعالیٰ کو زمان ومکان و جہت وغیرہ سے پاک ماننا حقیقی بدعات سے ہے۔

(ایضاح الحق ص۱۵۳)

یہ سراسر اہل اسلام، اہلسنّت کے مقابلے میں خم ٹھونک کر کھڑے ہونے والی بات ہے۔ جس سے واضح ہے کہ ان لوگوں کا اہلسنّت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

۴۔قرآن مخلوق نہیں

امام نسفی نے اہلسنّت کا عقیدہ لکھا ہے:

والقرآن کلام اللہ تعالیٰ غیر مخلوق. (شرح عقائد ص۵۸)

قرآن اللہ کا کلام مخلوق نہیں ہے۔

marfat.com

ملا علی قاری علیہ الرحمۃ نے سیدنا امام ابوحنیفہ اور صاحبین علیہم الرحمۃ سے نقل کیا ہے کہ قرآن کو مخلوق کہنے والا کافر ہے۔ (شرح فقہ اکبر ص ۳۱)

اسی طرح امام بیہقی نے الاسمآء والصفات جلد اول ص ۳۸۸، ص ۳۸۱ وغیرہ اور سنن کبریٰ ج ۱۰ ص ۲۰۶ پر امام بخاری نے خلق افعال العباد میں قرآن کے مخلوق نہ ہونے پر کثیر اقوال نقل کیے ہیں۔

اس کے برعکس وہابیوں کے ,,شیخ الاسلام،، ثناء اللہ امرتسری نے صاف لکھا ہے:

,,ہمارے عقیدہ کی تشریح یہ ہے کہ...... قرآن بھی خدا کا پیدا کیا ہوا نور مخلوق ہے۔ (فتاوی ثنائیہ ج ۲ ص ۷۹۳)

۵۔ انبیاء کرام معصوم

امام نووی قاضی عیاض مالکی سے نقل کرتے ہیں:

ہمارے ائمہ میں سے فقہاء و متکلمین کے محقق واہل نظر کی جماعت کا مذہب ہے کہ انبیاء کرام صغیرہ گناہوں سے بھی معصوم ہیں، جس طرح کبیرہ گناہوں سے معصوم ہیں۔ (نووی بر مسلم ج ۱ ص ۱۰۸)

امام ابن ھمام اور امام ابن ابوشریف قدسی نے لکھا ہے:

جمہور اہلسنّت کا مختار مذہب یہ ہے کہ تمام انبیاء کی کبائر اور صغائر سے عصمت واجب ہے۔ (مسامرہ شرح مسائرہ ص ۲۳۲)

اس کے مقابلے میں قاسم نانوتوی دیوبندی نے لکھا ہے:

marfat.com

پھر دروغ صریح (صاف جھوٹ) بھی کئی طرح ہوتا ہے، جن میں سے ہر ایک کا حکم یکساں نہیں، ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں۔ (تصفیۃ العقائد ص ۲۵)

مزید لکھا ہے: بالجملہ علی العموم کذب (جھوٹ) کو منافی شان نبوت بایں معنیٰ سمجھنا کہ یہ معصیت ہے اور انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہے، خالی غلطی سے نہیں۔

(ایضاً ص ۲۸)

وہابیوں کے مولوی رفیق خان پسروری نے لکھا ہے:

اللہ کی ذات پاک نور ہے اور ہر عیب سے پاک ومنزہ ہے مگر انسان چھوٹا ہو یا بڑا، نبی ہو یا ولی خاکی اور لوازمات زندگی سے ملوث ہیں (اصلاح عقائد ص ۱۵۴)

یعنی دوسرے لوگوں کی طرح انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام بھی عیب سے خالی نہیں، ان کی زندگی بھی ملوث ہوتی ہے۔

۶۔حیاۃ الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام

شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں:

حیات انبیاء متفق علیہ است ہیچ کس رادروی خلاف نیست حیاتِ جسمانی دنیاوی حقیقی (اشعۃ اللمعات ج ۱ ص ۵۷۴)

انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات پر سب کا اتفاق ہے کسی ایک شخص کا بھی اس میں اختلاف نہیں اور یہ حیات جسمانی دنیاوی حقیقی ہے۔

شمس الحق عظیم آبادی وہابی نے لکھا ہے:

محققین کی جماعت کا یہی نظریہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی قبر انور میں وفات

marfat.com

شریف کے بعد بھی زندہ ہیں اور اپنی امت کے نیک اعمال پر خوش ہوتے ہیں اور انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام بوسیدہ نہیں ہوتے۔

(عون المعبود شرح ابی داؤد ج ا ص ۴۰۵)

یہی بات قاضی شوکانی کی نے کہی ہے۔ (نیل الاوطار ج ۳ ص ۲۶۴)

اسماعیل سلفی نے بھی انبیاء کو زندہ، ان کی عبادت، تسبیح و تہلیل اور رزق دیئے جانے کو تسلیم کرنا اتفاقی امر لکھا ہے۔ (تحریک آزادی فکر ص ۳۸۵، حیاۃ النبی ص ۱۸)

اس کے مقابلے میں امام الوہابیہ احسان الٰہی ظہیر نے مسئلہ حیات الانبیاء کا مذاق اڑایا۔ ملاحظہ ہو! البریلویہ ص ۸۰، ۲۲۱ عربی ص ۱۲۱، ۲۷۰ مترجم۔

جبکہ دیوبندیوں، وہابیوں کے پیشوا اسماعیل دہلوی نے رسول اللہ ﷺ کی طرف جھوٹی نسبت کرتے ہوئے یہ لکھ مارا، مر کے مٹی میں ملنے والا،، (تقویۃ الایمان ص ۹۳) جو نہایت قبیح بہتان، گستاخی اور مردود ہے۔ یہ جملہ وہ کسی عام آدمی کے لیے بھی نہیں بول سکتے چہ جائیکہ رسول اللہ ﷺ کے لیے بولا جائے۔

۷۔ بعد از وصال تصرفاتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوات والتسلیمات

علامہ سید محمود آلوسی بغدادی لکھتے ہیں:

وقد اثبت غیر واحد تمثل النفس وتطورها لنبینا ﷺ بعد الوفاۃ وادعی انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام قدیری فی عدۃ مواضع فی قبرہ الشریف یصلی...... الخ (تفسیر روح المعانی پارہ ۲۲ ص ۱۳ امصر)

اور بکثرت حضرات (علماء محققین) نے حضور ﷺ کے لیے وفات شریف کے بعد آپ کی

marfat.com

روح اقدس کے متمثل ہو کر ظہور فرمانے کو ثابت کیا ہے اور یہ دعوٰی کیا ہے کہ حضور ﷺ بسا اوقات ایک ہی وقت میں بہت سی جگہوں میں دیکھے جاتے ہیں، حالانکہ آپ اپنی قبر شریف میں نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں۔

مزید لکھا ہے: کہ وفات کے بعد رسول اللہ ﷺ کو دیکھنا اور بیداری میں فیض لینا اس امت کے بہت سارے کاملین کے لیے واقع ہوا ہے جس طرح سراج الدین بن الملقن نے طبقات الاولیاء میں فرمایا۔ (روح المعانی ص۲۲ پارہ ۳۳)

علامہ اسماعیل حقی نے بھی امام غزالی سے یہی نقل کیا ہے۔ (روح البیان ج ا ص ۹۹)۔

جبکہ مخالفین کے نزدیک یہ عقیدہ شرک و کفر سے کم درجہ نہیں رکھتا۔

۸۔ اختیارات مصطفےٰ ﷺ

ملا علی قاری علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

ہمارے ائمہ (اہلسنّت) نے نبی کریم ﷺ کے خصائص سے اس چیز کو شمار کیا ہے کہ آپ ﷺ جس شخص کو چاہیں جس حکم کے ساتھ چاہیں خاص فرمالیں۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح ج ۲ ص ۳۲۳)

شاہ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں:

صحیح اور مختار مذہب یہی ہے کہ احکام آپ ﷺ کے سپرد ہیں جس کو چاہیں جو چاہیں حکم فرمائیں۔ ایک ہی کام کسی پر حرام قرار دیں، اور وہی کام کسی دوسرے کیلئے جائز قرار دیں۔ (مدارج النبوت ج ۲ ص ۱۸۳)

marfat.com

یہی بات اشعۃ اللمعات ج ۴ص ۱۲۳ پر بھی لکھی ہے۔

اس کے مقابلے میں دیوبندیوں، وہابیوں کے ,,بزرگ،، اسماعیل دہلوی نے رسول کریم ﷺ کے اختیار کا انکار کرتے ہوئے کہا کہ ,,آپ کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا،،۔ حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کے قول وفرمان مبارک کو شریعت ماننے کو شرک اور ایسے لوگوں کو مشرک لکھ مارا ہے۔ ملاحظہ ہو! تقویۃ الایمان ص ۶۸، ۶۹۔ ۸۹

۹۔ رفعت مصطفیٰ ﷺ

شاہ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں:

سیدالانبیا ﷺ کے حق میں اجمالی عقیدہ یہ ہے کہ مرتبہ الوہیت اور صفات خداوندی کے علاوہ جو مرتبہ ہے، وہ آپ کیلئے ثابت ہے۔ (اشعۃ اللمعات ج ۱ص ۴۰)

ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ عقیدہ یہ ہو کہ کسی انسان کے بدن میں اتنے محاسن ظاہرہ وباطنہ جمع نہ ہوئے جتنے کہ آپ کے بدن مبارک میں جمع تھے۔ یہ ایمان کا کمال ہے۔ (شرح شمائل علی ہامش جمع الوسائل ج ۱ص ۱۰)

امام نووی حضرت قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمۃ سے نقل کرتے ہیں:

ایمان اس وقت صحیح ہوتا ہے جب نبی کریم ﷺ کی قدر ومنزلت کو ہر والد، اولاد، محسن ومفضل کے قدر ومرتبہ سے بلند (خیال) کرے، جس کا یہ عقیدہ نہ ہوا اور اس نے اس کے برخلاف عقیدہ رکھا وہ مؤمن نہیں۔ (نووی بر مسلم ج ۱ص ۴۹)

یعنی مرتبہ الوھیت کے بعد درجہ رسالتِ مصطفیٰ ﷺ ہے، کوئی شخص رسول اللہ ﷺ کے برابر بھی نہیں چہ جائیکہ بڑھ کر ہو اور جو رسول اللہ ﷺ کو ہر کسی سے بلند مرتبہ یقین نہ

marfat.com

کرے وہ ہرگز ایماندار نہیں۔

جبکہ اس کے برخلاف دیوبندیوں وہابیوں کے امام اسماعیل دہلوی نے انبیاء واولیاء کو چمار سے ذلیل، گاؤں کے چودھری جتنا مقام، بڑے بھائی جیسا، ناکارہ اور ایک بشر سے بھی کم تعریف والا قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو! تقویۃ الایمان ص ۳۵، ۸۷، ۹۶، ۵۴، ۹۶

اور دیوبندیوں نے کہا کہ امتی بسا اوقات عمل میں رسول ﷺ کے برابر بھی ہو جاتا ہے بلکہ بڑھ بھی جاتا ہے اور کئی باتوں میں ہم رسول اللہ ﷺ کے برابر بلکہ زیادہ مرتبہ والے ہیں۔ ملاحظہ ہو! تحذیر الناس ص ۵، افاضات یومیہ ج۹ ص ۶۰۔

۱۰۔ نماز میں رسول اللہ ﷺ کا خیال

حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

اہل معرفت کے طریقہ پر یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ جب نمازیوں نے التحیات کے ساتھ ملکیّت کا دروازہ کھلوایا تو انہیں حی لا یموت کی بارگاہ میں داخل ہونے کی اجازت مل گئی۔ ان کی آنکھیں فرحتِ مناجات سے ٹھنڈی ہوئیں تو انہیں اس بات پر تنبیہ کی گئی کہ بارگاہ خداوندی میں جو انہیں یہ شرف باریابی حاصل ہوا ہے یہ سب نبی رحمت ﷺ کی برکتِ متابعت کی طفیل ہے، نمازیوں نے اس حقیقت سے باخبر ہو کر بارگاہ خداوندی میں جو نظر اٹھائی تو دیکھا کہ حبیب کے حرم میں حبیب حاضر ہے یعنی دربارِ الٰہی میں نبی کریم ﷺ جلوہ گر ہیں، حضور کو دیکھتے ہی **السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ** کہتے ہوئے آپ کی طرف متوجہ ہوئے۔

(فتح الباری ج ۲ ص ۴۵۸ مصر)

marfat.com

یہی مضمون عمدۃ القاری ج ۶ ص ۱۱۱، مواہب لدنیہ ج ۲ ص ۲۳۰، زرقانی شرح مواہب ج ۷ ص ۳۲۹، زرقانی شرح مؤطا ج ۱ ص ۱۹۰ وغیرہ پر بھی موجود ہے۔ اسے دیوبندیوں نے بھی نقل کیا ہے۔ ملاحظہ ہو! فتح الملہم ج ۲ ص ۱۴۳، اوجز المسالک ج ۱ ص ۲۶۵۔

اور حقیقت محمدیہ کے تصرفات کی بات نواب صدیق حسن خان نے مسک الختام شرح بلوغ المرام ج ۱ ص ۲۵۹ پر بھی لکھی ہے۔

جس سے واضح ہے کہ نمازی عین حالت نماز میں جب رسول اللہ ﷺ کی طرف توجہ کرتے ہیں اور آپ کو بارگاہ الوہیت میں موجود پاتے ہیں تو پھر سلام عرض کرتے ہیں۔

اس کے مقابلے میں دیوبندیوں، وہابیوں کے امام، اسماعیل دہلوی نے نماز میں رسول اللہ ﷺ کی طرف خیال کرنا بیل اور گدھے کی صورت میں غرق ہو جانے سے بھی برا لکھا ہے۔ اور لکھا ہے کہ جتنی رکعتوں میں خیال آئے اس سے دگنی رکعتیں دوبارہ پڑھنی چاہییں۔ العیاذ باللہ ملاحظہ ہو! (صراط مستقیم ص ۸۶ فارسی، ص ۱۶۹ اردو)

۱۱۔ رسول اللہ ﷺ کو پکارنا

حافظ ابن کثیر نے مسیلمہ کذاب کے مقابلہ میں لڑنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق لکھا ہے **ثم نادیٰ بشعار المسلمین وکان شعارھم یومئذ یا محمداہ.** (البدایہ والنہایہ ج ۶ ص ۳۲۴)

پھر انھوں نے مسلمانوں کی نشانی والا نعرہ لگایا، اس وقت ان (مسلمانوں) کی علامت یا محمداہ (یا رسول اللہ ﷺ ہماری مدد کیجو!) کہنا تھا۔

امام طبری نے بھی مسلمانوں کا یہی معمول لکھا ہے۔ (تاریخ طبری ج ۳ ص ۲۵۰)

marfat.com

یہی بات الکامل لابن اثیر ج ۲ ص ۲۴۶ پر بھی ہے۔

علامہ شہاب الدین خفاجی نے لکھا ہے:

هذامماتعاهد ۱ هل المدينة ۔(نسیم الریاض ج ۳ ص ۳۵۵)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارنے کا یہ طریقہ اہل مدینہ کا معمول ہے۔

ابن قیم نے بھی تسلیم کیا کہ یارسول اللہ پکارنا مسلمانوں کا معمول ہے۔

(جلاء الافہام ص ۸۸)

شبیر احمد دیوبندی نے تسلیم کیا ہے:

کہ امت کے لاکھوں افراد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بصیغہ ءنداوخطاب اپنی محبت کا اظہار کیا ہے۔(یاحرف محبت اور باعث رحمت ہے ص ۲۸)

اس کے مقابلے میں دیوبندیوں، وہابیوں کا اسے شرک قرار دینا کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں، ان کا یہ عمل مسلمانوں کے طریقے سے انحراف ہے۔

۱۲۔ روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے سفر

امام یحیی بن شرف نووی رحمہ اللہ، قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمۃ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

اسلام کے دورِ آغاز میں تمام مخلص ایمان اور پختہ اسلام والے لوگ مدینہ منورہ چلے آئے، مہاجرین نے مدینہ کو اپنا وطن بنالیا، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شوق لے کر کہ آپ سے شرف تعلیم اور سعادت قرب حاصل ہو۔ بعد ازیں خلفائے راشدین کے ادوار میں (بھی) لوگ (مسلمان) اسی طرح حاضری دیتے رہے۔ اسی مقصد (صحابہ کرام سے اخذ علم اور رؤیت وقرب اور سکونت) کیلئے اور انصاف کی سیرت پانے

marfat.com

اور جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم کی اقتداء کرنے کیلئے، پھر ان کے بعد وہ علماء جو وقت کے آفتاب اور ہدایت کے امام تھے، اہل مدینہ سے وہاں پر پھیلی ہوئی سنتیں سیکھنے جاتے۔ پس ہر ثابت، پختہ، ایمان، شرح صدر (والا مسلمان) مدینہ منورہ کی طرف رخت سفر باندھتا ,,ثم بعد ذلک فی کل وقت الی زماننا لزیارة قبر النبی ﷺ التبرک بمشاهدة آثارہ و آثار اصحابه الکرام فلایا ئتیها الاموٴمن ،،

(نووی بر مسلم ج ا ص ۸۴)

پھر بعد والے ہر زمانے میں ہمارے دور تک نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت، آپ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار سے برکت حاصل کرنے کیلیے سفر ہوتا رہا ہے۔ وہاں (اس مقصد کیلئے) صرف مومن ہی جائے گا۔

جبکہ وہابیوں کے نزدیک روضئہ رسول ﷺ کے لیے سفر شرک ناجائز اور منع ہے، ملاحظہ ہو! وہابیوں، دیوبندیوں کے امام، اسماعیل دہلوی کی ,,تقویۃ الایمان،، ص ۲۵ ملخصاً وہابیوں دیوبندیوں کے پیشوا ابن تیمیہ کے اس برے عقیدے کو حافظ ابن حجر عسقلانی نے نفرت کے ساتھ نقل کیا ہے۔ ملاحظہ ہو! فتح الباری جلد سوم ص ۳۰۸۔

حضرت ملا علی قاری نے بھی ابن تیمیہ کے اس گھناؤنے عقیدے کا ذکر کر کے تکفیر کی تصویب کی ہے، شرح الشفا علی ہامش نسیم الریاض ج ۳ ص ۵۱۴۔

اور غیر مقلدوں کی کتب فتح المجید ص ۲۱۵، فتاوی ثنائیہ ج ا ص ۸۹، مسئلہ زیارت قبر نبوی ص ۱۷، اسماع موتی ص ۱۲، انوار التوحید ص ۱۷۳ تا ۱۷۵۔

جس سے روز روشن کی طرح واضح ہے کہ دیوبندیوں، اور وہابیوں کا مسلک اہلسنت سے کوئی تعلق نہیں ہے یہ اہل بدعت ہیں۔

marfat.com

۱۳۔حاضر و ناظر

شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں:

وباچندیں اختلافات و کثرتِ مذاهب که در علماء امت ست یك کس را دریں مسئله خلافی نیست که آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم بحقیقتِ حیات بے شائبه مجازوتوهم وتاویل دائم وباقی ست وبر اعمال امت حاضرو ناظرومرطالبان حقیقت راو متوجّهان آنحضرت رامفیض ومربّی ست۔(مکتوبات برحاشیہ اخبار الاخیار ص ۱۵۵، دوسرانسخہ ص ۱۶۱)

اگرچہ علمائے امت میں مذاہب کی کثرت بھی ہے اور ان میں بے شمار اختلاف بھی، پھر بھی اس مسئلہ میں کسی کا بھی اختلاف نہیں ہے کہ رسول اکرم ﷺ حقیقت حیات کے ساتھ، بغیر مجاز کے شائبہ کے اور تاویل و وہم کے بغیر دائم اور باقی ہیں اور امت کے اعمال پر حاضر و ناظر ہیں، طالبان حقیقت کو اور آنجناب کی طرف توجہ کرنے والوں کو فیض بھی عطا فرماتے ہیں اور ان کی تربیّت بھی فرماتے ہیں۔

یعنی رسول اللہ ﷺ کے ,,حاضر و ناظر،، ہونے کے مسئلہ میں اس وقت (گیارہویں صدی ہجری) تک کسی عالم کا بھی اختلاف نہ تھا، منکرین بعد کی پیداوار ہیں۔

علامہ ابن الحاج اور شارح بخاری علامہ قسطلانی لکھتے ہیں:

ہمارے علماء نے فرمایا: آپ ﷺ کی زندگی اور وفات میں کوئی فرق نہیں، اپنی امت کو دیکھنے اور ان کے حالات، نیات، اور ارادے اور دل کی باتوں کو جاننے میں، یہ سب آپ پر ظاہر ہے، کوئی پوشیدگی نہیں۔ (المدخل ج ۱ ص ۲۵۲، مواہب لدنیہ مع شرح

marfat.com

زرقانی ج ۸ ص ۳۰۵) نوٹ شارح مواہب علامہ عبدالباقی زرقانی نے بھی اسے قائم رکھا ہے۔

معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کو ,,حاضر وناظر،، ماننا اہلسنّت کا مؤقف ہے۔

جبکہ دیوبندیوں اور غیر مقلدوہابیوں نے اسے شرک وکفر قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو!

فتاوی ثنائیہ ج ا ص ۳۶۴، اور اسی پر شرفیہ اور فتاوی نذیریہ ج ا ص ۲۸ پر ایسے عقیدہ والے کو مشرک، راس المشرکین، امام بنانا ناجائز، معاملہ ترک کرنا چاہئیے اور توحید وسنّت سے خارج قرار دیا ہے۔ اس مسئلہ کو دیوبندیوں نے بھی کفر وشرک کہا دیکھیئے ! گلدستہ توحید ص ۱۰۵، آنکھوں کی ٹھنڈک ۸۰، ۳۱، راہ سنّت ص ۸۷، جواہر القرآن ص ۷۷ از غلام خاں پنڈوی، جوان کے اہلسنّت سے خارج ہونے کی دلیل ہے۔

۱۴۔ جسمانی معراج

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

فحديث الاسراء اجمع عليه المسلمون واعرض عنه الزنادقة والملحدون. (تفسیر ابن کثیر ج ۴ ص ۱۱۶)

واقعہ اسراء پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے، صرف ملحد وزندیق لوگ اس کا انکار کرتے ہیں

امام نووی لکھتے ہیں: حق یہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو معراج جسمانی ہی کرایا گیا تھا، یہی مؤقف ہے اکثر لوگوں، اکابر سلف اور تمام متاخرین فقہا، محدثین اور متکلمین کا۔

(نووی بر مسلم ج ا ص ۹۱)

جسمانی معراج کا منکر بدعتی، گمراہ، گمراہ کن اور فاسق ہے دیکھئے! تفسیرات احمدیہ

marfat.com

ص ۵۹۳، شرح عقائد نسفی ص ۱۳۱، شرح فقہ اکبر ص ۱۳۵۔

نوٹ: محمد علی جانباز وہابی نے لکھا ہے:

''معراج جسمانی پر ہر چہار مذاہب کا اجماع ہے'' (معراج المصطفی ص ۴۹)

لیکن افسوس وہابیوں نے اس کا انکار کر کے اہلسنّت سے خود کو الگ کر دیا ملاحظہ ہو!

غیر مقلد عالم عنایت اللہ اثری نے لکھا ہے:

جبرائیل علیہ السلام کا چھت پھاڑ کر آنا خواب میں ہے، بیداری میں نہیں۔ (العطر البلیغ ص ۱۲۳)

مزید لکھا ہے: سینہ چاک کرنا بھی خواب میں ہے...... براق کے قدم اس کے قد و قامت کے مناسب ہوں تو بیداری میں اس کے قدم کا فاصلہ اس کے مناسب ہوتا ہے مگر یہاں غیر مناسب ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ خواب ہے بیداری نہیں۔

(ایضاً ص ۱۲۴)

یاد رہے وہابیوں کے ثقہ امام ,,خواجہ قاسم،، نے ,,حضرت عائشہ کو معراج کے جسمانی ہونے سے انکار تھا،، (تعویز اور دم ص ۱۷) کا جملہ لکھ کر صدیقہ کائنات رضی اللہ عنہا پر بہتان باندھا ہے۔ اور آپ کا نام لے کر جھوٹ بولا، یعنی اپنا عقیدہ انکے سر تھوپ دیا۔ العیاذ باللہ

marfat.com

۱۵۔ وسیلہ صالحین

علامہ عبدالغنی نابلسی لکھتے ہیں:

اعلم ان التوسّل الی اللّٰہ تعالٰی بالنبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وبا صحابہٖ والتابعین علیہم رضوان اللہ تعالٰی اجمعین امر جائز مشروع وھو نوع من الشفاعۃ وھی حق عند اھل السنۃ۔

(الحدیقۃ الندیہ ج۲ص۱۲۶)

جان لے! اللہ تعالی کی بارگاہ میں نبی کریم ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین (ودیگر نیک لوگوں) کا وسیلہ پیش کرنا جائز اور شرعاً درست ہے، یہ شفاعت کی ہی ایک قسم ہے اور اہلسنّت کے نزدیک حق (ودرست) ہے۔

یہی مضمون علامہ تقی الدین سبکی نے شفاء السقام ص۱۳۳، علامہ شامی نے فتاوی شامی ج۵ص۲۸۱ اور علامہ آلوسی نے تفسیر روح المعانی ج۶ص۱۲۶ پر لکھا ہے۔

جبکہ اس سنی مؤقف کے مقابلے میں غیر مقلد وہابی اور مماتی دیوبندی اسے شرک اور غلط بلکہ یہودیوں کا طریقہ قرار دیتے ہیں ملاحظہ ہو! عقیدہ مسلم ص۱۲۷، از یحیٰ گوندلوی وہابی، وسیلہ ص۴۳ از خواجہ قاسم وہابی، جواہر القرآن جلد دوم از غلام اللہ مماتی دیوبندی، وسیلہ کیا ہے؟ از عطاءُ اللہ بندیالوی دیوبندی۔

marfat.com

۱۶۔اہل قبور سنتے ہیں

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

یہ بات ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کو یہ تعلیم دی کہ جب اہل قبور کو سلام کہیں تو ایسے سلام کہیں جیسے مخاطب کو سلام کہا جاتا ہے۔پس سلام کہنے والا کہے،تم پر سلام ہو مومن قوم کے گھر والو!،اور یہ خطاب اس کو ہے جو سنتا اور جانتا ہے،اگر ان کو یہ خطاب نہ ہوتا تو معدوم اور جماد کے خطاب کی طرح ہوتے،سلف صالحین کا اس پر اجماع ہے۔اور تواتر کے ساتھ ان سے آثار مروی ہیں کہ جب کوئی زندہ میت کی زیارت کو حاضر ہوتا ہے تو وہ اسے پہچانتا بھی اور اس کی آمد پر خوشی محسوس کرتا ہے۔(تفسیر ابن کثیر ج۵ص ۹۵)

دیوبندیوں،وہابیوں کے پیشوا ابن قیم نے کتاب الروح ص ۵۴ پر بھی یہ مضمون لکھا ہے

وحید الزمان حیدر آبادی وہابی نے لکھا ہے:

محققین اہلحدیث کا مذہب یہ ہے کہ مردے زندوں کا کلام سنتے ہیں اور بے شمار حدیثیں،اس باب میں وارد ہیں۔(تیسیر الباری ج ۴ص ۴۰ونحوہ فی تیسیر الباری ج ۴ص ۴۲،۴۱،ج ۱ص ۸۰۲،۸۸۰،۶۷۷،۷۹۹،لغات الحدیث ج ۲ کتاب س ص ۱۶۶،ھدیۃ المھدی ص ۶۰)

اس کے مقابلے میں وہابیوں کے ''امام العصر احسان الٰہی ظہیر،، نے ,,سماع موتی،، کا مذاق اڑایا ہے۔ملاحظہ ہو!البریلویہ ص ۷۸ عربی ص ۱۱۸ مترجم۔

عبداللہ روپڑی نے انکار کیا ہے (سماع موتی ص ۱۳)

marfat.com

مماتی دیوبندیوں کا ردعمل بھی ایسا ہی ہے ان کی متعدد کتب اس پر گواہ ہیں۔

۱۷۔ کثرت صلوٰۃ

امام سخاوی لکھتے ہیں:

علامة اهل السنة كثرة الصلاة علىٰ رسول الله ﷺ۔

(القول البدیع ص۵۲)

اہلسنّت کی نشانی نبی کریم ﷺ پر کثرت سے صلوٰۃ پڑھنا ہے۔

فائدہ: یہی مضمون ص۴، ۳۴ اور ص۴۳ پر بھی ہے۔

یہی بات دیوبندیوں کے شیخ الحدیث، زکریا تبلیغی کاندھلوی نے فضائل درود شریف ص۹ اور فضائل اعمال یعنی تبلیغی نصاب ص۲۸۸ پر لکھی ہے۔

معلوم ہوا کہ کثرت سے صلوٰۃ پڑھنا اہلسنّت کا نشان ہے اور مختلف حیلے بہانے بنا کر اس سے روکنا اور چیں بجبیں ہونا اہل بدعت، بدمذہب لوگوں کی پہچان ہے۔

۱۸۔ تبرکات کی اہمیت

امام نسفی لکھتے ہیں:

يصلي فيه المسلمون ويتبركون بمكانهم

(تفسیر مدارک برحاشیہ خازن ج۳ص۲۰۶)

مسلمان اس (اصحاب کہف کی مسجد) میں نماز پڑھتے ہیں اور ان کی جگہ (مزار) سے برکت حاصل کرتے ہیں۔

marfat.com

یہی بات تفسیر مظہری جلد ۶ ص ۲۳ پر ہے۔اور تفسیر کبیر ج ۲۱ ص ۱۰۵ پر بھی یہ مسلمانوں کا ہی نظریہ لکھا گیا ہے۔

ادریس کاندھلوی دیوبندی نے معارف القرآن ج ۴ ص ۴۰۵، امین احسن اصلاحی دیوبندی نے تدبر القرآن ج ۴ ص ۵۷۵، غلام اللہ خان مماتی دیوبندی نے جواہر القرآن ج ۲ ص ۶۵۶ پر یہی لکھا ہے کہ مسلمانوں کا یہ مؤقف ہے کہ اصحاب کہف کی مسجد میں عبادت کریں گے اور ان کی جگہ سے برکت حاصل کریں گے۔

جس سے واضح ہے کہ اللہ والوں کی نسبت سے اشیاء برکت والی ہو جاتی ہیں اور انہیں متبرک سمجھ کر ان سے برکت حاصل کرنا مسلمانوں کا کام ہے۔

قاضی عیاض مالکی فرماتے ہیں:

ہر زمانے میں مسلمان، قبر نبوی کی زیارت اور آثار نبوی و آثار صحابہ سے برکت لینے کیلیئے مدینہ شریف جاتے رہے ہیں۔ (نووی بر مسلم ج ۱ ص ۸۴)

امام نووی لکھتے ہیں:

اس (حضور ﷺ کی حجامت کے وقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بالوں کو لینے والی) حدیث میں آثار صالحین سے برکت لینے کی دلیل ہے۔ اور اس بات کا بیان ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے آثار سے برکت حاصل کرتے تھے، جس برتن میں آپ اپنا مبارک ہاتھ ڈالتے اس سے بھی اور آپ کے مبارک بال سے بھی برکت حاصل کرتے۔ (نووی بر مسلم ج ۲ ص ۲۵۶)

یہی بات وحید الزمان حیدر آبادی نے مسلم مترجم ج ۶ ص ۳۷ پر، خواجہ قاسم نے تعویز اور

marfat.com

دم ص ۵۸، اور یحییٰ گوندلوی نے عقیدۂ مسلم ص ۲۹۷ پر لکھی ہے۔

جبکہ اس کے مقابلے میں وہابیوں نے اس کا انکار اور اسے تسلیم نہ کر کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر مسلمانوں کے راستہ کو چھوڑ دیا ہے۔ مثلاً دیکھیئے، عقیدۂ مسلم ص ۲۹۷ پر غیر انبیاء کے تبرکات کا انکار کیا ہے۔ تعویز اور دم ص ۵۸ پر برکت والی بات کو سراسر تجاہل عارفانہ لکھا ہے۔ اور ماہنامہ محدث لاہور ص ۲۵، دسمبر ۲۰۰۲ء بعد از وصال تبرکات کا انکار کیا گیا ہے۔

۱۹۔ قیام تعظیمی

امام نووی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

فیہ اکرام اهل الفضل و تلقیهم بالقیام لهم اذاقبلو اهکذااحتج به جماهیر العلماء لاستحباب القیام. (نووی بر مسلم ج ۲ ص ۹۵)

یعنی فضیلت (وعظمت) والے حضرات (علماء مشائخ) کی تعظیم اور جب وہ تشریف لائیں تو کھڑے ہونا درست ہے۔ جمہور علماء نے قیام (تعظیمی) کے استحباب پر استدلال کیا ہے۔

لیکن اس کے برعکس وہابی حضرات اس قیام کا انکار کرتے ہیں مثلاً

دیوبندیوں، وہابیوں کے مسلّم امام، اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے: کسی کی محض تعظیم کے واسطے اس کے روبرو ادب سے کھڑے رہنا انہیں کاموں میں سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تعظیم کے لیے ٹھہرائے ہیں، سو اور کسی لیئے نہ کیا چاہیئے۔ (تقویۃ الایمان ص ۷۰)

گویا یہ عمل ان کے نزدیک ”شرک“ ہے، جو مسلمانوں کے عمل کو شرک قرار دے وہ ہرگز

marfat.com

ہرگز اہلسنّت نہیں ہوسکتا، خواہ اپنا نام کچھ بھی رکھ لے۔

یحیٰی گوندلوی نے بھی اسے شرعاً ناپسندیدہ قرار دیا ہے۔ (عقیدۂ مسلم ص ۱۳۹)

عبدالغفور اثری نے بھی بالکل غیر اسلامی، قطعاً بدعت ممنوع اور حرام لکھا ہے۔

(السلام علیکم ص ۱۳۶ تا ۱۳۸)

۲۰۔ اولیاء سے مدد طلب کرنا

شاہ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں:

اس زمانہ میں ایک فرقہ پیدا ہوا ہے جو ان اولیاء اللہ سے استمداد کا منکر ہے جو دار فناء سے دار بقا کی طرف منتقل ہو گئے، یہ منکر ان کی بارگاہ میں توجہ کرنے والوں کو مشرک کہتے ہیں اور بت پرستوں میں شمار کرتے ہیں اور جو منہ میں آتا ہے بکتے ہیں۔

(اشعۃ اللمعات ج ۳ ص ۴۰۱)

واضح ہوگیا کہ اولیاء سے مدد طلب کرنے کو شرک کہنے والے بعد کی پیداوار ہیں۔

۲۱۔ رفع یدین واجب نہیں

امام یحیٰی بن شرف نووی نے لکھا ہے:

واجمعو اعلی انہ لا یجب شئی من الرفع۔

(نووی بر مسلم ج ۱ ص ۱۶۸)

اور تمام علماء کا اجماع ہے کہ رفع یدین کسی جگہ بھی واجب (لازم وضروری) نہیں۔

وہابیوں کے امام نواب صدیق حسن بھوپالوی نے شاہ رفیع الدین دہلوی کے حوالے سے

marfat.com

استناداً لکھا ہے:مع اتفاقهم لم يصح فيه امر استحباب ولا بيان فضيلة .

(الروضۃ الندیہ ج ا ص ۹۵)

یعنی علماء کا اتفاق ہے کہ رفع یدین کے متعلق کوئی ایک بھی ایسی صحیح حدیث نہیں جس میں اسے مستحب کہا گیا ہو یا اس کی فضیلت بیان کی گئی ہو۔

جبکہ غیر مقلد وہابی حضرات دن رات اسے فرض، واجب اور لازم قرار دیتے ہیں حتی کہ رفع یدین چھوڑنے والوں کی نمازوں کو ناقص و نامکمل بلکہ باطل قرار دیتے ہوئے بھی نہیں شرماتے۔ ملاحظہ ہو!

نور العینین ص ۲۴۳ از زبیر علیزئی، قرۃ العینین ص ۶۰ از نور حسین مستری، صلوۃ الرسول ص ۲۴۳، فتاوی اہلحدیث ج ا ص ۶۳ ۴ از عبداللہ روپڑی، التحقیق ص ۹۸،۸۸ از طالب الرحمان پنڈوی

معلوم ہوا کہ ان وہابیوں کا مؤقف ائمہ اہلسنّت کے مخالف ہونے کی وجہ سے مردود ہے

۲۲۔ ایصال ثواب

امام جلال الدین سیوطی لکھتے ہیں:

ونقل غير واحد الاجماع على ان الدعآء ينفع الميت

(شرح الصدور ص ۱۲۷)

اور بہت سے علماء نے اس پر اجماع نقل کیا ہے کہ دعا میت کو فائدہ دیتی ہے۔

marfat.com

علامہ ملا علی قاری لکھتے ہیں:

اتفق اھل السنة علی ان الاموات ینتفعون من سعی الاحیاء۔(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ)

اہلسنّت کا اس پر اتفاق ہے کہ مردوں کو زندوں کے عمل سے فائدہ پہنچتا ہے۔

یہی مضمون ہدایہ اولین ص ۲۹۶، شرح نقایہ ج اص ۲۳۱ ۷، شرح فقہ اکبر ص ۱۵۸، اور فتح القدیر شرح ہدایہ ج ۳ ص ۶۵، فتاوی شامی ج اص ۶۶۶ پر بھی ہے۔

وحید الزمان غیر مقلد نے ہدیۃ المھد ی ص ۱۰۷ اور ابن قیم نے کتاب الروح ص ۱۵۷ پر بھی یہی لکھا ہے۔

یعنی زندہ لوگ جو بھی نیک عمل کریں ان کے اس عمل سے فوت شدگان کو فائدہ اور نفع حاصل ہوتا ہے۔ مثلاً ایصال ثواب کے مختلف طریقے جن میں دوسرے تیسرے دن کی دعائے مغفرت (قل اور سوئم) ساتویں اور دسویں دن کی دعائے بخشش (ساتا اور دسواں) چالیسواں، چھ ماہ کے بعد، سالانہ اور گیارہویں و بارہویں (سیدنا غوث اعظم اور سیدنا ونبینا محمد رسول اللہ ﷺ کی خدمات میں نذرانہ محبت کے) پروگرام۔

ایسے ہی تلاوت قرآن، تسبیح تہلیل، استغفار، نوافل، نفلی، حج وغیرہ، علاوہ ازیں ہر نیک عمل کا ثواب۔ ان تمام امور کا تعلق زندوں کے عمل، سعی اور کوشش سے ہے۔

اور اس بات پر اتفاق ہے کہ زندوں کے ہر نیک عمل کا فائدہ میت کو پہنچتا ہے۔ اسی لیئے آج ہم اہلسنّت و جماعت (حنفی بریلوی) اس پر عمل پیرا ہیں۔

جبکہ دیوبندی وہابی اسے بدعت وغلط قرار دیتے نہیں تھکتے، جس سے واضح ہے کہ ان کا یہ

marfat.com

ردعمل اور تردیدی کوشش سراسر اہلسنت کے اجماعی واتفاقی مؤقف کے مخالف ہیں۔ پھر بھی ان لوگوں کا خود کو اہلسنّت اور اصلی اہلسنّت کہلانا دھوکہ نہیں تو کیا ہے؟

۲۳۔تقلید کا اثبات

علامہ ابن البر مالکی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وقداجمع المسلمون علی جواز قبول الواحد السائل المستفتی لما یخبرہ بہ العالم الواحد اذا استفتاہ فیما لا یعلمہ۔ (التمہید ج۱ص۲)

مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ جب ایک سائل وفتوی پوچھنے والا کسی ایک عالم سے معلوم کرے اور اس کا جواب دے تو اسے قبول کرنا درست ہے۔

کسی ایک یعنی عالم کی رائے کو قبول کرنے پر اجماع ہے اور یہی تقلید ہے مزید ملاحظہ ہو!

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی لکھتے ہیں:

الناس لم یزالوا من الصحابۃالی ان ظہرت المذاہب الاربعۃ یقلدون من اتفق من العلماء من غیر نکیر یعتبر انکارہ ولو کان ذلک باطلا لانکروہ......الخ (عقدالجید ص۲۹)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ سے لے کر مذاہب اربعہ کے ظہور تک لوگ علماء کرام میں سے جس سے بھی کوئی متفق ہوتا برابر تقلید کرتے رہے ہیں اور بغیر کسی قابل اعتبار انکار کے یہ سلسلہ چلتا رہا ہے، اگر تقلید باطل ہوتی تو وہ اس کا ضرور انکار کرتے۔

مزید لکھا ہے: چوتھی صدی میں ایک معین مذہب کی تقلید خاص پر اجماع واتفاق ہو گیا تھا

(حجۃ اللہ البالغہ ج۱ص۱۵۲)

marfat.com

مولانا فقیر محمد جہلمی نے بھی تفسیر مظہری کے حوالے سے لکھا ہے کہ فرقہ ناجیہ اہل سنّت و جماعت چار مذاہب، حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی پر جمع ہوا ہے۔ اور جو شخص ان چار مذاہب سے خارج ہے وہ اہل بدعت و نار ہے۔ (حدائق الحنفیہ ص ۱۵،۱۶)

صاحب فتاوی سعدیہ نے بھی اپنی کتاب کے ص ۲ پر یہ قول درج کیا ہے۔

شاہ ولی اللہ مزید لکھتے ہیں: دوسری صدی کے بعد لوگوں میں معین مجتہدین کا مذہب اختیار کرنا ظاہر ہوا اور اس وقت ایسے لوگ بہت ہی کم تھے جو معین مجتہد کے مذہب پر اعتماد نہ کرتے ہوں اور اس وقت مذہب معین کی پابندی ہی واجب تھی۔

(انصاف ص ۵۹)

اس عبارت کی توضیح کے لیے درج ذیل عبارت ملاحظہ فرمائیں تا کہ اخذ نتیجہ میں آسانی رہے۔ فرماتے ہیں: جان لو کہ لوگ (مسلمان) پہلی اور دوسری صدی میں کسی معین مذہب کی تقلید پر مجتمع نہ تھے۔ (انصاف ص ۵۹ اردو، عربی)

منکرین تقلید ان عبارات سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ چوتھی صدی تک تقلید کا کوئی وجود ہی نہیں تھا۔ حالانکہ یہ شاہ صاحب پر بہتان بھی ہے اور جھوٹ بھی، کیونکہ بات یہ ہو رہی ہے ,,مذہب معیّن،، اور ,,امام معیّن،، کی تقلید کی، رہی بات کہ کیا ابتداً تقلید تھی یا نہیں تو حضرت شاہ صاحب کی سب سے پہلی عبارت میں دوٹوک اس بات کی وضاحت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مبارک دور سے لے کر اس وقت تک کوئی دور اور زمانہ ایسا نہیں گزرا کہ جس میں تقلید نہ کی گئی ہو۔ اس طرح تقلید پر اہل اسلام کا اجماع و اتفاق ثابت ہوتا ہے۔

marfat.com

باقی رہی بات مذہب معین اور امام معین کی تقلید کی تو اس کے متعلق عرض ہے کہ حقیقت تقلید پہلی چاروں صدیوں میں بھی موجود تھی لیکن زیادہ تر متفرق، اور جب دیگر مذاہب مرتب ومدّون نہ ہونے کی بناء پر مٹ گئے اور چاروں مذاہب (حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی) ہی باقی رہ گئے تو مسلمان ان چاروں کی تقلید پر متفق ومتحد ہو گئے، اور ہر کوئی کسی نہ کسی مذہب کا مقلد و پابند ہو گیا۔ **والحمد لله علىٰ ذلک۔**

علامہ ابن خلدون نے اسی جانب اشارہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

ووقف التقليد فی الامصار عند هٰولاء الاربعة......الخ۔

(مقدمہ ابن خلدون ص ۴۴۸ کتاب نمبر ا باب نمبر ۶ فصل نمبر ۷ مطبوعہ مکتبہ تجاریہ کبریٰ مصر)

اور (تمام) شہروں (کے مسلمانوں) میں ان چاروں مذاہب پر تقلید ٹھہر گئی۔

یعنی اس وقت تمام مسلمانوں کا اس تقلید پر اجماع ہو گیا۔

پھر شاہ ولی اللہ دہلوی ہی دوٹوک لکھتے ہیں:

اور ان آخری زمانوں میں سوائے ان مذاہب اربعہ کے اور کوئی مذہب اس صفت پر (مدّون، مرتّب اور مشہور) نہیں ہے۔ (عقد الجید ص ۳۱، ۳۲)

مزید کہتے ہیں: جب ان چار مذہبوں کے علاوہ دیگر مذاہب حقہ مٹ گئے تو ان (چاروں) کی اتباع ہی سواد اعظم (جنتی جماعت) کی اتباع ہو گی اور ان سے خروج (وعلیحدگی) سواد اعظم سے خروج (وعلیحدگی) ہو گی۔ (ایضاً ص ۳۸)

معلوم ہوا کہ اس بات پر مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی ہونا درست ہے، اور چاروں مذاہب کی تقلید صحیح ہے، ان مذاہب کے پیروکار اہلسنّت ہیں، جو ان کے

marfat.com

عقائد ونظریات سے الگ ہوا وہ اہلسنّت، اہل حق اور جنّتی جماعت سے نکل گیا۔

علامہ تاج الدین سبکی لکھتے ہیں:

تعریف کے لائق اللہ تعالیٰ ہے .یہ چاروں مذاہب عقائد میں ایک ہی ہیں۔(معید النعم ومبید النقم ص۲۲مصر)

معلوم ہوا کہ چاروں مذاہب عقائد ونظریات میں متفق ہیں، مخالفین کا اس سلسلہ میں شور وغوغا صرف ضد، عناد اور تعصب پر مبنی ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں۔

علامہ عبدالرؤف مناوی، حافظ ذہبی سے ناقل ہیں: جو مجتہد نہ ہو اس پہ کسی مذہب معین کی تقلید واجب ہے...... ائمہ اربعہ کے علاوہ کسی اور کی تقلید ناجائز ہے اس لیے کہ مذاہب اربعہ مدوّن ہو کر پھیل چکے ہیں۔

(فیض القدیر ج اص ۲۱۰ تحت حدیث اختلاف امتی رحمۃ)

اعتراف حقیقت

یہ ایک ایسی حقیقت ہے کہ جس کا اعتراف خود غیر مقلدین کے معتبر ومستند علماء کو بھی ہے ملاحظہ ہو!

☆......ان کے ,,شیخ الکل،، نذیر حسین دہلوی نے شاہ ولی اللہ دہلوی کی عبارت کہ ,,چاروں مذاہب کی اتباع سواد اعظم کی اتباع ہو گی اور ان سے خروج سواد اعظم سے خروج ہوگا،، کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ,,اگر اس حصر کو عادی اور اکثری کہیں تو مسلم الثبوت ہے،، (معیار الحق ص ۴۴)

اپنی بات کی وضاحت کرتے ہوئے وہ خود ہی لکھتے ہیں:

marfat.com

,,اور معنی عادی اکثری کے یہ ہیں کہ فی الواقع تو بموجب حکم خدا و رسول کے سب اہلسنّت کے مقتداء صحابہ اور تابعین اور مجتہدین ائمہ اربعہ اور سوائے ان کے اور مقلدین ان کے فرقہ ناجیہ میں داخل تھے۔لاکن آج کے دن عادت ایسی ہوگئی ہے کہ سوائے مذاہب اربعہ کے کوئی نہیں رہا اور روایت بھی کسی مذہب کی سوائے مذاہب اربعہ کے اکثر کو نہیں ملتی۔(معیار الحق ص ۴۵)

معلوم ہوا کہ حصر عادی و اکثری کی وجہ سے جنتی جماعت صرف مذاہب اربعہ میں منحصر ہے اور باقی لوگ ہلاکت وتباہی کے دھانے پر کھڑے ہیں۔

☆......محمد اسماعیل سلفی وہابی آف گوجرانوالہ نے لکھا ہے:

,,چوتھی صدی کے بعد تقلید کا رجحان عام ہوگیا،،۔

(پیش لفظ معیار الحق ص س)

معلوم ہوا کہ تقلید عام ,,اور جمھور،، مسلمانوں کا معمول ہے۔

☆......وہابیوں کے ایک بزرگ نے خطبۂ صدارت دیتے ہوئے کہا:

اہلسنّت و جماعت کا ہر فرقہ یعنی حنابلہ،شوافع ،موالک،احناف الخ،،

(ہفت روزہ الاعتصام لاہور،۱۹،۱۱ اکتوبر ۱۹۵۶ء)

یعنی حنفی ،شافعی ، مالکی اور حنبلی فقہ کے مقلد سب اہلسنّت ہیں۔ یہ چاروں مذاہب کے پیروکار ,,مقلد،، ہیں۔تو تقلید پر اہلسنّت کا اجماع ہوا اور اس اجماع کے منکر اہلسنّت سے خارج ہی متصور ہوں گے۔

☆......ابن تیمیہ نے حقیقت کا اعتراف یوں کیا ہے:

marfat.com

اذ الحق لا يخرج عن هذا الاربعة فى عامة الشريعة......الخ۔ (فتاوی ابن تیمیہ ج ۲ ص ۲۱۹ مختصر الفتاوی المصریہ ص ۶۱)

عام مسائل شرعیہ میں حق ان چار مذہبوں سے خارج نہیں ہے۔ بلکہ اکثر و بیشتر اور عموماً حق انہی چار مذاہب میں دائر و موجود ہے۔

دوسرے مذاہب کا ذکر کر کے لکھا ہے:

پھر ان (ائمہ) کے مذاہب ائمہ معتبر (چاروں اماموں) کے مذاہب میں ہی درج ہو گئے ہیں

یعنی یہ چاروں مذاہب ہی باقی مذاہب کے نمائندگان و ترجمان ہیں۔

مزید کہا ہے: بلاشبہ حق ان مذاہب سے خارج نہیں کیونکہ یہی حضرات راہنما ہیں اور اس امت کے ارباب مذاہب ہیں۔ (نقض المنطق ص ۱۴۶)

☆......نواب صدیق حسن خان نے لکھا ہے:

فلا تجد احدامن الائمة الا وهو مقلدمن هو اعلم منه فى بعض الاحكام (الجنة ص ۶۸)

ائمہ کرام میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ملے گا جو بعض مسائل میں اپنے سے کسی بڑے عالم کی تقلید نہ کرتا ہو۔ گویا تقلید پر تمام ائمہ اسلام کا اتفاق و اجماع ہے۔

☆......نواب صدیق حسن کے بیٹے نواب نور الحسن بھوپالوی نے لکھا ہے:

وحق دائر است درمذاهب اهل سنّت وجماعت (النہج المقبول ص ۱۱)

اور حق مذاہب اہلسنّت و جماعت میں دائر ہے۔

marfat.com

☆......وہابیوں کے ,,شیخ الاسلام،، ثناءاللہ امرتسری نے بھی ,,نعرۂ حق،، یوں لگایا ہے ,,۸۰(اسی) سال پہلے قریباً سب مسلمان اسی خیال کے تھے جن کو آج کل بریلوی حنفی خیال کیا جاتا ہے۔(شمع توحید ص ۴۰ مطبوعہ سرگودھا، ص ۵۳ مکتبہ عزیزیہ لاہور)

اس عبارت میں ''سب'' اور ''حنفی بریلوی،، کے جملے اس حقیقت کو ماننے کے لیے کافی ہیں کہ ترک تقلید اور جدید عقائد، کا آغاز انگریز کے منحوس قدم آنے کے بعد ہوا تھا۔ ورنہ اس سے قبل تمام مسلمانوں کا تقلید اور فقہ حنفی (اور کچھ کا دیگر مذاہب ثلاثہ) اپنانے پر اجماع تھا۔ والحمد للہ علیٰ ذلک

وہابیوں کی تحریف وخیانت

یاد رہے کہ وہابیوں کے ,,مکتبہ قدوسیہ لاہور اور مکتبہ اہلحدیث ٹرسٹ کراچی'' نے امرتسری کی مذکور کتاب ,,شمع توحید،، سے اس عبارت کو کاٹ کر تحریف وخیانت کا ارتکاب کیا ہے جس سے وہ حقیقت پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرنا چاہتے ہیں، لیکن انہیں علم ہونا چاہیئے کہ

؎ حقیقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے

نتیجہ گفتگو:

مذکورہ گفتگو سے نتیجہ نکلا کہ:

☆......صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے آج تک مطلق تقلید پر اجماع رہا ہے۔

☆......مذہب معین، امام معین یعنی تقلید شخصی پر بھی چوتھی صدی کے مسلمانوں کا اتفاق و اجماع ہے۔ گویا اس کا انکار اجماع کا انکار ہے

marfat.com

☆......حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی فقہ میں سے کسی ایک کی تقلید درست ہے۔

☆......چاروں ائمہ میں سے کسی ایک کی طرف منسوب ہونا صحیح ہے۔

☆......حق اہلسنّت کے چاروں مذاہب میں دائر ہے۔

☆......چاروں مذاہب کی پیروی ناجی جماعت کی پیروی ہے اوران سے خروج جنتی جماعت سے خروج ہے۔

☆......مقلدین کے مذاہب ہی مدون و مرتب ہیں، باقی نہیں۔

☆......آج روایت (حدیث) بھی صرف مقلدین کی ہی ملتی ہے، دوسروں کی نہیں۔

☆......اہلسنت صرف وہ لوگ ہیں جن کا مسلک عقیدہ کی درستگی کے بعد تقلید کی حمایت ہے۔

لہٰذا وہابی، غیر مقلد، نجدی حضرات مقلدین کو کافر، مشرک، بدعتی اور جہنمی قرار دے کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر مسلمانوں کے طریقے سے ہٹ چکے ہیں۔ان کا خود کو ,,اصلی اہلسنّت،، وغیرہ کہنا سراسر دھوکہ وفریب ہے۔تقلید اور مقلدین کے رد میں ان کی کتابوں اور خطابات کی ایک لمبی فہرست ہے، جوانہیں اہلسنّت سے خارج کر دیتی ہے

۲۴۔وما اھل بہٖ لغیر اللہ کا مفہوم

گیارہویں، بارہویں اور بزرگوں کی طرف منسوب اشیاء کو حرام قرار دیتے ہوئے قرآن کے درج بالا جملے کا یہ معنٰی کر دیا جاتا ہے کہ ,,ہر وہ چیز جس پر غیر اللہ کا نام آئے وہ حرام ہو جاتی ہے،، حالانکہ اس جملے کا یہ معنٰی کرنے سے دنیا کی کوئی چیز حتٰی کہ یہ ترجمہ کرنے والوں کی اپنی ذوات واشیاء بھی حرام ہونے سے نہیں بچتیں۔اور وہ خود بھی اس فتوی کی

marfat.com

زد میں آجاتے ہیں، جبکہ اس کا یہ ترجمہ ہی درست نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ

امام ابوبکر الجصاص اس کا معنٰی کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

لاخلاف بین المسلمین ان المراد بہٖ الذبیحۃ اذا اھل بھا لغیر اللہ عند الذبح (احکام القرآن جلد اوّل ص ۱۲۶، ۱۲۵)

مسلمان اس بات پر متفق ہیں کہ اس سے مراد وہ ذبیحہ (جانور) ہے جس پر ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام لیا جائے۔

یعنی جانور ذبح کرتے وقت ,,بسم اللہ واللہ اکبر،، کی جگہ غیر اللہ کا نام لینا مراد ہے۔ اس کا یہ معنٰی نہیں کہ جس چیز پر بھی غیر اللہ کا نام آئے وہ حرام ہو جاتی ہے۔

اس جملے کا یہی معنٰی ہونے پر ہمارے پاس اسلاف مفسرین کی عبارات کی ایک طویل فہرست ہے جو اس بات کی غماز ہے کہ آیت کا واقعی یہ معنٰی ہونے پر مسلمانوں کا اتفاق چلا آرہا ہے۔

اس ,,راہ اہلسنّت،، سے عدول کرتے ہوئے دیوبندی اور وہابی حضرات کے پیشوا اسماعیل دہلوی نے لکھ مارا کہ:

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جانور کسی مخلوق کے نام کا نہ ٹھہرایئے، اور وہ جانور حرام اور ناپاک ...... پھر کوئی جانور ہو، مرغی یا اونٹ کسی مخلوق کے نام کا کر دیجئے، ولی کا یا نبی کا، باپ کا یا دادے کا، بھوت کا یا پری کا، وہ سب حرام ہے اور ناپاک، اور کرنے والے پر شرک ثابت ہو جاتا ہے۔ (تقویۃ الایمان ص ۶۷)

یہ فتوٰی جہاں ,,مسلمانوں کے مؤقف،، کے خلاف ہے، وہاں عمومی طرز عمل کے بھی

marfat.com

مخالف ہے کیونکہ مسلمانوں میں رواج ہے کہ وہ کہتے ہیں: میری گائے، تیری بھینس، خالد کی بھیڑ، زید کی مرغی، عمرو کا اونٹ وغیرہ تو وہابیوں دیوبندیوں نے ایسے جانوروں کو ناپاک اور تمام لوگوں کو مشرک بنادیا ہے۔ معاذاللہ

۲۵۔ بیس تراویح

امام نووی لکھتے ہیں:

صلوۃ التراویح سنّۃ باتفاق العلمآء وھی عشرون رکعۃ۔

(الاذکار ص۱۵۶)

علماء (اہلسنّت) کا اتفاق ہے کہ تراویح بیس رکعت ہیں۔

علاوہ ازیں علامہ کاسانی نے بدائع الصنائع جلداوّل ص۶۴۴، ملاعلی قاری نے مرقاۃ جلد ۳ص۱۹۴، اور شرح النقایہ ص۲۴۱پر اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم کا قول کیا ہے۔

یہی مضمون عمدۃ القاری ج۱۱ص۱۲۷، المغنی لابن قدامۃ ج۱ص۴۵، ارشاد الساری شرح بخاری ج۳ص۵۱۵، اتحاف السادۃ المتقین ج۳ص۷۰۰، ترمذی ج۱ص۹۹، ماثبت بالسنۃ ص۲۶۴، بدایۃ المجتہد ج۱ص۱۹۲، فتاوٰی عزیزی ج۱ص۱۲۰ فارسی مترجم ص۴۵۳پر بھی موجود ہے

نوٹ: خود وہابی حضرات کے معتبر علماء یعنی ابن تیمیہ نے، فتاوی ابن تیمیہ ج۲۳ ص۱۱۲جدید، نواب صدیق نے عون الباری ج۳ص۳۰۷، وبدور الاھلہ ص۸۳عبداللہ روپڑی نے فتاوی اہلحدیث ج۱ص۶۶۴ غلام رسول قلعوی نے رسالہ تراویح پر صحابہ کرام

marfat.com

رضی اللہ عنہم اور علماء اسلام وجمھور کا موٴقف بیس تراویح ہی لکھا ہے۔

بلکہ غلام رسول آف قلعہ مینہاں سنگھ نے تو صاف صاف لکھا ہے کہ: حضراتِ صحابہ کرام، تابعین، ائمہ اربعہ اور مسلمانوں کی کثیر جماعت کا عمل جو دور فاروقی سے لے کر آج تک مشرق ومغرب میں جاری وساری ہے وہ (وتر سمیت) تیئس رکعت (تراویح) ہے۔ ملاحظہ ہو! (رسالہ تراویح)

جس سے واضح ہے کہ اہلسنّت کا موٴقف بیس تراویح کا ہے۔ اور جو لوگ اس کے مخالف ہیں ان کا طریقہ اہلسنّت سے مختلف اور ان کا موٴقف باطل ومردود ہے۔

مزید تفصیل کے لیے ہماری کتاب ,,دروس القرآن،، دیکھیئے!

۲۶۔ تین طلاقیں

شارح بخاری امام بدرالدین عینی لکھتے ہیں:

جمہور علماء تابعین اور ان کے بعد کے علماء جن میں امام اوزاعی، امام ابراہیم نخعی، امام سفیان ثوری، امام ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب، امام مالک اور ان کے اصحاب، امام شافعی اور ان کے اصحاب، امام احمد بن حنبل اور ان کے اصحاب، امام اسحاق، امام ابو ثور، امام ابوعبید اور دیگر بہت کثیر در کثیر علماء وائمہ دین وفقہاء، ان سب کا مذہب یہ ہے کہ جس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں تو یہ تینوں واقع ہو جائیں گی۔

(عمدۃ القاری ج ۲۰ ص ۲۳۳، بیروت)

یہی بات امام نووی نے نووی بر مسلم ج ۱ ص ۴۷۸، قاضی ابن رشد مالکی نے بدایۃ المجتھد ج ۲ ص ۴۶، علامہ زحیلی نے الفقہ الاسلامی وادلتہ ج ۷ ص ۳۹۱ پر لکھی ہے۔

marfat.com

وہابیوں کے شرف الدین دہلوی نے تسلیم کیا ہے کہ صحابہ وتابعین سے لے کر سات سو سال تک کے سلف صالحین ومحدثین کا یہی مؤقف تھا، ابن تیمیہ نے ساتویں صدی ہجری کے اخیر یا اوائل آٹھویں صدی میں تین طلاقوں کو ایک قرار دیا تو اس وقت کے علمائے اسلام نے سخت مخالفت کی تھی۔ (شرفیہ برفتاوی ثنائیہ ج ۲ ص ۲۲۰ تا ۲۱۷)

سعودی وہابیوں کے مصنف سلیمان بن سحمان نجدی نے اپنی کتاب ,,الهدیۃ السنیہ،، میں لکھا ہے کہ ائمہ اربعہ کا بھی یہی مؤقف ہے۔

اسماعیل غزنوی وہابی نے اس کتاب کے ترجمہ بنام ,,تحفہ وہابیہ،، کے ص ۷۳،۷۲ پر اس کو برقرار رکھ کر اس کی حمایت کی ہے۔

واضح ہوگیا کہ خیر القرون (صحابہ کرام وتابعین اور تبع تابعین کے زمانوں) سے لے کر آج تک جمہور اہل اسلام کا مؤقف یہی ہے کہ تین طلاقیں تین ہی ہوتی ہیں۔ اب وہابیوں کا تین طلاقوں کو ایک قرار دینا اور اس پر کتابیں لکھنا، سراسر غلط اور طریقہ اہلسنت کی مخالفت ہے۔

۲۷۔ ضعیف حدیث کا اعتبار

علامہ محی الدین یحیی بن شرف النووی نے لکھا ہے:

وقد اتفق العلماء علی جواز العمل بالحدیث الضعیف فی فضائل الاعمال۔ (اربعین نووی ص ۴)

اور تحقیق علماء (اسلام) کا اتفاق ہے کہ فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل جائز ہے یہی مضمون مقدمہ مشکوٰۃ ص ۷، ۶ نووی بر مسلم ج ۱ ص ۲۱، الاذکار للنووی ص ۵، تطہیر

marfat.com

الجنان واللسان ص ۱۳، لابن حجر مکی، تدریب الراوی ص ۲۹۸ للسیوطی، الکفایہ فی علم الروایہ ص ۱۳۳ اللبغدادی، فتح المغیث ج ۱ ص ۳۳۴، ۳۳۲ للسخاوی، موضوعات کبریٰ ص ۳۱، ۲۰۹، موضوعات کبیر ص ۵۱، ۳۴۸، مترجم لعلی للقاری۔

یہی بات وہابیوں کے عبداللہ روپڑی نے فتاوی اہلحدیث ج ۱ ص ۲۷۸ پر اور نواب صدیق حسن خاں نے دلیل الطالب ص ۸۸۹ پر لکھی۔

میاں غلام رسول قلعوی نے لکھا ہے: ائمہ اسلام کا اجماع واتفاق ہے کہ فضائل میں ضعیف حدیث پر عمل کرنا جائز ہے۔ (رسالہ تراویح ص ۲۴ مترجم)

عبدالغفور اثری نے لکھا ہے:

علماء محدثین کرام وفقہاء عظام وغیرہم نے فرمایا کہ جائز اور مستحب ہے کہ فضائل اعمال اور ترغیب وترہیب میں ضعیف حدیث پر عمل کیا جائے۔

(احسن الکلام ص ۴۴)

بشیر الرحمان سلفی نے لکھا ہے:

حق یہ ہے کہ تمام ائمہ ھدیٰ نے احادیث ضعاف کو معرض استدلال میں دلیل بنایا ہے (الدعا ص ۲۷)

عبدالرحمٰن عثمانی نے لکھا ہے:

ائمہ کرام، محدثین اہل علم کے نزدیک ضعیف سے مراد یہ ہے کہ وہ بھی صحیح روایات کی اقسام میں حسن کا درجہ رکھتی ہیں۔یعنی آئمہ دین میں سے کوئی بھی اہلحدیث امام اس مسئلے میں اس مؤقف اور اصول کا مخالف نہیں ہے...... جمہور نے اپنی اپنی

marfat.com

تصانیف میں ضعیف سے استدلال کیا ہے......تمام محدثین، اہل علم، اہل فن، ائمہ حدیث نے استدلال کے لیے ضعیف روایات بیان کی ہیں......اجماع امت سے انحراف بھی کفر ہے۔(فرض نماز کے بعد دعا کی اہمیّت ص ۵۹ تا ۶۱)

معلوم ہوا کہ فضائل اعمال، ترغیب وترہیب اور مواعظ ومناقب میں ضعیف حدیث سے استدلال جائز ہونے پر اجماع ہے۔

وہابیوں کے ضعیف حدیث سے استدلال پر ایک طویل فہرست کے لیے ,,ہماری کتب تحقیقی محاسبہ،، ص ۴۵ تا ۵۵، ,,محققانہ فیصلہ،، ص ۵۲ تا ۵۳ اور زیر طبع کتاب " مطالعہ وہابیت" ملاحظہ فرمائیں!

اس کے برعکس زبیر علیزئی نے اپنے ہر شمارہ الحدیث کے آخر میں لکھ رکھا ہے:

,,ضعیف ومردود روایات سے کلی اجتناب،،

اس سے واضح ہے کہ ان لوگوں کا راستہ اہلسنّت اور اجماع امت کے سراسر مخالف ہے۔ بایں ہمہ زبیر علیزئی کا ,,ہمارا عزم،، کے عنوان کے تحت یہ لکھنا:

قرآن وحدیث اور اجماع کی برتری، سلف صالحین کے متفقہ فہم کا پرچار، صحابہ، تابعین، تبع تابعین، محدثین اور تمام ائمہ کرام سے محبت،، (آخر ہر شمارہ الحدیث حضرو)

سوائے دھوکہ وفریب کے کچھ نہیں۔

marfat.com

۲۸۔ جنازہ آہستہ پڑھنا

امام یحییٰ بن شرف نووی نے لکھا ہے:

جمہور کا مؤقف ہے کہ جنازہ آہستہ پڑھنا چاہیئے ۔ (نووی بر مسلم ج ا ص ۳۱۱)

علامہ ابن قدامہ نے لکھا ہے:

جنازہ آہستہ پڑھنا چاہیئے ، ہمارے علم میں کسی صاحب علم نے اس میں اختلاف نہیں کیا۔ (المغنی ج ۲ ص ۴۸۶)

نذیر حسین دہلوی نے فتاوی نذیریہ ج ا ص ۶۶۴ ،عبدالرحمٰن مبارک پوری نے فتاوی علمائے حدیث ج ۵ ص ۱۰۷، ۱۵۲،شمس الحق عظیم آبادی نے عون المعبود ج ۳ ص ۱۸۹، قاضی شوکانی نے نیل الاوطار ج ۴ ص ۶۶ ، احمد عبدالرحمٰن ساعاتی نے بلوغ الامانی ج ۷ ص ۲۴۳، خالد گرجاکھی نے صلوۃ النبی ص ۳۹۴ ،عبد اللہ فیروز پوری نے احکام جنائز ص ۱۸۷، ۱۸۸، پر جمہور و اکثر علماء اسلام کا مؤقف جنازہ آہستہ پڑھنا بتایا ہے۔

جبکہ اس کے برعکس وہابی حضرات جنازہ بلند آواز سے پڑھتے ہیں ،اور اس پر فخر کرتے ہیں، امام اونچی آواز سے دعائیں مانگتا ہے اور مقتدی آمین آمین کہتے ہیں، یہ سارے کا سارا عمل غلط اور امت کے اتفاقی مؤقف کے مخالف ہے۔

marfat.com

۲۹۔ جشن میلاد

شارح بخاری علامہ احمد قسطلانی فرماتے ہیں:

نبی کریم ﷺ کے میلاد کے مہینہ (ربیع الاول) میں اہل اسلام ہمیشہ سے محفل میلاد منعقد کرتے رہے ہیں، دعوت کا اہتمام کرتے اور میلاد کی راتوں میں صدقہ وخیرات کرتے ہیں، خوشی اور مسرّت کا اظہار کرتے ہیں اور نیکیوں کی زیادتی کرتے ہیں، میلاد شریف پڑھتے اور میلاد شریف کی برکات سے ان پر اللہ تعالیٰ کا فضل عام ہوتا ہے۔ (المواہب اللدنیہ ج ا ص ۲۷)

اس بات کی تائید علامہ حسین بن محمد دیار بکری نے تاریخ الخمیس ج ا ص ۲۲۳، علامہ ابن عابدین شامی نے شرح المولد لابن حجر (جواہر البحار ج ۳ ص ۳۳۸)، ملا علی قاری نے المورد الروی ص ۲۶، شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے ماثبت بالسنہ ص ۶۰ پر فرمائی ہے۔

ثابت ہوا کہ اہل اسلام محفل میلاد اور جشن میلاد ہمیشہ سے کرتے رہے ہیں اور علماء اسلام واکابرین اہلسنّت نے اس پر متعدد کتب بھی تصنیف کی ہیں۔

تفصیل کے لیے ہماری کتاب ,,آؤ میلاد منائیں،، اور ''جشن میلاد النبی ﷺ'' دیکھیئے!

وہابیوں کے مفسر قرآن ,,صلاح الدین یوسف نے بھی تسلیم کیا ہے کہ جشن میلاد مسلمانوں کا معمول ہے۔ (عید میلاد کی تاریخی وشرعی حیثیت ص ۱۵)

جبکہ دیوبندی، وہابی مسلمانوں کے اس راستے کی مخالفت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

رشید احمد گنگوہی دیوبندی ,,انعقاد مجلس مولود بہر حال ناجائز ہے،،۔ (فتاوی رشیدیہ ص ۱۳۰)

سرفراز گکھڑوی دیوبندی: محفل میلاد اور مجلس میلاد بدعت ہے (راہ سنت ص ۱۶۱، ملخصاً)

marfat.com

اسماعیل سلفی وہابی: جشن میلاد کو لعنت قرار دیا (معاذ اللہ)۔ (فتاوی سلفیہ ص ۱۹)

صلاح الدین یوسف: یہ سارا انداز غیر اسلامی ہے۔ (عید میلاد ص ۵)

معلوم ہوا کہ وہابی اور دیوبندی حضرات کا جشن میلاد اور محفل میلاد کیخلاف اقدامات اور مذکورہ فتاوی جات مسلمانوں کے عمل کیخلاف ہیں، جس سے ان کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔

۳۰۔ قبر کے پاس تلاوت

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے شاگرد حضرت امام شعبی فرماتے ہیں:

كانت الانصار اذامات لهم ميت اختلفو االى قبره يقراؤن عنده القرآن. (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۳ ص ۲۳۶، شرح الصدور ص ۱۳۰، التذکرہ للقرطبی ص ۸۰ بمعناہ)

یعنی انصار (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کا معمول تھا کہ وہ اپنے فوت شدہ لوگوں کی قبر پر جا کر قرآن کی تلاوت کرتے تھے۔

امام نووی فرماتے ہیں:

استحب العلماء قراة القرآن عند القبر۔

(نووی بر مسلم ص ج ۱ ص ۱۴۱)

علماء نے قبر کے پاس تلاوت قرآن کو مستحب فرمایا ہے۔

جبکہ مخالفین اسے بدعت قرار دیتے ہیں ملاحظہ ہو! دین الباطل ج ۲ ص ۲۶۵ از داؤد ارشد نجدی وہابی۔

marfat.com

۳۱۔صاحب قبر کو پکارنا

علامہ شامی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

اہل سنّت کے نزدیک یہ حدیث ,,لقنوا موتاکم،، اپنے حقیقی معنیٰ پر محمول ہے اور حضور علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے دفن کے بعد تلقین کرنے کا حکم دیا، پس قبر پر کہے اے فلاں کے بیٹے فلاں! تو اس دین کو یاد کر جس پر تو تھا (ردالمحتار ج۱ص۶۲۹،۶۲۸)

معلوم ہوا کہ اہلسنّت کے نزدیک صاحب قبر کو پکارنا شرک نہیں، جبکہ دیوبندی، وہابی اسے شرک بتا کر زمرہ اہلسنّت سے نکل رہے ہیں۔

۳۲۔قبر پر پھول

شاہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں:

(قبر پر دو شاخیں گاڑنے والی) اس حدیث سے ایک جماعت نے دلیل پکڑی ہے کہ قبروں پر سبزہ، پھول اور خوشبو ڈالنا جائز ہے۔

(اشعۃ اللمعات ج ا باب آداب الخلاء)

☆......علامہ شامی نے اپنے دور کے مسلمانوں کے اس معمول کا ذکر کیا ہے۔

(ردالمختار ج اص ۶۶۸)

☆......یہی مضمون حضرت ملا علی قاری نے مرقات شرح مشکوٰۃ باب آداب الخلاء فصل اول میں بھی لکھا ہے۔

☆......شاہ عبدالعزیز دہلوی نے بھی حمایت کی ہے۔فتاوی عزیزی ص ۱۷۳ مترجم،

marfat.com

ص ۹۷ فارسی۔

☆......انور شاہ دیوبندی نے مانا ہے کہ قبر پر ٹہنی وغیرہ رکھنے کی وصیت صحابہ کرام سے ثابت ہے۔ (انوار الباری ج ۸ ص ۱۵۱)

جبکہ دیوبندی، وہابی اسے بدعت کہتے نہیں تھکتے، جو کہ سراسر مسلک اہلسنّت کی مخالفت ہے۔

۳۳۔ ذکر بالجہر

علامہ شامی اور علامہ طحطاوی لکھتے ہیں:

متقدمین اور متاخرین تمام علماء نے جماعت کے ساتھ ذکر بالجہر کے مستحب ہونے پر اجماع کیا ہے، وہ ذکر مساجد میں ہو یا کسی اور جگہ۔

(درمختار ج ا ص ۴۸۸، طحطاوی ص ۳۱۸)

یہی بات اشرفعلی تھانوی نے فتاوٰی امدادیہ ج ۵ ص ۱۶۰ اور شبیر عثمانی دیوبندی نے فتح الملہم ج ۲ ص ۲۷ اپر لکھا ہے۔

اس کے مقابلے میں دیوبندی وہابی اور غیر مقلد نجدی لوگ ,,حلقہ ذکر،، کو قطعاً برداشت نہیں کرتے اور ,,محفل ذکر،، کو بند کرانے کیلیئے اوچھے ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں۔

۳۴۔ بلند آواز سے درود شریف پڑھنا

امام نووی لکھتے ہیں:

حدیث شریف یا اس کے ہم معنیٰ (کوئی اور) کلام پڑھنے والے کیلیئے مستحب

marfat.com

ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کا ذکر مبارک ہو تو بلند آواز سے آپ پر صلوۃ وسلام پڑھے اور زیادہ مبالغہ نہ کرے، جن حضرات نے بلند آواز سے صلوۃ وسلام کی تصریح کی ہے ان میں حافظ ابو بکر الخطیب اور دوسرے اکابر، علماء شامل ہیں۔ اور میں نے اسے علوم الحدیث میں نقل کیا ہے۔ نیز شوافع وغیر شوفع علماء (سب نے) تلبیہ کے موقع پر بلند آواز سے درود شریف پڑھنے کے مستحب ہونے کی صراحت کی ہے۔ (کتاب الاذکار ص ۹۹)

معلوم ہوا کہ بلند آواز سے صلوٰۃ وسلام پڑھنا اکابرین کے نزدیک درست ہے اور مخالفین کا اسے بدعت وغیرہ کہنا، نیز اس پر جلنا اور حکومت سے لاؤڈ اسپیکر پر صلوٰۃ وسلام پڑھنے پر پابندی لگانے کی کوشش باطل ومردود ہیں۔

۳۵۔ درود شریف کے الفاظ

حافظ سخاوی فرماتے ہیں:

(حافظ ابن سدی کا قول ہے کہ) صحابہ کرام اور تابعین عظام کی ایک جماعت کا یہ مؤقف ہے کہ یہ باب (درود شریف کا مسئلہ) نصوص پر موقوف نہیں، جس شخص کو اللہ تعالیٰ قوت بیانیہ عطا فرمادے اور وہ فصیح الفاظ کے ساتھ درود شریف کو ادا کرے اور ایسے الفاظ کہے جس سے آپ ﷺ کا کمال شرف اور آپ کی عظمت وحرمت ظاہر ہو تو یہ جائز ہے (القول البدیع ص ۶۴ سعادۃ الدارین ص ۵۹۶ مترجم)

معلوم ہوا کہ نماز کے علاوہ کسی خاص درود کو پڑھنے کی کوئی قید نہیں، ہر فضیلت و مستحسن صیغہ سے درود شریف پڑھنا جائز ہے۔ جبکہ دیوبندی، وہابی اہلسنّت کے معمول بھا صیغہ جات کو بدعت قرار دیتے ہیں اور ثناء اللہ امرتسری نے لکھ مارا کہ درود ابراہیمی کے علاوہ

marfat.com

سب بناوٹی اور نا جائز ہیں۔ (فتاوی ثنائیہ ج ۱ ص ۳۶۵)

۳۶۔ اشیاء میں اصل اباحت

علامہ محبّ اللہ بہاری لکھتے ہیں:

افعال میں اصل اباحت ہے جس طرح اکثر احناف اور شوافع کا مسلک ہے۔

(مسلم الثبوت ص ۲۱)

فائدہ: ردالمحتار ج ۳ ص ۲۶۷ الاشباہ والنظائر ص ۶۶ فتح الباری ج ۱۲ ص ۷۷، ۷۸ المبسوط للسرخسی ج ۲۴ ص ۷۷ بھی یہی لکھا ہے۔

سرفراز گکھڑوی دیوبندی نے بھی مسلم الثبوت والی بات لکھی ہے (باب جنت ص ۹۰)

معلوم ہوا کہ جن امور کو شریعت نے منع یا حرام نہ کیا ہو وہ جائز اور حلال ہیں اسی طرح عون المعبود ج ۳ ص ۴۱۷ تفسیر عثمانی ص ۱۶۱، تفہیم القرآن ج ۱ ص ۵۰۷ تنقیح الروۃ ج ۳ ص ۲۰۱ پر بھی موجود ہے، انہیں ممنوع اور حرام وغیرہ کہنا اپنی رائے کو دین میں داخل کرنا ہے جو کہ غلط ہے۔ لہٰذا مخالفین کا معمولات اہلسنّت کو بدعت وحرام کہنا مردود ہے۔

۳۷۔ ومایؤمن اکثرھم باللہ الاوھم مشرکون کا مفہوم

امام نسفی لکھتے ہیں: جمہور (علماء مفسرین اہلسنّت) اس بات پر متفق ہیں کہ یہ آیت ان مشرکین (مکہ) کے بارے ہے جو اللہ تعالیٰ کے خالق ورازق ہونے کا اقرار کرتے اور جب پریشانی ہوتی تو اسے پکارتے اور اس کے ساتھ دوسروں (بتوں) کو بھی شریک کرتے۔ (تفسیر مدارک برحاشیہ خازن ج ۳ ص ۴۹)

marfat.com

یعنی مشرکین مکہ اللہ کو خالق ورازق بھی مانتے اور اس کے علاوہ بتوں کی عبادت بھی کرتے تھے ،اس آیت میں ان مشرک لوگوں کا ذکر ہے ،جبکہ اس کے مقابلے میں دیوبندی اور وہابی لوگ اسے عام سنی مسلمانوں پر چسپاں کرتے ہیں حالانکہ اہلسنّت اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہیں کرتے

۳۸.واذا قریء القرآن فاستمعو اله وانصتو ا کا شان نزول

امام بیہقی لکھتے ہیں:

ہمیں اس بات سے انکار نہیں کہ یہ آیت نماز کے بارے میں یا نماز اور خطبہ دونوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے جیسا کہ امت کے اسلاف کے اقوال ہم نے نقل کیے ہیں......پس انھوں نے اس بات کو مطلقاً نماز کے متعلق قرار دیا ہے۔

(کتاب القرات ص۷۳،۹۱)

علاوہ ازیں احکام القرآن للجصاص ج۳ص ۴۹،تفسیر ابی سعود علی الکبیر ج۴ص۵۰۳ ، المغنی لابن قدامہ ناقلاعن الامام احمد ج ۱ص ۶۰۵ پر بھی اکابر ائمہ اہلسنّت کا یہی مؤقف لکھا ہے کہ اس آیت کا تعلق نماز کے ساتھ ہے ،یعنی مقتدی امام کے پیچھے قرات نہ کرے۔

اس بات کو ابن تیمیہ نے تنوع العبادات ص ۸۶،فتاوٰی ج ۲۳ ص ۲۶۹ اور عبد الصمد پشاوری وہابی نے اعلام الاعلام ص ۱۹۰ اور ارشاد الحق اثری نے توضیح الکلام ج ۲ ص ۵۶، ۵۳ پر لکھا ہے۔

جبکہ غیر مقلد وہابی اس کے برخلاف ہیں اور وہ اہلسنّت سے برگشتہ ہو کر امام کے پیچھے

marfat.com

قرات نہ کرنے والوں کی نمازوں کو باطل کہتے ہیں۔ العیاذ باللہ

۳۹۔ قبور مشائخ پر مزارات

علامہ ملا علی قاری لکھتے ہیں:

بے شک ائمہ سلف نے قبور اولیاء وعلماء مشہورین پر عمارت بنانے کو جائز فرمایا ہے تا کہ لوگ ان کی زیارت کریں اور وہاں بیٹھ کر راحت پائیں۔ (مرقاۃ ج ۴ ص ۶۹)

علامہ شامی علامہ طحطاوی اور شیخ محقق نے بھی مختار مذہب یہی لکھا، ردالمحتار ج ۱ ص ۶۶۲، طحطاوی ص ۶۱۱، اشعۃ اللمعات ج ۱ ص ۲۳۳، شرح سفر السعادۃ ص ۲۷۲۔

مزید دیکھیں! عمدۃ القاری ج ۸ ص ۱۸۳ لواقح الانوار القدسیہ ص ۵۹۳ علامہ عبدالغنی نابلسی نے اس پر کشف النور کے نام سے مستقل کتابچہ تحریر کیا۔

نوٹ: یہ کتابچہ الحدیقۃ الندیۃ جلا ہر کے آخر میں موجود ہے۔

اسے علماء نے پسند کیا ملاحظہ ہو! تقریرات رافعی ج ۱ ص ۱۲۳، تفسیر روح البیان اول زیر آیہ **ومن اظلم ممن منع مساجد الله**.

ایسے ہی علامہ طاہر پٹنی نے بھی سلف کا یہی مؤقف نقل کیا ہے۔

(تکملہ مجمع بحار الانوار ص ۱۴۰)

جبکہ دیوبندی، وہابی اس کے مقابلے میں مزارات اولیاء کے خلاف لٹھ لیئے پھرتے ہیں جو راہ اہلسنّت سے سراسر اعراض وانحراف ہے۔

marfat.com

۴۰۔ ہر نیا کام برا نہیں

علامہ ابن عابدین شامی لکھتے ہیں:

یہ حدیث (من سن فی الاسلام سنة حسنة ،وغیرہ) اسلام کے قواعد ہیں۔اور جو شخص کوئی بری نئی چیز گھڑے اس پر اس کام میں، پیروی کرنے والے تمام لوگوں کا گناہ ہے اور اگر اچھی نئی چیز نکالے تو اس کو قیامت تک سب پیروی کرنے والوں کا ثواب ملے گا۔ (ردالمحتار ج ا ص ۴۳)

معلوم ہوا کہ ہر نیا کام بدعت ،ضلالت اور گمراہی نہیں ہے۔جبکہ اس کے بر خلاف مخالفین ہر نئے کام کو (خواہ وہ شرعی قوانین کی روشنی میں اچھا ہی کیوں نہ ہو) بری بدعت قرار دے کر فتوے بازی کا بازار گرم کیئے رکھتے ہیں جو کہ غلط ہے۔

نوٹ: ہم نے معتبر علماء کے حوالے سے چالیس مسائل ایسے بیان کر دیئے ہیں، جن کا تعلق اہلسنّت کے نظریہ و مسلک سے ہے اور مخالفین انہیں ہرگز تسلیم نہیں کرتے، جس سے واضح ہے کہ ان لوگوں کا خود کو اہلسنّت کہلانا محض دھوکہ وفریب ہے۔

marfat.com

باب چہارم

غیر مقلد وہابی اہلسنت نہیں

marfat.com

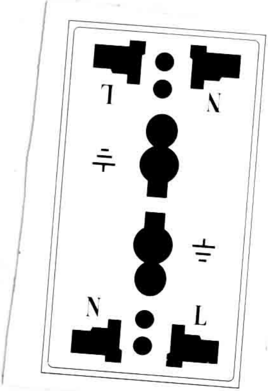

marfat.com

یہ حقیقت ہر چند واضح ہو چکی ہے کہ اہلسنت و جماعت صرف وہی لوگ ہو سکتے ہیں جو ہادی سبل، ختمِ رسل، مولائے کل، امام الانبیاء، حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے راستہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے طریقہ کو حرز جان بنائیں۔

آئندہ سطور میں اس حقیقت کو بے نقاب کیا جارہا ہے کہ غیر مقلدین حضرات جو کہ بات بات پر قرآن و حدیث اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کا صرف زبانی کلامی نام لے کر عوام الناس کو دھوکہ دیتے ہیں وہ ہرگز ہرگز اہلسنت و جماعت میں شامل نہیں، کیونکہ ان کے نزدیک نہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات قابل قبول ہے اور نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کا قول وفعل لائق عمل ہے، چند ایک دلائل پیش خدمت ہیں جن کو پڑھنے کے بعد ہر انصاف پسند آدمی یہی کہے گا:

پھول دامن میں سجائے پھرتے ہیں وہ لوگ
جن کو نسبت ہی نہ تھی گلستان سے یارو!

غیر مقلدین کا مذہب:

اہلحدیث کہلانے والے غیر مقلدین حضرات عوام الناس کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لیے زبانی جمع خرچ کے طور پر یہ دعویٰ کرتے نہیں تھکتے کہ ہم اہلحدیث لوگ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقہ پر گامزن ہیں لہذا ہم ہی اہلسنت و جماعت ہیں...... جیسا کہ غیر مقلد وہابی حضرات کے متعصب مؤلف عبد الغفور اثری

marfat.com

نے لکھا ہے:

اہلسنت والجماعت سے مراد وہ لوگ ہیں جو نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام کے طریقہ پر گامزن ہیں اور وہ صرف اہلحدیث ہی ہیں۔

(اصلی اہلسنت ص۷۶)

ناظرین کرام دیکھا آپ نے ؟ آثری صاحب نے کس دیدہ دلیری اور ہٹ دھرمی کیساتھ بیک جنبش قلم وہابی نجدیوں کے علاوہ تمام مسلمانوں کو اہلسنت وجماعت سے خارج کر کے جہنمی قرار دے دیا۔ لاحول ولا قوّۃ الا باللّٰہ!

کہتے ہیں آئینہ میں اپنی ہی صورت دکھائی دیتی ہے۔

وہابی، حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے مقابلہ میں:

آثری وہابی صاحب کو بخوبی معلوم ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اگر کسی جماعت کا نام لے کر جنّتی ہونے کی بشارت دی ہے تو وہ صرف اور صرف اہلسنت و جماعت ہی ہیں اور وہابی لوگ اس میں شامل نہیں ہیں۔ اس لیے آثری صاحب نے حضور ﷺ کے مقابلہ میں پہلے تو اہلسنت و جماعت کے بجائے اپنا نام ,,اہلحدیث،، تجویز کیا۔ اور دوسرے نمبر پر جس جماعت کو حضور نبی اکرم ﷺ نے جنّتی قرار دیا اس سے اعراض کرتے ہوئے صرف اپنے آپ کو جنّتی قرار دیدیا، اور سب سے زیادہ جرات و جسارت یہ کی کہ ,,فرقہء وہابیہ،، کو اہلسنت و جماعت کے طور پر باور کرایا جو کہ ان کی زبردست دیدہ دلیری اور سینہ زوری ہے کیونکہ اہلسنت و جماعت تو حضور نبی اکرم ﷺ کا فرمان قابل حجت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے افعال کو قابل تسلیم جانتے ہیں جب کہ

marfat.com

آجکل کے نام نہاد اہلحدیث وہابی حضرات نہ تو امام الانبیاء حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے فرمان کو ضروری سمجھتے ہیں اور نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال وافعال کو حجت مانتے ہیں جس کے متعلق چند حقائق وشواہد ہدیہ قارئین ہیں۔

فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے غیر مقلدین کا سلوک:

حضور تاجدار مدینہ، سرور قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر فرمان خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے، آپ کی زبان مبارک سے نکلا ہوا ہر لفظ حقیقت میں فرمان خدا تعالیٰ ہوتا ہے۔ اس حقیقت کو قرآن پاک کی زبانی سنیے!

وماینطق عن الھوٰی ان ھو الاّوحی یوحیٰ (النجم ۴،۳)

اور وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتے وہ تو وحی ہے جو آپ کی طرف کی جاتی ہے۔

تمام مخلوق میں صرف اور صرف آپ کی ذات والا صفات ہی ہے جس کے متعلق ارشاد فرمایا کہ ان کے منہ مبارک سے نکلنے والی ہر بات وحی خدا ہے۔

فاضل بریلوی کہتے ہیں:

وہ دہن جس کی ہر بات وحی خدا
چشمۂ علم وحکمت پہ لاکھوں سلام

تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو ماننا امت پر فرض ہے، آپ کے حکم کا انکار درحقیقت حکم الٰہی کا انکار ہے۔

رسول کا حکم واجب العمل نہیں:

مندرجہ بالا حقیقت از بر کر لینے کے بعد غیر مقلد وہابی حضرات کے امام

marfat.com

المناظرین ثناء اللہ امرتسری کی مندرجہ ذیل عبارت چشمِ عبرت آموز سے پڑھیئے ! کہ کس انداز میں فرمان رسول ﷺ کی اہمیت اور افضلیت کو لوگوں کی نگاہوں میں گھٹانے کے منصوبہ پر عمل کیا جا رہا ہے۔ فرماتے ہیں:

,,اللہ کی بات ہر حال میں مانو۔ اور رسول کا وہ حکم تم پر واجب العمل ہے جو رسالت کی حیثیت میں ہو،، (شمع توحید ص ۱۸)

چلو چھٹی ہوئی اور حدیث پر عمل کرنے سے بھی چھٹکارا حاصل کرنیکا موقع ہاتھ آ گیا۔ اب ہر آدمی فرمان رسول ﷺ کو ٹالنے کے لیے بڑی آسانی سے کہہ سکے گا کہ آپ کا یہ حکم واجب العمل نہیں کیونکہ یہ فرمان رسالت کی حیثیت میں نہیں ہے، ان لوگوں کے لیے امرتسری صاحب کا بیان کافی حجت کا کام دے گا۔

نہیں تو کم از کم غیر مقلدین حضرات احادیث مبارکہ کی چھانٹی کر کے ان احادیث کی فہرست تیار کر دیں، جو حضور ﷺ نے رسالت کی حیثیت میں ارشاد فرمائی ہیں تاکہ ان پر عمل کیا جا سکے اور باقی ماندہ احادیث جو رسالت کی حیثیت میں نہیں فرمائی گئیں وہ علیحدہ جمع کر دی جائیں تاکہ ان سے بچا جائے۔

حضور ﷺ سراپا رسول ہیں:

امرتسری صاحب کا مذکورہ بیان قرآنی آیات کے صریح خلاف ہے، حضور اکرم ﷺ کے احکام و فرامین میں یہ تفریق ہرگز نہیں کہ آپ کا فلاں حکم رسالت کی حیثیت میں ہے اور فلاں حکم رسالت کی حیثیت میں نہیں۔ حضور مکرم ﷺ چونکہ سراپا رسول ہیں لہذا آپ کا ہر حکم رسالت کی حیثیت میں ہے۔ سنیئے!

marfat.com

خودخدائے لم یزل ارشادفرمارہاہے:

ومامحمدالا رسول (آل عمران ۱۴۴) محمد ﷺ تو صرف رسول ہیں۔

دوسرے مقام پرفرمان خداوندی ہے:

محمد رسول الله (الفتح ۲۹) محمد (مصطفٰے ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔

ان دونوں آیتوں میں حضور نبی کریم ﷺ کے متعلق یہ کتنے واضح اور غیر مبہم الفاظ سے فرمادیا گیاہے کہ آپ علیہ الصلوۃ والسلام کو خدا تبارک وتعالیٰ نے اپنا رسول مقرر فرمایا ہے۔لہذا آپ جوبھی فرمائیں گے وہ رسالت کی حیثیت میں ہی ہوگا۔اوراس کا ماننا امت پرلازم ہوگا۔

گل ہے اگر بدن تو پسینہ گلاب ہے
صل علی وہ جسم رسالت مآب ہے

نبی کی بات دین نہیں:

غیر مقلدین شاید بیانِ بالا کے متعلق کوئی باب تاویل کھولیں کہ اس کا یہ مطلب نہیں، یہ مطلب ہے،امرتسری صاحب یہ نہیں بلکہ یہ کہنا چاہتے تھے۔لیکن درج ذیل عبارت کوسینہ تھام کر پڑھیئے! آپ کو یہ فیصلہ کرنے میں ذرابھی قلق نہیں رہے گا کہ یقیناً غیر مقلدین کے ہاں نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے فرمان کا قطعاً کوئی اعتبار ومعیار نہیں۔

غیر مقلدوہابی حضرات کے ایک برقعہ پوش مصنف تحریرفرماتے ہیں:

''اللہ کے اذن کے بغیر نبی کی بات بھی دین نہیں ہوسکتی''۔

marfat.com

(اصلی اہلسنت ص ۲۹ ناشر مرکزی انجمن اہلحدیث مجاہد کالونی کراچی)

کیا مطلب ؟ حضور نبی اکرم ﷺ کا ہر فرمان اللہ تعالی کے اذن سے نہیں ؟ کیا اس طرح ہے کہ کچھ احادیث وفرامین ایسے بھی ہیں جو نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر اس کی مخالفت میں اپنی مرضی سے ارشاد فرمائے ہیں؟ کیا اس کا صاف یہ مطلب نہیں بنتا کہ اگر حضور علیہ السلام کسی امتی کو کوئی بات فرمائیں تو جب تک اس کے پاس اللہ کا اذن نہ آجائے اس وقت تک اس کے لیے نبی کی بات ماننا دین نہیں بلکہ بے دینی ہے۔ **معاذاللہ**

دیکھیں! ایسی توحید بیان ہورہی ہے کہ نبی کے فرمان مبارک کی ہی توہین کی جارہی ہے

آپ ﷺ کی ہر بات دین ہے:

قرآنی اصول کی روشنی میں مسلمانانِ اہلسنت و جماعت کا یہ نظریہ ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ کا ہر حکم اور ہر ارشاد نہ صرف قابل قبول ہے بلکہ ہر بات دین ہے۔

خود اللہ تبارک وتعالی اعلان فرمارہا ہے:

وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن الله (النساء ۶۴)

اور ہم نے رسول کو اسی لیے بھیجا ہے کہ اللہ کے اذن سے اس کی اطاعت کی جائے۔

یعنی اللہ تعالی کا اذن ہے کہ نبی اور رسول کو ہر حال میں اپنا مطاع اور پیشوا مانو اور نبی و رسول کی ہر بات کو اپنے لیے حجت اور ضروری جان کر اس کی اطاعت اور پیروی کرو۔

قرآن کریم کی اس آیت کو ایک بار پھر پڑھ لیجیے! اور ایمان سے کہیئے کہ کیا غیر مقلد وہابی حضرات کی مذکورہ عبارت قرآن کریم کی اس آیت کے صریح خلاف اور خدا تعالی پر واضح

marfat.com

بہتان نہیں ہے؟

دوسری آیت مبارکہ بھی پڑھ لیجیے! تاکہ نتیجہ تک پہنچنا آسان ہو جائے، ارشاد الٰہی ہے:

مااٰتا کم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا (الحشر ۷)

رسول تمھیں جو دیں وہ لے لو اور جس سے روکیں اس سے باز آ جاؤ۔

یعنی رسول اللہ ﷺ جو بھی حکم ارشاد فرمائیں اور جس چیز سے بھی منع فرمائیں بغیر کسی سوچ و بچار اور پس و پیش کے فوراً اس پر عمل پیرا ہو جاؤ، یہی حکم خدا ہے اور یہی دین کا تقاضہ ہے کیونکہ ان کا ہر فرمان واجب الاذعان ہے۔

حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ نبی کریم ﷺ کا ہر فرمان اللہ تعالیٰ کے اذن سے ہے اور آپ کے ہر فرمان کو ماننا ضروری ہے۔ کیونکہ

قول نبی اصل میں فرمان ہے خدا کا
نام ہی کا فرق ہے تاثیر ہے دونوں کی ایک

پیغمبر کی بات شرع نہیں:

غیر مقلدین حضرات کے ''پیشوا'' اسماعیل دہلوی قتیل اپنی فتنہ و فساد سے بھر پور کتاب ,,تقویۃ الایمان،، میں لکھتے ہیں:

خود پیغمبر ہی کو یوں سمجھے کہ شرع انہیں کا حکم ہے۔ ان کا جو جی چاہتا ہے اپنی طرف سے کہہ دیتے تھے، اور وہی بات ان کی امت پر لازم ہو جاتی تھی۔ سو ایسی باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے۔ (تقویۃ الایمان ص ۶۹)

دراصل بتا یہ رہے ہیں کہ پیغمبر کی بات شرع نہیں اور اسے شریعت کا درجہ دینے والا مشرک

marfat.com

ہوتا ہے۔معاذ اللہ

رسول اللہ ﷺ کی بات شرع ہے:

تمام اہل سلام اس بات سے بخوبی آگاہ ہیں کہ صرف اللہ تعالی کے احکام کا نام شریعت نہیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ احکام رسول ﷺ کو بھی تہہ دل سے مان کر ان کی پیروی کرنا پڑے گی۔اگر اطاعت خدا تو ہو لیکن اطاعت مصطفےٰ ﷺ نہ ہو، تو ہلاکت ہی ہلاکت ہے، کسی صورت بھی نجات ممکن نہیں اس لیے قرآن حکیم میں بار بار اللہ تعالی کی اطاعت وفرمانبرداری کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی بھی تابعداری کا حکم دیا گیا ہے۔

جیسا کہ فرمایا: **یایھاالذین اٰمنو ااطیعو اللّٰہ ورسولہ ولاتولوعنہ (الانفال ۲۰)**

اے ایمان والو! اللہ تعالی اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اس سے منہ نہ پھیرو۔

اس آیت سے واضح ہوا کہ حضور ﷺ کی اطاعت بھی ضروری ہے۔اور اس سے روگردانی نہیں کرنی چاہیے۔

دوسرے مقام پر فرمایا: **یایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول واولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول (النساء ۵۹)**

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور ان کی جو تم میں اولوالامر ہیں اگر تم کسی چیز میں نزاع کرو تو اسے اللہ و رسول کی طرف لوٹا دو۔

یعنی متنازعہ معاملہ میں اللہ تعالیٰ اور رسول پاک ﷺ سے رہنمائی حاصل کرو، جو وہ کہیں اس پر عمل کرو، یہی شریعت ہے۔

ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

marfat.com

من یطع الرسول فقد اطاع اللّٰہ (النساء ۸۰)

جو رسول ﷺ کی اطاعت کرے گا تو تحقیق وہ اللہ کی اطاعت کرتا ہے۔

اسکا صاف مطلب یہ ہی ہے کہ جو حضور ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے اور ایسا شخص ہرگز مسلمان نہیں ہوسکتا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فلاوربک لایؤمنون حتی یحکموک فیماشجر بینھم (النساء ۶۵)

پس تمہارے رب کی قسم! جب تک وہ اپنے جھگڑوں میں تجھے حاکم نہ مانیں، مومن نہیں ہوں گے۔

یعنی جو حضور ﷺ کو حاکم نہ مانے وہ مسلمان ہی نہیں۔ حاکم وہی ہوتا ہے جس کی بات کو قبول کیا جاتا ہے تو معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ کی ہر بات ماننا ہی مسلمانی ہے، جو آپ کی ایک بات کا بھی انکار کردے وہ اور تو سب کچھ ہوسکتا ہے مسلمان نہیں ہوسکتا۔

جو کہہ دیں وہی شریعت ہے:

نبی کریم ﷺ کی ہر بات اور آپ کا ہر فرمان شریعت ہے آپ جو فرمائیں وہی شریعت بن جاتا ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

ان ماحرم رسول اللّٰہ کماحرّم اللّٰہ (ترمذی ج ۲ ص ۹۱)

بے شک جو رسول اللہ ﷺ نے حرام کیا وہ اسی طرح ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے حرام کیا اب جن چیزوں کو حضور ﷺ نے حرام فرمایا ہے کیا ان کو حرام نہیں مانا جائے گا؟ ظاہر

marfat.com

ہے ایک مسلمان تو ایسی جرات نہیں کرسکتا، یہ جرات وہی کریگا جسے اپنے ایمان واسلام کی ضرورت نہ ہو۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

میں نے فتح مکہ کے دن خود سنا تھا، حضور ﷺ فرمارہے تھے: انّ اللّٰہ ورسولہ حرم بیع الخمر والمیتة و الخنزیر والاصنام۔ (بخاری ج۱ص ۲۹۸)

بے شک اللہ اور اس کے رسول نے خنزیر، مردار، کتے اور بتوں کی خرید وفروخت کو حرام فرمایا ہے۔

تو کیا وہابی حضرات اس بات کا اعلان کریں گے کہ ہم شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی خرید وفروخت کو حرام نہیں مانتے کیونکہ انھیں حرام کرنے میں حضور ﷺ کا بھی نام آتا ہے؟

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں:

انّ رسول اللّٰہ ﷺ فرض زکوة الفطر (بخاری ج۱ص ۲۰۴)

بے شک رسول اللہ ﷺ نے فطرانے کو فرض کیا ہے۔

کیا وہابی حضرات فطرانہ دینے کو شریعت سمجھتے ہیں یا نہیں؟ کیونکہ اس کو حضور ﷺ نے ضروری قرار دیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ایک مرتبہ حضور ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حج کی فرضیّت بتلا رہے تھے، حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، عرض: کیا یارسول اللہ ﷺ! ایک

marfat.com

سال حج فرض ہے یا ہر سال؟ حضور ﷺ خاموش رہے، انھوں نے تین مرتبہ سوال دہرایا تب حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اقرع!......**لو قلت نعم لو جبت**

(مسلم ج ا ص ۴۳۲، ترمذی ج ا ص ۱۰۰، ج ۲ ص ۱۳۱، مشکوۃ ص ۲۲۱)

اگر میں ,,ہاں،، کردوں تو حج ہر سال لازم ہو جائے گا۔

کیا مقام ہے سرور انبیاء حضرت محمد مصطفی ﷺ کے تشریعی اختیارات کا! کہ اگر ہاں فرمادیں تو خدا تعالیٰ مسلمانوں پر ہر سال حج فرض فرما دیتا ہے۔

یہ دلائل پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی ہر بات دین، آپ کا ہر فرمان شریعت اور مرضیٔ خدا ہے، لیکن وہابی حضرات قرآن وسنت کے مقابلے میں ابھی تک اسی بات کا ڈھنڈورا پیٹ رہے ہیں کہ نبی کی بات بھی شریعت نہیں، اور نبی کی بات کو شریعت سمجھنے والا مشرک ہے۔ معاذ اللہ

ہماری وضع داری ہے کہ ہم خاموش ہیں ورنہ
یہ رہزن ہیں جنہیں تم رہبر سمجھتے ہو

وہابی حضرات سنت نبوی سے دور:

درج بالا عبارات سے واضح ہوگیا کہ غیر مقلد وہابی حضرات کے نزدیک حضور ﷺ کی ہر بات بالکل حجت نہیں، اور نہ ہی آپ کی بات شریعت ہے......شائد اس لیے ہی وہابی حضرات آہستہ آہستہ سنت نبوی کے تارک ہوتے جارہے ہیں اور قرآن و حدیث کو پس پشت ڈال رہے ہیں......خالد گرجاکھی کے والد نور حسین گرجاکھی اسی بات کا رونا روتے ہوئے کہتے ہیں:

marfat.com

,,افسوس ہے کہ......اہل حدیث نے بھی اس سنت کو ترک کر دیا ہے۔

(قرۃ العینین ص ۵۰ مطبوعہ گرجاکھ گوجرانوالہ)

نور حسین وہابی گرجاکھی کو قطعاً افسوس کرنے کی ضرورت نہیں، کیونکہ جب ان کے ہاں حضور ﷺ کی بات اور ارشاد حجت اور قابل اعتبار ہی نہیں تو پھر اس مصنوعی افسوس کا کیا معنیٰ؟

؎ اپنے دامن کے لیے خار چنے خود تم نے
اب یہ چبھتے ہیں تو پھر اس کی شکایت کیا ہے

ترک سنت پر مواخذہ نہیں:

وہابیوں کے سردار، ثناء اللہ امرتسری نے وہابیوں کو ترک سنت کی عام اجازت دیتے ہوئے لکھ مارا ہے کہ ترک سنت پر کوئی مواخذہ اور باز پرس نہیں ہے۔ ملاحظہ ہو! فتاویٰ ثنائیہ ج ا ص ۶۲۸۔

یہی وجہ ہے کہ وہابی لوگ سنت کو ترک کرنے میں بڑے دلیر اور تیز واقع ہوئے ہیں۔ نمازوں کی سنن ونوافل کو ٹرخانے میں یہی نظریہ کارفرما ہے۔

وہابی قرآن وسنت سے دور:

مبشر احمد ربّانی وہابی بھی اپنے وہابیوں کے قرآن وحدیث پر عمل کرنے کے مصنوعی پردہ کو چاک کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

,,یہ سب کچھ قرآن وسنت سے دوری کا رزلٹ اور نتیجہ ہے جیسے اہلحدیث افراد عملاً کتاب وسنت سے پیچھے رہ رہے ہیں ویسے ہی رسومات اور منہیات میں ملوث ہوئے جارہے

marfat.com

ہیں۔(مقالات ربانیہ ص ۱۵)

اس کو کہتے ہیں گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے ،مبشر ربّانی نے مستی میں آ کر خود حقیقت بیان کر دی ،اپنے پاؤں پر خود ہی کلہاڑی چلا دی ،اور دنیا والوں کو بتا دیا کہ ''اہلحدیث'' نہ تو قرآن وحدیث پر عمل کر رہے ہیں ،اور نہ ہی قرآن پاک اور حدیث پاک میں منع کیئے ہوئے اعمال ورسومات سے باز آتے ہیں۔

؎ کس ادا سے کیا اقرار گنہگاروں نے

حضور ﷺ وہابی ہیں (معاذ اللہ):

وہابی اسماعیل سلفی لکھتے ہیں:

''معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ فداہ ابی وامی سخت قسم کے وہابی تھے۔

(فتاوٰی سلفیہ ص ۱۲۶)

نوٹ: یہ بات ملحوظ خاطر رہے کہ اسی اسماعیل سلفی نے اسی فتاوٰی سلفیہ کے ص ۱۱۳ پر اور اپنی دوسری کتاب تحریک آزادی فکر کے صفحہ ص ۲۹۵ پر اس بات کا اظہار کیا ہے کہ لفظ وہابی ،گالی اور سب وشتم ہے۔

لیکن اس ظالم نے خوف خدا، شرم نبی اور عذاب اخروی سے آزاد ہو کر حضور ﷺ کو معاذ اللہ ثم معاذ اللہ وہابی کہہ دیا۔

یعنی جس بات کو گالی قرار دیا وہی گالی حضور ﷺ کو دے دی......استغفر اللہ

اب سینہ تھام کر جواب دیجیئے !کیا کوئی مسلمان حضور ﷺ کو گالی دے سکتا ہے ،جولوگ حضور ﷺ کو گالی دینے سے نہیں شرماتے ان کے متعلق آپ کے ضمیر کا کیا فیصلہ ہے؟

marfat.com

نتیجہ گفتگو:

مندرجہ بالا گفتگو سے یہ حقیقت واضح ہوگئی کہ

☆......غیر مقلد وہابی حضرات کے نزدیک حضورﷺ کا ہر حکم واجب العمل نہیں۔

☆......نبی کریمﷺ کی بات اور آپ کا فرمان دین نہیں۔(بے دینی ہے) معاذ اللہ

☆......حضورﷺ کی بات شرع نہیں۔(خلاف شرع ہے)

☆......اگر کوئی آپ کی بات کو حجت اور شریعت مانے تو وہ مشرک ہو جاتا ہے۔

☆......وہابی حضرات نہ قرآن پر عمل کرتے ہیں نہ سنت پر۔

☆......غیر مقلدوں کے نزدیک حضورﷺ وہابی تھے اور کسی کو وہابی کہنا گالی دینا ہے

☆......وہابیوں نے رسول اللہﷺ کو گالی دی ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور وہابی حضرات

اوراق سابقہ میں یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ اہلسنت و جماعت وہی لوگ ہیں جو حضورﷺ اور صحابہ کرام کے طریقے پر قائم ہوں گے۔

اور یہ بات بھی پایہء ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ وہابی حضرات کے نزدیک حدیث پاک، سنت مبارکہ اور حضور اکرمﷺ کے طریقے اور فرمان کی کوئی وقعت وحیثیت نہیں ہے۔

اب ذیل میں اس حقیقت سے پردہ اٹھایا جارہا ہے کہ جس طرح وہابی حضرات حضور اکرمﷺ کے طریقے کو چھوڑے بیٹھے ہیں اسی طرح ان کے ہاں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ارشادات وفرمودات کا کوئی اعتبار ومعیار نہیں ہے۔

marfat.com

صحابہ کرام کی بات دلیل نہیں:

وہابی حضرات کے مایہ ناز عالم، نواب صدیق حسن خان کے بیٹے میر نور الحسن خان نے لکھا ہے:

قول صحابی حجّت نباشد (عرف الجادی ص ۳۸)

صحابی کی بات معتبر نہیں۔

دوسرے مقام پر لکھتے ہیں:

اقوال صحابه حجت نیست (عرف الجادی ص ۴۴)

صحابہ کرام کی بات قابل قبول نہیں۔

مزید لکھتے ہیں:

اجتهاد صحابه براحدے از امت حجت نباشد

(عرف الجادی ص ۲۰۷)

صحابہ (کرام) کا اجتہاد (اقوال وارشادات) امت میں کسی ایک آدمی پر بھی حجت و دلیل نہیں۔

وہابی حضرات کے شیخ الکل فی الکل میاں نذیر حسین دہلوی لکھتے ہیں:

افعال الصحابة رضی الله عنهم لا تنتهض للاحتجاج بها

(فتاوی نذیریہ ج اص ۱۹۶ بحوالہ مظالم روپڑی ص ۵۸)

صحابہ کرام کی باتیں حجت ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتیں۔

یہی نذیر حسین مزید لکھتے ہیں:

marfat.com

قول صحابی حجّت نیست (فتاوی نذیریہ ج۱ ص۳۴۰)

صحابہ کی بات دلیل نہیں

نواب حسن صدیق بھوپالی لکھتے ہیں:

حجت بتفسیر صحابہ غیر قائم است (بدور الاھلۃ ص۱۳۹)

صحابہ کرام قرآن کی تفسیر کریں تو معتبر نہیں۔

یہی نواب صدیق حسن اپنی دوسری تصنیف میں لکھتے ہیں:

وفعل الصحابی لایصلح للحجة (التاج المکلل ص۲۹۲)

صحابی کا عمل قابل حجت نہیں۔

ملاحظہ فرمائیں! وہابی حضرات کو صحابہ کرام سے کتنا پیار اور کس قدر انس ومحبت ہے اتنے مولویوں کی زبان سے ایک ہی بات کا ادا ہونا کوئی اتفاقی چیز نہیں بلکہ یہ تقریباً اجماعی اور متفقہ فیصلہ ہے کہ صحابہ کرام کا کوئی عمل اور کوئی فعل وہابیوں کیلیئے معتمد علیہ و مستند نہیں ہے

بات صرف یہاں تک ہی نہیں بلکہ ان ,,مہربانوں،، نے ظلم کی انتہا یہ کی کہ بعض صحابہ کرام کا نام لے کر ان پر تنقید بھی کی اور ان کے اعمال کو خلاف شریعت ثابت کرنے کی مذموم حرکت اور ناپاک کوشش بھی کر ڈالی ہے اور صحابہ کرامؓ کی غلطیاں بھی نکالنے کی سعی مذموم کر رکھی ہے۔ ملاحظہ ہو!

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی غلطیاں:

وہابی حضرات نے امیر المومنین؛ خلیفہ دوم، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بھی معاف نہیں کیا، ان کے متعلق بھی ان حرماں نصیبوں نے اغلاط کا پلندہ تیار کر ڈالا ہے اور

marfat.com

عوام کی نظروں میں دیگر صحابہ کرام کو بھی اس انداز میں متعارف کرایا کہ وہ بھی قرآن وسنت کی خلاف ورزیاں کرتے تھے، انہیں بھی قرآن وسنت کی سمجھ حاصل نہیں تھی۔

محمد جونا گڑھی یوں لکھتا ہے:

,,پس آؤ سنو! بہت سے صاف صاف موٹے موٹے مسائل ایسے ہیں کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ان میں غلطی کی۔(دس شقیں لکھ کر):

,,یہ دس مسئلے ہوئے ابھی تلاش سے ایسے اور مسائل بھی مل سکتے ہیں......ان موٹے موٹے مسائل میں جو روزمرّہ کے ہیں دلائل شرعیہ آپ سے مخفی رہے۔

(طریق محمدی ص ۷۸،۷۹)

جب صحابہ کرام اور بالخصوص سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جیسی شخصیت کو زندگی کے موٹے موٹے اور روزمرّہ کے مسائل سے ناآشنائی تھی تو انھوں نے بعد والوں کو کیا دیا ہوگا آج اس صدی میں کس مولوی کو صحیح دین حاصل ہوسکتا ہے، جب دریا کے ساتھ والے کھیت ہی پانی کو ترس رہے ہوں، تو دور والے کھیتوں کو سیرابی کیسے نصیب ہوگی؟

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سنت کے خلاف:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دین سے بے خبر بتانے کے بعد ان لوگوں کا سینہ با کینہ ٹھنڈا نہ ہوا آپ کے صاحبزادے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پر فتوی بازی کا شوق یوں پورا کیا۔

اسماعیل سلفی آف گوجرانوالہ نے لکھا:

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ خصوصاً اتباع سنت میں مشہور ہیں لیکن ان کا یہ فعل سنّت صحیحہ

marfat.com

کے خلاف ہے، (فتاوی سلفیہ ص ۱۰۷)

استغفر اللہ!...... کس دیدہ دلیری کے ساتھ آپ کے فعل کو خلاف سنت کہہ رہے ہیں، اگر صحابی کا عمل خلاف سنت ہے تو وہابی کا عمل سنت کے مطابق کیسے ہو سکتا ہے؟ بتایئے! صحابی حدیث پاک کو زیادہ جانتے ہیں یا وہابی؟

دیگر صحابہ بھی خلاف سنت (معاذ اللہ):

صرف انہیں دو ہستیوں کو خلاف سنت و شریعت کہہ کر کلیجے کا ابال نہیں نکالا گیا بلکہ مزید کہتے ہیں:

،،صحابہ عموماً...... اتباع سنت میں مشہور ہیں لیکن ان کا یہ فعل سنت صحیحہ کے خلاف ہے۔ (فتاوی سلفیہ ص ۱۰۷)

مزید ایک حدیث شریف کا ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

عام صحابہ کا عمل اس کے خلاف ہے۔ (فتاوی سلفیہ ص ۱۱۰)

دیکھ رہے ہیں آپ؟...... وہابی مولویوں کو صرف یہ بتانا ہے کہ اس زمین کے اوپر اور آسمان کے نیچے اگر کوئی قوم قرآن وسنت پر عمل کرتی ہے تو وہ صرف وہابی قوم ہے، حتی کہ صحابہ کرام بھی حدیث پر عمل نہ کر سکے، یہ صرف وہابیوں نے ہی کر دکھایا ہے۔

دنیا میں کوئی قوم ایسی بھی دیکھی ہو گی جو اپنی پارسائی بیان کرنے کے لیے اپنے نبی ﷺ کے صحابہ پر بھی خلاف سنت ہونے کا فتوی جڑ دے؟ یہ جرات وہابی برادری کے حق میں آئی ہے

marfat.com

تمام صحابہ کرام پر فتوی:

غیر مقلد وہابیوں نے تو صحابہ کرام کی عظمت و رفعت، پیروی سنت وطریقت کا بھانڈا ہی بیچ چورا ہے کے پھوڑ دیا تا کہ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔ جن صحابہ کرام نے صرف ایک سنت وحدیث کی خاطر کئی کئی میلوں کا سفر کیا ہو، سر دھڑ کی بازی لگا دی اور سنن نبویہ کو امت تک پہنچایا ہو، وہابیوں کے نزدیک انہیں نہ تو سنت مبارکہ سے صحیح طریقے سے مس ہے اور نہ ہی وہ اس پر عمل پیرا ہیں۔

صحابہ کرام کی سنت نبوی سے ناواقفی کو بیان کرتے ہوئے۔

غیر مقلد محمد صادق خلیل نے لکھا ہے:

"ممکن ہے کہ حضرات صحابہ کرام سنّت نبوی سے ناواقف رہے ہوں

(نماز تراویح ص ۱۳، مطبوعہ فیصل آباد)

جی ہاں! صحابہ کرام سنّت نبوی سے ناواقف اور بے خبر ہو سکتے ہیں ایک وہابی لوگ ہی ایسے ہیں جو سنت نبوی سے واقف ہیں اور انہیں سنت رسول سے اس قدر محبت اور پیار ہے کہ نہ تو حضور ﷺ کا فرمان حجت ہے بلکہ جو آپ کی بات کو شرع سمجھے ان کے نزدیک وہ مشرک قرار پاتا ہے۔

صحابہ کرام فاسق و لعنتی (معاذ اللہ):

صحابہ کرام کے متعلق زبان درازی اور تبراء بازی جس قدر وہابی فرقے نے کی ہے شیعہ حضرات کو شائد اس کا تصور بھی نہ ہو، غالباً انہیں لوگوں کی ہرزہ سرائیوں اور دریدہ دہنیوں کا نتیجہ ہے کہ شیعہ لوگ صحابہ کرام پر سب وشتم اور گالی گلوچ کا بازار گرم کیئے

marfat.com

ہوئے ہیں، کس منہ سے یہ وہابی شیعوں کو طعنہ دیتے ہیں اور ان کے خلاف تحریریں چھاپتے ہیں، جب صحابہ کرام کو انھوں نے خود فاسق و فاجر بھی کہہ دیا، خلاف سنت ہونے کا فتوی بھی لگا دیا، تو پیچھے کیا رہ گیا؟

وہابی حضرات کے نامور عالم وحید الزمان حیدر آبادی نے لکھا ہے: صحابہ کرام کے لیے ترضی مستحب ہے لیکن

غیر ابی سفیان و معاویة و عمر و بن العاص و مغیرة بن شعبة و سمرة بن جندب (کنز الحقائق ص۲۳۴)

ابو سفیان، معاویہ، عمرو بن عاص، مغیرہ بن شعبہ اور سمرہ بن جندب کو رضی اللہ عنہ کہنا درست نہیں۔

دوسری جگہ صحابہ کرام کو فاسق قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:

صحابہ کرام میں کئی صحابہ فاسق بھی تھے جس طرح (حضرت) ولید اور اسی طرح **یقال فی حق معاویة وعمر و و مغیرةو سمرة** (حاشیہ نزل الابرار جزء ۳ ص۹۴) معاویہ عمرو، مغیرہ اور سمرہ کو بھی فاسق ہی کہا جائے گا۔

استغفر اللہ!......اے کاش! کوئی ان ظالموں اور سرکش لوگوں سے پوچھے، کہ جب صحابہ کرام اپنی تمام تر پارسائی، نیک سیرتی اور قلب و عمل کی طہارت کے باوجود رضی اللہ عنہم کہے جانے کے لائق نہیں اور انہیں پھر بھی فاسق ہی کہا جائے گا تو ذرا یہ بھی بتلا دو! کہ تم جیسے ہوس پرست، اور فتنہ فراز لوگوں کو کیا کہا جائے گا؟ اور تم کن ,,خطابات،، کے مستحق ہو گے؟

غیر مقلد حضرات کے مایہ ناز عالم قاضی شوکانی جس نے جا بجا یزید کیساتھ ساتھ کاتب

marfat.com

وہی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر بھی لعنت کے ڈونگرے برسائے ہیں، چنانچہ اس نے لکھا ہے:

معاویة و ابنه یزید لعنهم اللّٰه

(نیل الاوطار ج ۷ ص ۱۶۸ باب قتال الخوارج واھل البغی)

معاویہ اور اس کے بیٹے یزید پر اللہ کی لعنت ہو۔

پھر لکھا: **یزید بن معاویة لعنهم الله** (نیل الاوطار ج ۷ ص ۱۸۶)

یزید معاویہ کا بیٹا، ان پر اللہ کی لعنت ہو۔

استغفر اللہ!...... یزید دشمنی میں صحابی رسول حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر بھی لعنت کر ڈالی، یہ ہے ان لوگوں کی صحابہ دشمنی۔

توہین صحابہ کا حکم احادیث مبارکہ کی روشنی میں:

صحابہ کرام کی اس گستاخی، بے ادبی اور لعن وطعن پر ہم اپنی طرف سے کچھ نہیں کہیں گے، مناسب ہو گا کہ ہم ایسے لوگوں کے متعلق احادیث مبارکہ سے رہنمائی حاصل کریں۔

رشد و ہدایت کے ستارے صحابہ کرام کے دشمنوں کی سرکوبی کرتے ہوئے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جو ان پاک سیرت ہستیوں کے متعلق بدزبانی کرے گا اس کے متعلق یہ فیصلہ ہے کہ

اذا رائیتم الذین یسبون اصحابی فقولوا لعنةالله علی شر کم

(ترمذی ج ۲ ص ۲۲۷، مشکوۃ شریف ص ۵۵۴)

marfat.com

یعنی جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کو طعن و تشنیع کریں تو کہو کہ تمہارے شر پر اللہ کی لعنت ہو۔

ایک دوسری جگہ پر نبی کریم ﷺ نے اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے دشمنان صحابہ کا یوں تعارف کرایا:

من سب اصحابی فعلیه لعنة الله و الملئکةو الناس اجمعین لا یقبل الله منه صرفاو لا عد لاً (تاریخ بغداد ج ۱۴ ص ۲۴۱)

جس نے میرے صحابی کو گالی دی اس پر اللہ تعالی ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اللہ تعالی ایسے لوگوں کے فرض اور نفل قبول نہیں کرتا۔

ایک اور روایت میں ارشاد فرمایا:

من سب احد امن اصحابی فعلیه لعنة الله۔ (المعجم الاوسط ج ۴ ص ۴۷۷)

جس نے میرے صحابہ کو گالی دی اس پر اللہ کی لعنت ہو۔

اپنی امت کو صحابہ کرام کی دشمنی سے بچانے کے لیے مزید ارشاد فرمایا:

من سبّ اصحابی لعنۂ الله و الملآئکةو الناس اجمعون (مجمع الزوائد جزء ۱۰ ص ۲۴)

جس نے میرے صحابہ کو سب و شتم کیا اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت

مذکورہ بالا روایت سے واضح ہو گیا کہ جو بھی نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نافرمانی کرے گا، ان کی ذوات مقدسہ پر طعن و تشنیع کرے گا وہ اگر کلمہ گو مسلمان بھی ہو تو وہ اللہ تعالی کی، فرشتوں کی، تمام انسانوں کی طرف سے لعنت کی زد میں آتا ہے، اس کا نہ فرض قبول ہے نہ نفل، اس کی شب و روز کی عبادتیں مردود ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان فرماتے ہیں:

marfat.com

اتی النبی ﷺ بجنازۃ رجل لیصلی فلم یصل علیه فقیل یارسو ل اللـه مـارائینـاک ترکت الصلوۃ علی احد قبل هذا قال انه کان یبغض عثمان فابغضه اللّٰه۔ (ترمذی ج۲ص۲۱۲ابواب المناقب)

نبی کریم ﷺ ایک آدمی کا جنازہ پڑھنے سے رک گئے تو آپ سے عرض کیا گیا، یارسول اللہ ﷺ! اس سے پہلے آپ نے کسی پر جنازہ پڑھنا ترک نہیں کیا (اس پر جنازہ نہ پڑھنے کی وجہ کیا ہے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص (میرے صحابی) عثمان سے بغض رکھتا تھا تو خدا نے بھی اس سے بغض ونفرت کی ہے۔ (لہذا ایسے آدمی کا میں جنازہ نہیں پڑھاؤں گا)

سرکار کائنات ﷺ نے عملاً ثابت کردیا کہ دشمن صحابہ اس لائق ہی نہیں کہ اس کی نماز جنازہ اور فاتحہ پڑھی جائے۔

غور کیجیے کہ جب دشمن صحابہ کی نماز جنازہ تک نہیں پڑھا گیا تو کیا ہمیں صحابہ کرام کے دشمنوں سے محبانہ سلوک کرنا چاہیئے۔ان کے شب وروز کے معمولات میں شرکت کرنا چاہیے؟ ان سے تعلقات جوڑنے چاہییں؟ نہیں ہرگز نہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں لوگ میرے صحابہ پر سب وشتم کریں گے، اور ان سے بغض ونفرت کا اظہار کریں گے۔

فـلا تـصـلـوا عـلیهم ولا تصلو معهم ولاتناکحوهم ولا تجالسوهم وان مرضو افلا تعودهم (الشفاج۲ص۲۶۶)

تم ان لوگوں کی نماز جنازہ نہ پڑھنا، ان کے ساتھ مل کرنماز نہ پڑھنا، ان سے رشتہ ناطہ نہ کرنا، ان کے ساتھ نہ بیٹھنا اور اگر وہ بیمار ہوجائیں تو ان کی بیمار پرسی نہ کرنا۔

marfat.com

باب پنجم

عبدالغفور اثری

کی

یاوہ گوئیوں کا محاسبہ

marfat.com

marfat.com

عبد الغفور اثرؔی غیر مقلد وہابی نجدی سیالکوٹی نے ,,اصلی اہلسنّت،، کے نام سے کتاب لکھ کر عوام کو یہ دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے کہ وہابی اصلی اہلسنّت ہیں۔ حالانکہ ان وہابی لوگوں کے عقائد ونظریات اس قدر گستاخانہ ہیں کہ ان عقائد کا حامل شخص سرے سے مسلمان ہی نہیں رہتا اہلسنّت ہونا تو دور کی بات ہے۔فقط ,,اہلحدیث،، کہلوانے سے یہ لازم نہیں آتا کہ عقائد ونظریات توہین آمیز اور بے ادبی وگستاخی پر بھی مبنی ہوں تو بھی آدمی کے لیے ساتوں خون معاف ہیں ،اب جو چاہے کرتا پھرے۔ وہابیوں کا بے ادب اور قرآن وسنت کے مخالف ہونا ،اپنے مولویوں کی تقلید کرنا اور لفظ اہلحدیث پر غاصبانہ قبضہ جمانا اسے ہم ,,اہل جنت اہل سنت،،اور ,,مطالعہء وھابیت،، میں تفصیل سے بیان کر چکے ہیں۔سردست اثرؔی مذکور کی کچھ پھیلائی گئی غلط فہمیوں کا محاسبہ کرنا مقصود ہے۔ان کی عبارت ومضمون قولہٗ سے اور ہمارا تبصرہ اقول کے عنوان سے درج ذیل ہے!

قــولــهٗ: صحابہ کرام اپنی زندگی میں جس راہ پر گامزن رہے وہ دو چیزوں پر مشتمل ہے۔ کتاب اللہ اور سنت نبوی ﷺ (اصلی اہلسنّت ص ۱۹)

اقول: یہ جھوٹ اور صحابہ کرام پر بہتان ہے،انھوں نے اجماع،اکابرین کے فیصلے اور قیاس اور رائے کو بھی اپنایا اور غیر مجتہد صحابہ ان کی رائے پر عمل (تقلید) بھی کرتے تھے۔ ملاحظہ ہو! فتاوٰی اہلحدیث ج ۱ ص ۵۹، ۵۸، اعلام الموقعین ج ۱ ص ۱۶،لابن قیم۔

marfat.com

اگلی سطر میں اثریؔ وہابی نے خود ہی حقیقت اگل دی، لکھا ہے ,,دین کا ماخذ یہی دو چیزیں ہیں۔ اگر ان میں کوئی چیز نہ مل سکے تو اجماع صحابہ کرامؓ اور اگر وہاں سے بھی نہ مل سکے تو پھر قیاس (ایضاً ص ۱۹)

بتایئے! اگر صحابہ کرام نے صرف دو چیزوں کو اپنایا یعنی قرآن وسنت تو آپ نے دو کا اضافہ کیوں کیا یعنی اجماع وقیاس، یا تو یہ تسلیم کر لیجیے کہ آپ نے دو کا اضافہ کر کے طریقہ صحابہ کو چھوڑا اور اہلسنّت سے خارج ہو گئے ورنہ مان جایئے کہ آپ نے صحابہ کرام پر تہمت لگائی تھی دونوں میں سے کوئی چیز بھی ہو نہایت مذموم ومردود ہے۔

یاد رہے یہاں اثری وہابی کا ,,اجماع صحابہ کرام،، کی قید لگانا جہالت ولاعلمی کی پیداوار ہے۔ کیونکہ اہلسنّت کے نزدیک امت کے دیگر افراد کا اجماع بھی حجت ہے، جبکہ وہابیوں کے نزدیک اجماع صحابہ کی بھی کوئی حیثیت نہیں ہے، حوالہ جات گزر چکے ہیں۔

قولہٗ: اثریؔ وہابی نے دوسروں کو جگہ جگہ طعنہ دیا بلکہ سب وشتم سے بھی گریز نہ کیا کہ ان کی نقل کردہ عبارتیں محولہ کتب میں ,,بقید حروف،، نہیں ملاحظہ ہو! ص ۲۲، ۲۳، ۵۲، وغیرہ اور ص ۵۳ پر عبارت بقید حروف نہ لکھنے کو جھوٹ قرار دے کر مرتد ہونے اور غلاظت کھانے کے برابر قرار دیا۔

اقول: لیکن انھوں نے خود بھی بقید حروف واشارات، عبارات نہ لکھ کر گویا اس ارتداد وغلاظت کھانے کا ارتکاب کر ڈالا ہے۔ ملاحظہ ہو! ص ۱۷، ۱۸، ۲۲، ۲۳، ۶۲، وغیرہ۔

قولہٗ: ایک طرف رسول اللہ ﷺ کو ,,امام اعظم،، لکھا۔ تحفہ رمضان ص ۱۲۵، کیونکہ ان کے نزدیک سیدنا امام ابوحنیفہ کو یہ لقب دینے سے رسول اللہ ﷺ کی توہین ہوتی ہے۔

marfat.com

اقول: حالانکہ ان کے وڈیرے یہ کام کر چکے ہیں ملاحظہ ہو! معیار الحق ص ۶۰، ۲۸، ۲۱، ۱۳ وغیرہ تاریخ اہلحدیث ص ۳۷ صلوٰۃ الرسول ص ۱۹۷۔ تفصیل کے لیے ہمارا کتابچہ ''وہابیوں کی تقلید'' ملاحظہ فرمائیں! اور دوسری طرف اثری وہابی نے اللہ تعالیٰ کے بجائے رسول اللہ ﷺ کو ,,ہادی اعظم ،، (سب سے بڑے ہدایت دینے والے) لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو! (اصلی اہلسنت ص ۶۹، ۷۰)

بتائیے! اگر امام ابو حنیفہ کو ,,امام اعظم ،، کہنے سے رسول اللہ ﷺ کی توہین ہوتی ہے تو رسول اللہ ﷺ کو ہادی اعظم کہنے سے اللہ تعالیٰ کی توہین نہیں ہوتی ؟۔ کیونکہ اصول کے مطابق تو سب سے بڑا ہادی اللہ تعالیٰ ہی ہونا چاہیئے ۔ بلکہ صرف ,,ہادی ،، بھی اللہ ہی ہونا چاہیئے کیونکہ ان کے نزدیک رسول اللہ ﷺ بھی کسی کو ہدایت نہیں دیتے۔

قولہٗ: مولانا ضیاء اللہ قادری علیہ الرحمہ نے فرقہ ناجیہ ص ۱۱ پر ,,ما انا علیہ واصحابی سے مراد،، کے تحت امام غزالی کا بیان نقل کیا اور ساتھ شہرستانی کی ''الملل والنحل'' اور امام سمرقندی کی ''تنبیہ الغافلین'' کا حوالہ محض تائید ووضاحت کے لیے دے دیا تاکہ قارئین کی مزید تشفی ہو سکے۔ لیکن اثری غبی کو تنبیہ الغافلین کا حوالہ ہرگز گوارا نہ ہوا، اس نے لکھ مارا کہ ستر برس قبل وفات پانے والے سمرقندی نے یہ بیان امام غزالی کو کیسے قلمبند کروایا تھا (ص ۲۴)

اقول: ان کے نزدیک اگر تینوں حوالے اسی عبارت کے تھے تو پھر ''الملل والنحل'' پر بھی اعتراض ہونا چاہیے تھا، اس پر اعترض نہ کر کے گویا انھوں نے تسلیم کر لیا کہ یہ ''احیاء العلوم'' کیساتھ دو حوالے صرف تائید وتوضیح کیلیئے تھے۔ لہذا انہیں ,,قادری صاحب کی کم

marfat.com

عقلی اور جہالت،،کاعنوان نہیں بلکہ اپنی سفاہت وشقاوت کاعنوان دینا چاہیئے تھا

قولہٗ : ،،امام غزالی کے متعلق بریلویوں کی ایک اور گپ،،(ص۲۴ حاشیہ) کاعنوان لکھا۔

اقول: لیکن وہ اتنا بتانا بھول گئے کہ پہلی گپ کونسی تھی یا ان کی اپنی عقل کا پھیر ہے۔ اور پھر اس کے تحت نقل کیا گیا حوالہ حاجی امداد اللہ کا ہے اور وہابیوں کے نزدیک ،،بریلویت،، کی ابتداء فاضل بریلوی سے ہے تو پھر اسے بریلویوں کی گپ کہتے ہوئے کچھ تو شرم آنی چاہیے تھی۔ یا وہ بتادیتے کہ انھوں نے اپنا مؤقف بدل لیا ہے

نوٹ: میاں قادریار کے غیر مستند اور بے بنیاد ،،اصلی معراج نامہ،، سے اہلسنت پر بہتان سراسر وہابی، نجدی، سیالکوٹی اثری کی گپ ہے۔ جس کو پیش کرتے ہوئے اسے حیا نہیں آئی۔

قولہٗ: الغنیہ ص۱۸۶، اردو کے حوالے سے حنفیہ کو مرجیہ قرار دیا ملاحظہ ہو! اصلی اہلسنّت ص۳۰

اقول : یہ بھی بکواس ہے، اس جاہل میں عربی کتب دیکھنے کی لیاقت ہی نہیں تو پھر کتابیں لکھنے کا دھندہ کیوں کر رکھا ہے اور لوگوں کو گمراہ کر رہا ہے۔ جب الغنیہ ہی غیر معتبر ہے تو اسے مقابلہ میں پیش کرنا سوائے بے وقوفی کے اور کیا ہے؟ اگر الغنیہ پر ہی حق و باطل کا فیصلہ کرنا ہے تو اسی الغنیہ ج اص ۸۷ پر محمدی فرقہ کو رافضی کہا گیا ہے کیا وہابی رافضی کہلانا قبول کریں گے؟

marfat.com

امام صاحب پر لگائے گئے بہتانوں کے رد کیلیئے ,,اہل جنت اہل سنت ،،اور''مسلک غوث اعظم اور مخالفین'' دیکھیے !۔

قولہٗ: ص ۴۵ پر لکھا ہے کہ اہل بدعت میں یہ بات بڑی مشہور ہے کہ اہلسنّت و جماعت کا مذہب مذاہب اربعہ (حنفی ، شافعی ، مالکی ، حنبلی) میں منحصر ہے اور جو کوئی ان چاروں کی تقلید سے خارج ہے وہ اہلسنّت سے خارج ہے۔

اقول: حالانکہ یہی بات شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے (عقد الجید ص ۳۸ پر) اور قاضی ثناء اللہ مظہری نے (تفسیر مظہری بحوالہ حدائق الحنفیہ) بھی لکھی ہے۔اثری وہابی کے نزدیک یہ اہل بدعت ہیں؟ معاذ اللہ

دراصل چونکہ دیگر مذاہب مدون و مرتب نہ ہونے کی وجہ سے منتشر ہو گئے اور امت مسلمہ ان چاروں مذاہب پر متفق ہو گئی ،اس لیے ان کی اتباع اہلسنّت کی اتباع ہے ۔لیکن وہابیوں نے سب کو بدعتی بنا دیا ہے۔

قولہٗ: ص ۴۶ پر لکھا ہے پہلی صدی ہجری میں مذاہب اربعہ مشہورہ کا وجود ہی نہیں تھا تو ان کی تقلید کہاں تھی؟

اقول: تقلید تو دور رسالت سے جاری ہے، ابتدائی صدیوں میں بھی تقلید ہوتی رہی ہے، لیکن پہلے مذاہب مدّون نہ ہوئے تھے اس لیے ان کی کتب معرض وجود میں نہ آئیں ،قواعد وضوابط مرتّب نہ ہوئے تو مسلمانوں نے باہمی اتفاق سے ان چاروں مذاہب کو اپنا لیا، کیونکہ ان کے اصول ،قواعد وضوبط اور کتب مرتب ہو چکی تھیں، وہابی اس

marfat.com

حقیقت کو جاننے کے باوجود نہیں مانتے اور لوگوں کے جذبات سے ناروا کھیلتے ہیں۔

قولہٗ: ہمیں الزام دیتے ہوئے لکھا ہے صحابہ کرام و تابعین واتباع تابعین عظام بلکہ چوتھی صدی ہجری تک جتنے مسلمان بھی گزرے ہیں سمیت ائمہ اربعہ کے ان میں سے کوئی بھی اہلسنّت و جماعت نہ تھا بلکہ وہ مذاہب اربعہ کی تقلید نہ کرنے کی وجہ سے تمام اہل بدعت و نار سے ٹھہرے۔ (اصلی اہلسنّت ص ۴۷، ۴۸)

اقول: ایسی گستاخیاں وہابیوں کے نصیب میں ہیں، ہم سنی لوگ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ چونکہ مذاہب اربعہ کے مدّون ہونے سے قبل کے تمام مسلمان صحابہ، تابعین، ائمہ کرام میں سے جو مجتہد ہوئے وہ اجتہاد واستنباط کرتے اور جو غیر مجتہد ہوتے وہ ان کی تقلید کرتے اور یہی اہلسنّت کا مؤقف وطریقہ ہے۔ بعد میں مذاہب اربعہ مرتب ہوئے اس میں قرآن وسنت اور اجماع وقیاس کی روشنی میں ائمہ دین کے فیصلے نقل ہو گئے اور امت نے ان پر اتفاق کر لیا اور مسلمان ان پر عمل پیرا ہو گئے۔ لہذا وہ بھی ماقبل کے مسلمانوں کے راستہ پر ہی گامزن رہے، انھوں نے کسی خلاف شرع کام کا ارتکاب نہیں کیا۔ سب اہل سنت اسی راہ پر گامزن ہو گئے

لہٰذا بعد والوں کا اجماع پہلے والوں کے لیے مضر ونقصان دہ نہیں، جس بات پر اجماع ہوا تھا وہ پہلے والوں کا ہی طریقہ تھا، ہاں اس اجماع کے بعد جو ان مذاہب اربعہ سے خارج ہوگا وہ ضرور اہلسنّت سے خارج ہوگا۔ کیونکہ وہ اہل گلشن میں سے نہیں ہے، اس لیے اس کیلیئے باب گلشن ضرور بند ہوگا۔

قولہٗ: آثری نجدی کا ,,لمحہ فکریہ نمبر۲،، (ص ۴۸) کے تحت لکھا ہے کہ قادری صاحب اور

marfat.com

ان کے اکابر کے نزدیک فرقہ ناجیہ اہلسنّت و جماعت صرف وہی ہے جو چاروں مذاہب پر بیک وقت کاربند ہو......الخ۔

اقول: یہ وہابی اثری کا جھوٹ اور اتہام ہے ,,بیک وقت،، کے الفاظ کسی جگہ بھی موجود نہیں ۔لہٰذا جب بنیاد ہی غلط ہے تو اس پر کھڑی کی گئی عمارت بھی منہدم ہو گئی۔ روپے والی مثال بھی باطل ہے۔ کیونکہ اہلسنّت کے یہ چاروں مذاہب عقائد اور اصولیات میں متفق ہیں، باقی رہا اختلاف تو وہ صرف فروعی اور اجتہادی مسائل میں ہے ۔اور یہ اختلاف خود صحابہ کرام رضی اللہ عنھم میں بھی موجود تھا حتی کہ خود وہابیہ بھی اس قسم کے اختلاف سے محفوظ نہیں۔

یہ بات بھی یاد رہے کہ ہمارے نزدیک تو چار مذاہب کا تصور ہے جبکہ وہابیوں کے ہاں تو تقریباً ہر مولوی مستقل مذہب ہے۔ باوجود اس کے یہ لوگ تمام وہابیوں کو اہلحدیث کہتے نہیں شرماتے ،اس صورت میں اگر عام وہابی ایک مولوی کے مؤقف پر عمل کرتا ہے تو دوسرے کے مؤقف کو چھوڑ دیتا ہے اور اگر دوسرے کے موقف کو اپنائے تو تیسرے کا موقف کچھ اور ہوتا ہے مثلاً راقم الحروف نے مسئلہ تراویح پر وہابیوں کے آٹھ متضاد موقف لکھے ہیں ملاحظہ ہو! دروس القرآن ص ۲۶۵ تا ۲۷۱۔

اب اگر حق ایک کے پاس ہے تو دوسرے کو باطل کہنا چاہیئے اور اگر سب کے پاس حق ہے تو پھر ایک کے قول پر عمل کر کے وہ ایک حصّے کو لے رہا ہے اور سات حصّے ترک کر رہا ہے اس کے باوجود اگر کوئی وہابی کہے کہ میرے پاس آٹھ حصّے ہیں اور میں سب کا مالک ہوں تو بتایئے جن لوگوں کو چار کا عدد گوارا نہیں (اور وہ روپے کی مثال دے کو اسے رد کرتے

marfat.com

ہیں) وہ آٹھ کا عدد برداشت کرلیں تو جاہلوں اور احمقوں کے بھی سردار نہیں ہوں گے؟
اور یہ بھی حقیقت ہے کہ وہابیوں کے نزدیک بھی یہ چاروں مذاہب برحق ہیں ملاحظہ ہو اس کتاب کا عنوان ,,تقلید کی حمایت،، اور وہ ان چاروں کے علاوہ ایک پانچویں ,,اہلحدیث مذہب،، کا بھی اضافہ کرتے ہیں۔ جیسا کہ ثناءاللہ امرتسری نے ,,اہلحدیث کا مذہب،، کے نام پر مستقل کتابچہ لکھ رکھا ہے اب کیا حال ہے ان غالی، متشدد اور متعنت وہابیوں کا جو فرقہ ناجیہ اہلسنّت و جماعت کو پانچ مذاہب پر مشتمل سمجھتا ہے اور ان چاروں کو برحق جان کر ان میں سے صرف ایک پانچویں دھرم (وہابی مذہب) کو لازم پکڑتا ہے اور دوسرے چاروں کو ترک کر دیتا ہے۔

؎ آئینہ دیکھ اپنا سامنہ لے کے رہ گیا
اثری کو دل نہ دینے پہ کتنا غرور تھا

قولہٗ ...... حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ نے دیوبندیوں کو الزامی جواب دیتے ہوئے ,,بدعت حسنہ،، کی مختلف مثالیں دی ہیں ان میں شریعت وطریقت کے چار چار سلسلے گنوائے، حالانکہ یہ ایسے ہی جیسے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے تراویح کو ,,اچھی بدعت،، قرار دیا۔ (بخاری ج۱ ص ۲۶۹، مشکوٰۃ ص ۱۱۵)
اس کی حقیقت نہ سمجھنے کی بناء پر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے خلاف شیعوں نے اودھم مچا دیا، اور یہاں وہابیوں نے اپنی خرد ماغی کی وجہ سے حضرت مفتی صاحب کی عبارت کو وق مفہوم مخالف کا لباس پہنا دیا۔ اور اثری وہابی نے لکھ مارا ,,کہ آپ کے نزدیک جو شخص مذاہب اربعہ سے خارج ہے وہ اہل بدعت و نار سے ہے اور آپ کے حکیم الامت کے

marfat.com

نزدیک جو شخص شریعت و طریقت کے مذکورہ سلسلوں میں شامل ہوا وہ بالکل بدعتی ہے،(ص ۴۶)

اقول : یہ وہابی ملاں کا جھوٹ ہے حضرت مفتی صاحب نے ,,وہ بالکل بدعتی ہے،، نہیں فرمایا بلکہ بدعت کی مثالیں بطور الزام دی ہیں۔اور ذہن نشین رہے کہ مذاہب اربعہ کے مدّون و مرتب ہونے کے بعد جو ان سے خارج ہو گا وہ بدعتی ہے، مفتی صاحب نے یہاں بدعت سیئہ وضلالہ کی بات نہیں کی، لہذا کوئی تعارض و تضاد نہ رہا۔یہ تو ایسے ہی ہے کہ کوئی شیعہ وہابیوں کو کہہ دے کہ ''ہر تراویح پڑھنے والا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے نزدیک بالکل بدعتی ہے،،۔تو جو جواب وہ وہاں دیں گے وہی یہاں سوچ لیں۔

قولہٗ : اثری وہابی نے مزید جھوٹ بولتے ہوئے لکھا ہے: پس جس طریق پر قرون ثلاثہ مشہود لھا بالخیر گزرے ہیں وہی طریق حق اور موجب نجات ہے اور وہ کیسا تھا ؟لوگ بغیر کسی اینچ پیچ اور کھینچ تان کے اور بغیر کسی کی تقلید کے قرآن وحدیث پر عمل کرتے تھے۔(اصلی اہلسنّت ص ۵۲)

اقول : قرون ثلاثہ میں ہر کوئی مجتہد نہ تھا اور نہ ہی صرف قرآن وحدیث پر عمل تھا اجماع وقیاس بھی تھا بلکہ مجتہدین ،اجتہاد کرتے تھے اور غیر مجتہد لوگ ان کی رائے اور قیاس پر عمل کرتے تھے یہی تقلید ہے۔ملاحظہ ہو! فتاوی اہلحدیث ج ا ص ۵۶۔

خود اثری وہابی نے بھی لکھا ہے کہ اگر ان (قرآن وحدیث) میں کوئی چیز نہ مل سکے تو اجماع صحابہ کرام اور اگر وہاں سے بھی نہ ملے تو پھر قیاس ،،(اصلی اہلسنّت ص ۱۹)

معلوم ہوا کہ اجماع اور قیاس پر بھی عمل ہوتا تھا اور کرنا بھی چاہیئے۔

marfat.com

قولہ: مولانا ضیاءاللہ قادری علیہ الرحمۃ نے ,,فعلیکم بالسواد الاعظم ،،کی روایت نقل کی، ملاحظہ ہو! (فرقہ ناجیہ ص۱۳) تو اثری وہابی اس پر خوب برہم ہوکر لکھتے ہیں کہ اس روایت کو ابن کثیر نے ضعیف کہا، جس سے انھوں نے چشم پوشی کر کے اپنی بد باطنی کا اظہار کیا ہے۔ ملاحظہ ہو! اصلی اہلسنّت ص ۵۴۔

اقول: کیا روایت نقل کر کے اس پر محد ثین کی آراء نقل کرنا ضروری ہے؟ اور ایسا نہ کرنے والا بد باطن ہے تو یہ کام دیگر وہابیوں کے علاوہ خود اثری وہابی نے بھی سرانجام دیا ہے ملاحظہ ہو! اصلی اہلسنّت ص ۲۲، ۳۳، تا ۳۶، ۶۱ تو یہ سب بد باطن، بدشرست، بد فہم اور بدکردار ہوئے۔ لہذا وہ اپنا لکھا ہوا یہ شعر واپس لے لیں۔

ڈھیٹ اور بے شرم دنیا میں بھی دیکھے ہیں مگر
سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

ولاشکّ فیہ

قولہ: ص۵۶ پر انھوں نے سوادِ اعظم سے ,,زیادہ تعداد،، مراد لینا ,,غلط فہمی،، قرار دیا۔ اور لگے پھر ایسی آیتیں پڑھنے کہ جن میں تھوڑے لوگوں کی فضیلت بیان کی گئی ہے اور پھر کہا کہ بہتر فرقے باطل اور ایک برحق ہے۔ انھوں نے اس موقف پر چشم بددور ملا علی قاری، شیخ تفتازانی اور امام ثوری کی گواہیاں بھی نقل کردیں۔

اقول: حالانکہ قرآن مجید میں **ورأیت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا۔** (النصر،۲)

marfat.com

اور تو دیکھے گا کہ لوگ فوج در فوج دین میں داخل ہوں گے۔

یہ فتح مکہ مکرمہ کی بات ہے، اس وقت وہاں مسلمان کثیر تعداد میں تھے اور ,,سواد افضل،، بھی یہی لوگ تھے۔

ایسے ہی ابوداؤد ج ۲ ص ۲۷۵ اور المستدرک ج ۴ ص ۱۲۸ پر جنتی لوگوں کو ''الجماعة'' کہا گیا ہے ,,الفرقه،، نہیں۔ صحابہ کرام سے لے کر آج کے دور تک بدمذہب اور گمراہ فرقے اپنی ساری تعداد جمع کر کے بھی ,,اہل سنت،، سے گنتی میں کم رہے ہیں۔

ملا علی قاری کی عبارت میں ,,سواد اعظم،، سے زیادہ تعداد مراد لینے کو غلط فہمی نہیں بلکہ امام ثوری کی عبارت کی طرح اس حقیقت کو نمایاں کیا گیا ہے کہ اگر کسی وقت گمراہ فرقے تعداد میں بڑھ بھی جائیں تو بھی اہلسنّت ہی برحق ہوں گے ان کی کثرت کا اعتبار نہ ہوگا اس کا یہ معنی لینا کہ ,,اہل حق کی کثرت،، کوئی چیز نہیں، بالکل غلط ہے جیسا کہ خود شیخ سعد الدین تفتازانی کی عبارت میں صاف موجود ہے ,,السواد الاعظم عامة المسلمین،،۔ (التلویح مع التوضیح ص ۵۱۰) یعنی سواد اعظم سے مراد عام مسلمان ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ بد مذہب، بے دین اور خبیث لوگوں کی کثرت کا کوئی اعتبار نہیں، ارشاد ربانی ہے:

قل لا یستوی الخبیث و الطیب ولو اعجبک کثرة الخبیث

(المائدہ ۱۰۰)

فرمادو! خبیث اور پاک برابر نہیں ہوتے اگرچہ تجھے خبیث کی کثرت بھلی لگے۔

اسے اثری وہابی اپنی بے وقوفی کی بناء پر سمجھنے سے قاصر ہیں۔

چلیئے! سبھی کو جانے دیجیئے وہابیوں کے ,,گرو گھنٹال،، ابن تیمیہ سے ہی پوچھ لیتے ہیں

marfat.com

لکھا ہے الفرقة الناجية......وهم الجمهور الاكبر والسواد الاعظم۔

(فتاوی ابن تیمیہ ج ۳ ص ۳۴۵)

ناجی جماعت، وہ بڑی زیادہ اور سواد اعظم ہے۔

قولہٗ: اہلسنّت وجماعت کی وضاحت کرتے ہوئے ,,خطبات آل انڈیا کانفرنس،، ص ۸۵۶ کے حوالہ سے لکھا گیا تھا۔ ,,سنی وہ ہے جو ماانا علیہ و اصحابی کا مصداق ہوسکتا ہو یہ وہ لوگ ہیں جو ائمہ دین، خلفاء اسلام اور مسلّم مشائخ طریقت اور متاخرین علماء دین سے شیخ عبد الحق محدث دہلوی حضرت ملک العلماء بحر العلوم صاحب فرنگی محلی حضرت مولانا فضل حق صاحب خیرآبادی ،حضرت مولانا فضل رسول صاحب بدایونی، حضرت مولانا ارشاد حسین صاحب رامپوری، اعلی حضرت مولانا مفتی احمد رضا خان رحمہم اللہ تعالی کے مسلک پر ہو،، (اندھیرے سے اجالے تک ص ۱۲)

اس میں واضح طور پر حدیث کا جملہ ,,ما انا علیہ و اصحابی،، اور ائمہ دین، خلفاء اسلام وغیرہ کا ذکر صاف طور موجود ہے، لیکن بعد میں دیئے گئے اکابر اہلسنّت کے ناموں سے آثری نجدی کو دل کا دورہ پڑا، اس کی بصارت کیساتھ بصیرت بھی چھن گئی اور جل بھن کر اندھا ہو گیا اور لکھ مارا ,,اہلسنّت والجماعت کی جو تعریف ہادی اعظم امام الانبیاء حضرت محمد مصطفی ﷺ......وغیرہم نے کی ہے انہیں وہ ہرگز قبول نہیں۔ ان کے نزدیک تو سنی صرف وہ ہے جو ان کے مسلم مشائخ طریقت اور ان کے اعلی حضرت مفتی احمد رضا خان صاحب حنفی بریلوی کے مسلک پر ہو،، (ص ۷۰)

اقول: کوڑھ مغزی کی انتہا دیکھیئے کہ مسلم مشائخ طریقت سے قبل حدیث پاک ما انا

marfat.com

علیہ و اصحابی ائمہ دین اور خلفاء اسلام کا جملہ شیر مادر یا پھر انگریز بہادر کا ,,نذرانہ،، سمجھ کر ہڑپ کر گئے اور کھلی بغاوت کا عنوان جما کر خرمستی کرنے لگے، جو کہ سراسر کھلی شقاوت ہے۔

قولہٗ: ص ۷۱ پر اثری وہابی نے ایک خود ساختہ جعلی لطیفہ لکھا اور پھر یہ یاوہ گوئی کی کہ بریلویوں کو تحقیق کرنے کی اجازت نہیں۔

اقول: اگر ان میں رتی بھر بھی غیرت وشرم وحیا موجود ہوتو وہ ہماری کسی مستند کتاب سے اپنا لطیفہ اور بکواس بھرا جملہ ثابت کر کے دکھائیں۔ ورنہ ڈوب مریں۔ جبکہ دوسری طرف یہ حقیقت نا قابلِ انکار ہے کہ وہابیوں کو جتنے مرضی قرآن وحدیث کے دلائل سنائیں وہ یہی کہتے ہیں کہ ہم اپنے مولویوں سے پوچھ کر جواب دیں گے۔ ہمارے ساتھ یہ معاملہ متعدد بار پیش آچکا ہے اور مناظرہ گرجاکھ میں عبدالجبار وہابی نے بھی یہی کہا تھا۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہابیوں کو قرآن وحدیث نہیں صرف اپنے نجدی مولویوں کی باتیں ماننے کا حکم ہے، انہیں دلائل سے کوئی غرض نہیں۔

ابو یاسر وہابی نے اپنی پارٹی کو بے نقاب کرتے ہوئے لکھا ہے:

,,اہلحدیث کبھی دلائل کی روشنی میں دوبارہ حنفی نہیں ہوگا،،۔

(جماعت المسلمین کو پہچانیئے ص ۵۸)

معلوم ہوا کہ وہابیوں کو دلائل سے غرض نہیں ہے کیونکہ یہ مفاد پرست لوگ ہیں۔

قولہٗ: ص ۷۲ پر قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت میں تحریف معنوی اور خیانت کرتے ہوئے اہلسنّت کا مفہوم بگاڑا ہے۔

marfat.com

اقول : جس آدمی کو علم سے معمولی بھی مس ہو وہ نقل کی گئی عربی عبارت کا معنی خوب سمجھ سکتا ہے کہ طائفہ منصور سے امام احمد نے اہلسنّت و جماعت کو مراد لیا اور وہ لوگ بھی جو محدثین کے عقیدہ پر ہوں۔ یعنی محدث بھی وہی معتبر ہوگا جس کا عقیدہ اہلسنّت و جماعت کے مطابق ہوگا۔

قولهٗ: اسی صفحہ پر سبیل الرسول ص ۳۲۳ اور جماعت والئی بطحاص ۵۴ کے حوالے سے بتایا کہ وہاں پر قاضی عیاض کا حوالہ غلط دیا گیا ہے۔ اور ص ۱۴۴ پر ان کتابوں کے مصنف کا نام ,,مولوی محمد جلال الدین حنفی قادری،، لکھا ہے۔

اقول: یہ دونوں کتابیں ان کے ہم علاقہ وہابی ملاں صادق سیالکوٹی کی ہیں۔ اگر وہاں پر دھوکہ وفریب یا جہالت و کم عقلی ہے تو وہ بھی اسی وہابی صادق سیالکوٹی کی ہے۔ لیکن افسوس جس شخص کو کتابوں کے مصنفین کا علم نہیں وہ وہابیوں کا محقق و مصنف بنا پھرتا ہے۔

قولهٗ: ص ۴۷،۳۷ پر الغنیہ کے حوالہ سے لکھا کہ اہل سنت کا صرف ایک ہی نام ہے اور وہ اہلحدیث ہے۔

اقول: حالانکہ یہ بات غلط ہے اہلسنّت کے مختلف شعبہ جات ہیں اور اس اعتبار سے مختلف نام بھی ہیں مثلاً اہل تفسیر، اہل فقہ، اہل لغت، مجاہد، محدث وغیرہ۔ ملاحظہ ہو! نووی بر مسلم ج ۲ ص ۱۴۳۔

یہ بھی یاد رہے کہ الغنیہ ہمارے نزدیک حجّت نہیں، دوسرے اس میں محدثین کے متعلق لکھا ہے کہ ان کا یہ نام ہے نہ کہ انگریز سے الاٹ شدہ وہابیوں کا۔

marfat.com

قولہ: ص۷۴، ۷۵ پر امام خطابی کا جملہ ,,اصحاب السنن ھم حفّاظ الحدیث، ، کا ترجمہ لکھا ,,اصحاب السنن (اہلسنّت) سے مراد حفاظ الحدیث (اہلحدیث) ہیں۔ اور اس سے مراد یہ لیا کہ وہ اہلحدیث وہابی ہیں۔

اقــــول: یہ سراسر مردود ہے کیونکہ وہاں حفّاظ الحدیث، حدیث کے حفّاظ محدثین، ماہرین حدیث مراد ہیں نہ کہ آج کل کے گستاخ اور بے ادب وہابی جنہیں انگریز نے اہلحدیث بنایا۔

ثانیاً......امام خطابی نے حدیث اور اقوال ائمہ پر جھگڑا کرنے سے منع کیا ہے ملاحظہ ہو! المیزان الکبریٰ ج اص ۴۰۔

جس سے واضح ہے کہ وہ ائمہ فقہ کے اقوال کو تسلیم کرتے تھے۔

ثالثاً......امام خطابی نے اپنی عبارت میں ,,حفّاظ الحدیث، ، سے ائمہ مجتہدین اور ان کے پیروکار مراد لیے ہیں نہ کہ انگریز کے بنائے ہوئے وہابی اہلحدیث۔ لیکن اپنی بد باطنی کے باعث اثری جی نے ان کی پوری عبارت نقل نہیں کی تاکہ تحریف و دھوکہ وخیانت کے مزے لوٹیں۔ ملاحظہ ہو! المیزان الکبری للشعرانی ج اص ۳۹، مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان۔

رابعاً...... یہاں امام شعرانی اور امام خطابی کے درمیان تقریباً ۵۸۵ سال کا فاصلہ ہے، دوسروں سے ہر بات کی سند طلب کرنے والوں کو بتانا چاہیئے کہ اس کی سند کہاں ہے اور یہ بات انھوں نے امام خطابی سے کب اور کہاں سنی تھی؟

marfat.com

قولہٗ: ص۷۵ پر چند محدثین کے نام لکھ کر کہا کہ جو ان سے محبت کرے وہ سنی اور دوسرا بدعتی ہے۔

اقول: اول تو وہاں اہلحدیث کے لفظ سے انگریز سے الاٹمنٹ کرانیوالے گستاخ وہابی اہلحدیث مراد نہیں ہیں ۔دوسرے ہم اہلسنّت و جماعت صرف ان چند محدثین سے نہیں بلکہ تمام محدثین سے محبت کرتے ہیں ،جبکہ وہابی متعدد محدثین کو اہلحدیث مان کر بھی ان کی توہین اور بے ادبی کرتے ہیں۔تفصیل ہماری کتاب ,,مطالعہ وہابیت،، میں ہے۔

قولہٗ: ص۷۴ کے حاشیہ میں عوام سے دھوکہ کیا کہ الغنیہ میں لکھا ہے کہ اہلسنّت کا ایک ہی فرقہ ہے اور یہ چار فرقوں کو اہلسنّت و جماعت قرار دیتے ہیں۔

اقول: خود وہابیوں نے بھی ان چاروں مذاہب کو اہلسنّت ہی قرار دیا ہے۔ملاحظہ ہو! باب ,,تقلید کی حمایت،،

دوسری بات یہ ہے کہ الغنیہ حجت نہیں۔

تیسری بات یہ ہے کہ ابھی امام نووی کے حوالے سے گزرا کہ اہلسنّت کے مختلف شعبے ہیں تو اس سے زیادہ فرقے ہونا لازم نہیں آتا ،مزید علامہ شعرانی کی کتاب المیزان الکبری ج۱ص۳۵ پر دیئے گئے نقشہ کو دیکھ لیں اگر عقل کی کوئی رمق موجود ہوئی تو حقیقت واضح ہو جائے گی۔

قولہٗ: مزید انھوں نے یہ تاثر دیا کہ وہابی نجدی اور غیر مقلد نام اہلسنّت کے رکھے ہیں۔

اقول: یہ بھی جھوٹ ہے کیونکہ یہ نام ان کی کتب سے ثابت ہیں ان کے مؤقف و نظریہ

marfat.com

کی بنیاد پر یہ نام پکارے جاتے ہیں۔ تفصیل کے لیے ,مطالعہ وہابیت،، دیکھئے!

نوٹ: عبدالغفور اثری کی کتاب ,,ہم اہلحدیث کیوں ہیں؟،، کا جواب ,,وہابی اہلحدیث نہیں'' کے نام سے چھپ چکا ہے۔ (از مولانا شبیر احمد رضوی سیالکوٹ)

قولہٗ: ص ۷۷ تا ۸۲ پر دیوبندیوں کے حوالہ جات سے اپنی تائید کرنے کی سعئی بے کار کی ہے۔

اقول: یہ باطل و مردود ہے کیونکہ صرف اہلحدیث کے لفظ سے وہابیوں کا اہلسنت، اہل حق اور ناجی ہونا ثابت نہیں ہوتا، جب تک کوئی گستاخ اپنی گستاخی سے توبہ نہ کرے وہ مسلمان ہی نہیں ہوسکتا۔ اس کے اعمال و معاملات باطل واکارت جاتے ہیں۔

قولہٗ: ص ۸۳ تا ۸۷ پر اس بات پر عبارات نقل کی ہیں کہ ,اہلحدیث کو برا کہنے والا بدعتی اور بے دین ہے،، اور تاثر یہ دیا کہ اہلحدیث سے ,,وہابی،، مراد ہیں۔

اقول: لفظ اہلحدیث سے وہابی فرقہ نہیں بلکہ جماعت محدثین مراد ہے۔ وہابیوں کے پلے چونکہ کچھ بھی نہیں اس لیے وہ بے چارے اہلحدیث کا لفظ ڈھونڈ ڈھونڈ کر لوگوں کو دکھاتے رہتے ہیں، لیکن یہ نہیں بتاتے کہ وہ لوگ کون ہیں جنہیں اہلحدیث کہا گیا، کیا اصل محدثین یا انگریز کے بنائے ہوئے وہابی جھوٹے اہلحدیث۔

الحمدللہ اہلسنّت و جماعت محدثین کو برا نہیں کہتے، ہاں وہابیوں کا گستاخانہ مذہب ہے کہ وہ محدثین تو رہے ایک طرف خود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کو بھی گالیاں دیتے ہیں۔ مثلاً: وہابیوں کے نزدیک کسی کو وہابی کہنا گالی ہے۔ (فتاوی سلفیہ ص ۱۱۳)

اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو وہابی کہہ کر گالی دی ہے۔ ملاحظ ہو! فتاوی سلفیہ

marfat.com

ص ۱۲۶ تحریک آزادی فکر ص ۲۹۵۔ تفصیل کے لیے ہماری کتاب ,,مطالعہ وہابیت،، دیکھیے!

قولہٗ: ص ۸۸ پر ’’کیا مقلد اہلسنّت ہوسکتا ہے؟،، کا عنوان قائم کر کے لکھا ہے ,, اہلسنّت اور مقلد دو متضاد لقب ہیں۔ اہلسنّت مقلد نہیں ہوسکتا، اور مقلد اہلسنّت نہیں ہو سکتا کیونکہ اہلسنّت وہ ہوتا ہے جو طریقہ نبوی ﷺ پر کاربند ہو۔ اور مقلد وہ ہے جو غیر نبی کے قول و فعل پر بغیر دلیل کے عمل کرے،،۔

اقول: یہ جھوٹ، خیانت، فریب اور دھوکہ ہے دراصل مقلد ہی اہلسنّت ہے، کیونکہ وہ طریقہ نبوی ﷺ پر عمل کر رہا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ وہ مسائل جو واضح طور پر قرآن و سنت میں نہیں ملتے، عام لوگ وہاں تک رسائی حاصل نہیں کرتے اور ان میں اجتہاد و استنباط اور تحقیق و فقاہت کی لیاقت نہیں ہوتی، اس لیے ماہرین قرآن و سنت، مجتہدین امت اور فقہاء ملت اپنی خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر شرعی اصولوں کی روشنی میں ان مسائل کا حل تلاش کرتے ہیں۔ اور جو لوگ مجتہد نہیں ہوتے وہ ان کی تحقیق پر عمل کرتے ہیں۔ قرآن و سنت میں اور عمل صحابہ میں ان کے لیے یہی حکم اور نمونہ بیان کیا گیا ہے۔ جس سے وہابی بھی محفوظ نہیں ہیں۔ مقلد ماہر قرآن و سنّت مجتہد، امام اور محقق کا قول مان کر درحقیقت قرآن و سنت پر ہی عمل کرتا ہے، اس نے طریقہ نبوی کو ترک نہیں کیا بلکہ حکم نبوی پر عمل کیا ہے۔ لہذا وہ اہلسنّت بلکہ حقیقی و اصلی اہلسنّت وہی ہے۔ کیونکہ قرآن و سنّت میں اس کے لیے یہی ترغیب ہے کہ وہ ماہرین قرآن و سنت کے قول و رائے پر عمل کرے۔ اسے اہلسنّت سے خارج کرنا ان لوگوں کا کام ہے جو تقلید کی حقیقت

marfat.com

کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔ وہابی حضرات کی مقلد کی مخالفت کرنا درحقیقت قرآن وحدیث وعمل صحابہ کی مخالفت ہے اسی وجہ سے وہ اہلسنّت سے خارج ہیں۔

اثری وہابی نے جولکھا ہے اس کے جواب میں یہی کہا جاسکتا ہے کہ وہابی اور سنی دو متضاد چیزیں ہیں، وہابی سنی نہیں ہوسکتا اور سنی وہابی نہیں ہوسکتا، کیونکہ سنی غیر اجتھادی مسائل میں بلاواسطہ قرآن وحدیث پر عمل کرتا ہے اور اجتھادی مسائل میں اجماع، اجتہاد واستنباط اور رائے ائمہ کی روشنی میں بالواسطہ قرآن وحدیث پر عمل کرتا ہے جبکہ وہابی گستاخ رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیتا ہے، نبی کی رائے کو حجت نہیں مانتا، ائمہ اربعہ کی تحقیق کے مقابلہ میں وہابی مولویوں کی رائے پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسنت سے دور ہوتا ہے اس لیے وہ ہرگز ہرگز اہلسنّت نہیں ہوسکتا۔ اگرچہ زبانی دعوے لاکھ کرتا پھرے۔

مقلد (جو مجتہدین کے واسطہ سے قرآن وسنت پر عمل کرتا ہے) کے اہلسنت ہونے کو خود وہابیوں نے بھی تسلیم کررکھا ہے مثلاً: فتاوی ثنائیہ ج ۲ ص ۶۵ ۷، فتاوی اہلحدیث ج ۱ ص ۱۳ وغیرہ۔

اگر مقلدین اہلسنت سے خارج ہیں تو انہیں سنی کہنے والے وہابی بھی مردود ہونے چاہییں۔

ثانیًا...... وہابیوں نے ائمہ کرام کے اختلافی مسائل کو صحابہ کرام کے اختلافی مسائل کی طرح قرار دے کر مان لیا کہ جس طرح صحابہ کے اقوال پر عمل کرنے والا سنی ہے اسی طرح اقوال ائمہ کو ماننے والا بھی سنی ہے۔ ملاحظہ ہو! فتاوی اہلحدیث ج ۱ ص ۴۲، تاریخ اہلحدیث ص ۷۳۔

marfat.com

ثالثاً...... آج ہر وہابی اس بات کو مانتا ہے کہ چاروں ائمہ برحق، ان کا اجتہاد درست اور انھوں نے لوگوں کو قرآن وسنت کی تعلیمات سے آشنا کیا ہے۔ تو جب وہ لوگ قرآن وسنت کی تعلیم دینے والے تھے تو ان کی تعلیمات پر عمل کرنا قرآن وسنت پر عمل کرنا ہے۔

رابعاً...... اگر کسی ماہر قرآن وسنت کے بے دلیل فتوے پر عمل کرنے سے اہلسنّت سے خروج لازم آتا ہے تو وہابی مولویوں نے اپنے فتاوی میں لوگوں کو بے دلیل فتوے دے کر تقلید کی راہ پر لگایا تھا۔ لہٰذا ان کے بھی اہلسنّت سے خارج ہونے کا اعلان کر دیجئے۔

ملاحظہ ہو! فتاوی برکاتیہ۔ فتاوی اہلحدیث، فتاوی ثنائیہ و دیگر فتاوٰی جات وہابیہ۔

جب وہابیوں کے بے دلیل فتوؤں پر عمل کرنے سے ان کے نزدیک اہلسنّت سے خروج لازم نہیں آتا تو مجتہدین وائمہ دین کے فتاوی وآراء پر عمل کرنے سے آدمی ہرگز ہرگز اہلسنّت سے خارج نہیں ہوسکتا، کیونکہ ائمہ وفقہاء قرآن وسنت سے ہی مسائل حل کرتے ہیں۔

خامسًا...... یہ بھی یاد رکھیئے کہ اگر اہلسنّت مجتھدین کی آراء پر عمل کرنے کی وجہ سے مطعون ہیں تو وہابیوں کی حقیقت یہ ہے کہ وہ اپنے نفس وخواہش کے پابند ہیں، ان کو حدیث سے کوئی سروکار نہیں، بلکہ وہ محدث کی تبویب اور تصحیح وتضعیف کے پابند ہیں۔ وہ حدیث کو ماننے کی بجائے صاحب کتاب کی رائے کو دیکھتے ہیں اور صاف کہہ دیتے ہیں کہ اس حدیث پر یہ باب باندھا گیا اور اس حدیث کو محدثین نے نہیں مانا۔ (عامہ کتب وہابیہ)

اور انھوں نے صاف لکھا ہے کہ اگر حدیث صحیح بھی ہو لیکن محدث اسے نہ مانتے ہوں تو وہ معتبر نہیں ملاحظہ ہو! نور العینین ص ۵۷ ماہنامہ الحدیث نمبر ۳۸، ص ۱۳۔ از زبیر علیزئی۔

marfat.com

بتائیے مجتہدین کی رائے ماننے والا اہلسنّت سے خارج ہے تو محدثین کی رائے ماننے والا کیسے سنی رہ سکتا ہے؟

سادساً...... وہابیوں نے بالآخر مان ہی لیا کہ قرآن وحدیث کو سمجھنے اور عمل کرنے کے لیے سلف صالحین کی سوچ اور فہم کا اعتبار ضروری ہے۔ ملاحظہ ہو! فتاوی ثنائیہ ج۱ص ۲۳۳،۱۵۔

اب اثری وہابی اپنا پسندیدہ یہ شعر پڑھ سکتے ہیں:

تھیں میری اور رقیب کی راہیں جدا جدا
آخر کو ہم دونوں در جاناں پہ جا ملے

قولہ: ص۹۰ تا ۹۲ پر انھوں نے یہ چکر دیا کہ امتی اور مقلد دو ضدیں ہیں نبی کریم ﷺ کا سچا امتی کسی امام کا مقلد نہیں ہو سکتا اور کسی امام کا مقلد نبی کریم ﷺ کا سچا امتی نہیں ہو سکتا

اقول: حقیقت اس کے برعکس ہے۔ چونکہ جو مسائل قرآن وحدیث میں واضح طور پر نہیں ملتے۔ ائمہ کرام ان کے متعلق شرعی قوانین کی روشنی میں اپنی آراء پیش کرتے ہیں اور غیر مجتہد ان کی آراء پر عمل کرتے ہیں۔ امتی کی رائے اور قول کو ماننا تقلید ہوتا ہے، جس سے کوئی بھی محفوظ نہیں، خود وہابی حضرات بھی دن رات امتیوں کی آراء کو تسلیم کرتے نہیں شرماتے، اب ایک شخص امتی کے قول کو مان کر اسے نبی نہیں مان لیتا بلکہ امتی ہی سمجھتا ہے کیونکہ تقلید امتی کی ہی ہوتی ہے نبی کی نہیں، بدیں وجہ کوئی شخص رسول اللہ ﷺ کا مقلد نہیں ہو سکتا، سچا امتی وہی ہے کہ جو قرآن وحدیث میں مسئلہ نہ ملنے کی صورت میں کسی مجتہد کے قول پر عمل کرے، جو اس حقیقت کا انکار کرے وہ آپ کا سچا امتی ہو نہیں سکتا۔

marfat.com

امتی اور مقلد دوضدیں نہیں بلکہ ان میں عموم وخصوص مطلق کی نسبت ہے کہ ہر (صحیح العقیدہ) مقلد امتی ہے، لیکن ہر امتی مقلد نہیں۔

صحابہ کرام آپ کی ظاہری زندگی میں آپ ﷺ سے مسائل دریافت فرمالیتے تھے جبکہ اس کے علاوہ وہ ایک دوسرے کی رائے پر عمل کر کے ایک دوسرے کی تقلید بھی کرتے، اور یہ عمل وہابیوں کے نزدیک شرک ہے، اگر تقلید کرنے والا سچا امتی نہیں تو یہ دریدہ دہن لوگ کیا صحابہ کرام کو سچا امتی نہیں مانتے؟

ڈھیٹ اور بے شرم اور بھی دیکھے ہیں مگر
سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

قولہ: یہ طے شدہ امر ہے کہ تقلید فروعی، اجتہادی، غیر منصوص مسائل میں ہوتی ہے اور وہ بھی عام، غیر فقیہ اور غیر مجتہد لوگ تقلید کرتے ہیں۔ عقائد اور منصوص مسائل میں تقلید نہیں ہوتی اور نہ ہی مجتہد تقلید کرتا ہے۔ اثری وہابی نے اسے بڑے طمطراق سے پیش کر کے کہا کہ صحابہ کرام، ائمہ مجتہدین اور خود حنفی بھی ہمارے ساتھ برابر کے شریک ہیں

اقــول: یہ جھوٹ اور دجل وفریب کا مظاہرہ ہے، ہم ہرگز ہرگز ترک تقلید، گستاخیوں، بے ادبیوں اور ائمہ کرام کو گالیاں دینے میں وہابیوں کے شریک نہیں ہیں۔ بات یہ ہے کہ یہ لوگ ائمہ اربعہ کی تقلید کو شرک قرار دیتے ہیں اور اپنے مولویوں اور خواہشات نفسانی کے مقلد ہیں، جس سے واضح ہے کہ یہ لوگ اپنے ہی فتوے سے ,,سچے امتی،، نہیں ہیں

نوٹ: شمس بریلوی صاحب کی عبارت سے یہ تاثر دینا کہ فروعی مسائل میں تقلید نہیں ہوتی باطل ہے، کیونکہ وہ ,,فروع،، سے فقہ حنفی کے اصول وفروع (قواعد وضوابط) مراد

marfat.com

لے رہے ہیں، نہ کہ ایمانیات و اعمال کے اعتبار سے یہ تقسیم کی گئی ہے۔

قولہٗ: ص ۹۶ سے ۱۲۰ تک یہی راگ الاپا کہ مقلد کا کام صرف اپنے امام کے قول و فعل کو بغیر دلیل ماننا ہوتا ہے۔ قرآن و حدیث کے دلائل کیساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہوتا اگر کوئی شخص کسی مسئلہ میں اپنے امام کے قول و فعل کے خلاف قرآن و حدیث پر عمل کرے گا تو وہ شخص امام کا مقلد نہیں۔ بلکہ وہ تو پکا سچا مسلمان نبی کریم ﷺ کا مطیع و فرمانبردار امتی ہے۔

اقول: **حقیقت** یہ ہے کہ مقلد (قرآن و سنت میں واضح طور پر مسائل کا حل نہ ملنے کی صورت میں ائمہ کے قول پر عمل کرنیوالا) اپنے امام کے قول پر عمل کر کے بالواسطہ قرآن و حدیث کے دلائل پر ہی عمل کرتا ہے اور وہ امام کے قول پر عمل بھی اسی لیے کرتا ہے کہ وہ مسئلہ اجتہادی ہے اور غیر مجتہد کے لیے قرآن و حدیث سے مسائل کا استنباط کرنا روا نہیں۔ اگر واضح طور پر قرآن و حدیث میں مسئلہ موجود ہوتا تو پھر اجتہاد کی ضرورت ہی نہ رہتی اور نہ ہی تقلید ہوتی۔ وہ بہر صورت اپنے رسول اللہ ﷺ کا سچا امتی ہے کیونکہ قرآن و حدیث میں یہی حکم تھا کہ قرآن کی باتیں صرف اہل علم ہی سمجھتے ہیں (العنکبوت ۴۲) اور جب معلوم نہ ہو تو علم والوں سے پوچھ لیا کرو۔

(الانبیآء ۷، النحل ۴۳، مشکوۃ ص ۵۵ ملخصًا)

معلوم ہوا کہ اس سچے امتی مقلد کو سچا امتی نہ ماننے والے وہابی گستاخ، بے ادب اور رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دینے کی وجہ سے امت سے خارج ہیں۔

قولہٗ: ص ۱۲۰ پر امام کرخی کے حوالے سے لکھا ہے کہ حنفی مذہب کے خلاف آیت نسخ یا

marfat.com

ترجیح پر محمول ہوگی، بہتر یہ ہے کہ اسے تاویل پر محمول کیا جائے تا کہ توافق ظاہر ہو جائے۔

اس بات کا مطلب یہ تھا کہ بتا دیا جائے کہ جن آیات سے احناف نے استدلال کیا ہے اگر ظاہری طور پر کوئی دوسری آیت اس کے مخالف نظر آئے تو اس کے متعلق یہی مؤقف ہے کہ یا تو وہ منسوخ ہے یا مرجوع اور بہتر یہی ہے کہ اس کی ایسی تاویل ووضاحت کر دی جائے تا کہ دونوں آیتوں میں موافقت پیدا ہو جائے۔اس واضح بات کو بھی اثری وہابی اپنی کم عقلی اور جہالت کی وجہ سے نہ سمجھ پائے اور اسے ,,آیت قرآنیہ کا حشر،، قرار دے دیا۔

اقــول: حالانکہ یہ حشر نہیں بلکہ تحفظ ہے، اگر یہ حشر ہے تو خود اثری جی نے بھی یہ قانون لکھنے والے کو اپنی طرف سے ,,امام عبیداللہ بن حسین کرخی حنفی،، لکھا ہے۔ملاحظہ ہو! اصلی اہلسنّت ص ۱۴۲۔تو بتایئے! وہ انہیں امام اور رحمۃ اللہ علیہ لکھ کر ,,آیت کا حشر،، کرنے والوں کے جرم میں برابر کے شریک کیوں ہوئے ہیں۔

قولهٗ: ایسے ہی ص ۱۲۱ پر لکھی ہوئی عبارت میں بھی واضح طور پر یہی بتایا گیا ہے کہ ہر وہ حدیث جو ہمارے اصحاب کے خلاف ہو وہ نسخ پر محمول ہے یا اپنے ہم پلہ حدیث کے معارض۔(اصول کرخی ص ۳۷۳)

اقول: جس سے واضح ہے کہ یہاں قول کے مقابلے میں آیت وحدیث کو نہیں رکھا گیا بلکہ آیت وحدیث کے ایک دوسرے کے تقابل کے وقت احناف کی مستدل آیات و روایات کے بالمقابل دوسری آیات و روایات کو منسوخ ،مؤول اور معارض قرار دیا گیا ہے، اور یہ بات قابل طعن نہیں، سبھی اس پر عمل پیرا ہیں، خود وہابی لوگ بھی اپنے مؤقف

marfat.com

کے خلاف تمام آیات و روایات کی تردید و تاویل کرتے ہیں۔ تو کیا وہ اس وقت آیات واحادیث کا حشر کرتے ہیں؟

وہابیوں کے امام محمد گوندلوی نے لکھا ہے:

''تاویل سے حدیث کا انکار لازم نہیں آتا'' (درس صحیح بخاری ص ۱۰۲)

قولہٗ: ص ۱۲۳، ۱۲۲، ۱۲۱۔ پر مذاہب اربعہ کی تقلید کے خلاف آیت قرآنیہ، حدیث صحیح اور قول صحابی پر عمل جائز نہیں۔ نیز قرآن وسنت کے ظاہری معنی لینا کفر کی جڑ ہے،، کے جملہ کو،، مفتی احمد یار نعیمی حنفی کی شہادت،، قرار دیا۔

اقول: حالانکہ یہ علامہ صاوی کا بیان ہے۔ پھر اس کا مطلب یہی ہے کہ قرآن وسنت اور اقوال صحابہ کا معنی وہی درست ہے جو ائمہ مجتہدین اور سلف صالحین نے لیا ہے، اس کے علاوہ صرف لغت کا سہارا لے کر اپنی طرف سے ظاہری معنی لینا غلط ہے۔ مثلاً لفظ ''جد'' قرآن وحدیث میں ذات باری تعالیٰ کے لیے استعمال کیا گیا ہے اگر کوئی اس کا ظاہری معنی،، دادا،، کرے گا تو سراسر کفر ہوگا۔ یہ دیکھا جائیگا کہ سلف نے اسکا کیا معنٰی لیا ہے۔ اس کی تحقیق کی جائے گی. جبکہ وہابیوں نے بھی دوٹوک لکھا ہے کہ سلف صالحین کے فہم کے مطابق ہی قرآن وحدیث کو سمجھا جائے گا اور اگر حدیث صحیح بھی ہو اور محدث صحیح نہ کہے تو وہ قابل عمل نہیں ہوگی۔

نوٹ: اثری وہابی کا حاشیہ میں یہ تاثر دینا کہ ظاہری معنی لینا کفر کی جڑ ہے اور علماء ظاہری معنی کی تحقیق کرتے ہیں تو یہ کفر کی جڑ پر عمل ہے۔ سراسر دھوکہ و بے وقوفی کا مظاہرہ ہے کیونکہ ظاہری معنی نہیں لینا چاہیئے بلکہ علماء، فقہاء اور ائمہ سے اس ظاہری معنی کی تحقیق

marfat.com

کرانی چاہیئے وہ تحقیق کے بعد جو بتائیں گے اس پر عمل ہوتا ہے۔اس کو کفر کی جڑ قرار دینا بذات خود کفر ہے اور پھر مفتی صاحب کی طرف تضاد کی نسبت سراسر شقاوت و بد باطنی کا مظاہرہ ہے۔

تنبیہ: ص ۱۲۷ پر اعلیٰ حضرت اور ص ۱۳۱ پر مفتی صاحب کی عبارات سے غلط معنی لینے کی بجائے دونوں حضرات کی عبارات کو سامنے رکھ کر نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ غیر مجتہد کے لیے ائمہ دین کی رائے پر عمل کرنا ہی لازم ہے اگر وہ خود محقق بن بیٹھے گا تو گمراہ ہو جائے گا اس کے لیے امام کا قول ہی دلیل ہوگا، وہ شخص احکام شرعیہ کے استنباط کے طرق سے ناواقف ہے لہٰذا وہ دلائل کے پیچھے نہ پڑے، بلکہ امام کے قول پر عمل کرے۔جیسا کہ وہابیوں کا عمل بھی یہی ہے کہ عوامی لوگ اپنے مولویوں سے مسائل حل کراتے ہیں نہ کہ خود، ان کے فتاوی دیکھ لیں حقیقت واضح ہو جائے گی۔

☆......اعلیٰ حضرت کی آخری وصیّت میں ,,میرا دین و مذہب،، سے مراد کوئی الگ خود ساختہ دین نہیں بلکہ وہی دین ہے جو ان کی کتب سے ظاہر ہے اور وہ صرف او دین اسلام ہے اور بس۔

☆......صاحبزدہ سید حامد سعید کاظمی صاحب کے اخباری بیان کا مطلب فقط یہ۔ ہر فرقہ قرآن و سنت کا ہی نام لیتا ہے خواہ مرزائی ہو، شیعہ ہو یا کوئی اور۔اس لیے قرآن و سنت کا وہ مفہوم معتبر ہے جو ائمہ دین نے بیان کیا ہے۔حنفی ہونے کے ناطے ہم فقہ حنفی ترجیح دیتے ہیں، جو کہ ملک ہندوستان میں سالہا سال تک نافذ بھی رہی ہے۔

قولہٗ: ص ۱۳۴ پر اثری نجدی نے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی عبارت سے دھوکہ دیا.

marfat.com

ان کی عبارت میں تحریف معنوی کی، کہ تقلید جامد کی تردید کو تقلید شرعی پر چسپاں کر دیا۔

اقول: حالانکہ خود شاہ ولی اللہ حنفی تھے، فقہ حنفی کے موید رہے، تقلید پر اجماع امت کے قائل تھے۔ مذاہب اربعہ سے خروج کو اہلسنّت و جماعت سے خروج قرار دیتے اور بانگ دہل فرماتے ,,ہندوستان میں غیر عالم کے لیے امام ابو حنیفہ کے مذہب کی تقلید واجب ہے اور اس سے نکلنا حرام ہے۔ ملاحظہ ہو! انصاف ص ۵۷، ۵۹، ۷۰، عقد الجید ص ۳۸۔

اور دو ٹوک لکھا ہے کہ زمانہ صحابہ سے آج تک برابر تقلید ہوتی رہی ہے (عقد الجید ص ۲۹)

قولہٗ: ص ۱۳۵ پر رد تقلید میں امام رازی کا قول پیش کیا، حالانکہ انھوں نے خود اس کے مقابلے میں فرمایا کہ عامی پر واجب ہے کہ وہ پیش آمدہ مسائل میں علماء (فقھاء) کے قول کو قبول (ان کی تقلید) کرے۔ (ملخصًا تفسیر کبیر ص ج ۱۰ ص ۱۹۹، ج ۱۹ ص ۳۷)

جب امام رازی کا اپنا مؤقف واضح ہے تو وہابیوں کو ان کے نام سے دھوکہ دینے کی کیا ضرورت ہے؟ دراصل دھوکہ دینا ان کی ضرورت ہے۔

قولہٗ: ص ۱۳۶ اور ۱۳۷ پر علامہ شعرانی کے حوالے سے مقلدین پر رد کیا ہے۔

اقول: یہ باطل ہے، کیونکہ انھوں نے خود اسی کتاب المیزان الکبریٰ میں تمام ائمہ مجتہدین کی تقلید کی ترغیب دی اور اسے واجب کہا، اپنے امام کے خلاف کو حرام قرار دیا، تمام ائمہ اور مقلدین کو ہدایت پر بتایا، انہیں جنّتی کہا اور عامی کو اجازت دی کہ وہ جس مذہب کی چاہے تقلید کرے ملاحظہ ہو! المیزان الکبریٰ ج ا ص ۴۱، ۴۴، ۲۵، ۷، ص ۵، ۲۸، ۲۹، ۳۰

قولہٗ: ص ۱۳۷ پر شذرات الذہب ج ۷ ص ۴۰ کے حوالے سے قاضی جمال الدین حنفی

marfat.com

کا قول نقل کیا کہ جو شخص بخاری دیکھے گا وہ زندیق ہو جائے گا۔

اقول: لیکن وہ اس کی سند نقل کرنا بھول گئے کہ یہ قول کب اور کہاں سے نقل کیا گیا ہے اور وہ یہ بھی یاد رکھیں کہ وہابیوں کے بشیر الرحمان مستحسن نے کہا کہ ہم بخاری کو آگ میں ڈالتے ہیں۔ (آتش کدۂ ایران ص ۱۰۹)

حکیم فیض عالم نے لکھا ہے کہ بخاری میں موضوع قول بھی ہے اور ایسی روایات بھی جن سے اللہ تعالیٰ، انبیاء کرام اور ازواج مطہرات کی توہین ہوتی ہے۔

(صدیقہ کائنات ص ۱۱۳)

؎ کبھی فرصت میں سن لینا بڑی لمبی ہے داستان ان کی

ان حقائق سے واضح ہو گیا کہ ص ۱۳۸ تا ۱۴۰ اپر اثری نجدی کے ,,حاصل الکلام وخلاصۃ الکلام،، کے تحت نقل کیے گئے امور ان کی دھوکہ دہی، جہالت وسفاہت، کم عقلی و بد باطنی اور بے وقوفی وخرد ماغی کا نتیجہ ہے۔ اور یہی کرتب پوری کتاب میں دکھایا گیا ہے، اس حقیقت کو ہرگز جھٹلایا نہیں جا سکتا کہ ,,حنفی بریلوی،، اہلسنّت ہیں اور وہابیوں کا اہلسنّت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

حنفی بریلوی اہلسنّت، برحق اور مسلمان ہیں:

موجودہ وہابی اپنی کور باطنی اور تعصب وعناد کی وجہ سے ہم اہلسنّت وجماعت (حنفی بریلوی حضرات) کو سنی ماننے کے لیے تیار نہیں بلکہ وہ خبث باطن کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہمیں بدعتی اور کافر و مشرک کہنے سے بھی عار محسوس نہیں کرتے، جبکہ ہم انہیں کے اکابر و ذمہ دار حضرات کے حوالہ جات سے واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ حنفی بریلوی

marfat.com

حضرات کا پکے سچے سنی مسلمان ہونا ایک ایسی حقیقت ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت اس کا انکار نہیں کر سکتی۔ ملاحظہ ہو!

وہابیوں کے شیخ الکل ابوالبرکات احمد نے لکھا ہے:

بریلوی......اہل قبلہ مسلمان ہیں۔ (فتاوٰی برکاتیہ ص ۱۷۸)

ترجمان وہابیہ مجلّہ اہل حدیث سوہدرہ ج ۱۵ شمارہ ۲۰ میں ہے:

یہ (بریلوی) لوگ اہل سلام سے ہیں۔

(فتاوی علمائے حدیث ج ۲ ص ۲۶۳)

سردار وہابیہ ثناء اللہ امرتسری نے لکھا ہے:

مولانا احمد رضا بریلوی مرحوم (مجدد مائۃ حاضرہ)۔

(فتاوٰی ثنائیہ ج ۱ ص ۲۶۴، ۲۶۳)

یعنی اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کو رحمت خداوندی کا حقدار (مرحوم) بھی لکھا اور مجدد اسلام بھی مانا۔ **والحمد لله علی ذالک**

امرتسری مذکور نے مزید لکھا:

اسی (۸۰) سال پہلے قریباً سب مسلمان اسی خیال کے تھے جن کو آج کل بریلوی حنفی خیال کیا جاتا ہے۔ (شمع توحید ص ۵۳، مکتبہ عزیزیہ لاہور، ص ۴۰ طبع امرتسر و سرگودھا)

یعنی انگریز کی آمد سے پہلے تمام مسلمان حنفی بریلوی مسلک کے تھے۔ اگر بریلوی مشرک ہیں تو گویا وہابیوں کے نزدیک پوری امت مسلمہ ہی مشرک ہے۔ العیاذ باللہ

تنبیہ: بعض وہابیوں نے مذکورہ عبارت کو کاٹ کر حقیقت کو مسخ کرنے کی ناپاک کوشش

marfat.com

کی ہے حالانکہ حقیقت چھپ نہیں سکتی، وہ نمایاں ہو کر رہتی ہے۔

احسان الٰہی ظہیر نے مانا:

کہ بریلوی عقائد مشرق و مغرب تک تمام اسلامی ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں

(البریلویت ص۱۰ عربی)

نوٹ: مترجم البریلویت سے اس عبارت کا ترجمہ چھپا کر بعض باطن اور بیہودیانہ صفت کا اظہار کیا گیا ہے۔ العیاذ باللہ

حافظ محمد گوندلوی نے لکھا ہے:

کہ ہندوستان کے اکثر حصہ میں اہلسنّت ہیں۔ (حنفی اور اہلحدیث ص۲)

نواب صدیق حسن نے مانا ہے:

کہ وہ اکثر حصہ اہلسنّت حنفی لوگوں کا تھا، جنھوں نے ہندوستان میں اسلام پھیلایا اور اس کی لازوال خدمات سرانجام دیں۔ (ترجمان وہابیہ ص۱۴،۱۰)

حنیف یزدانی:

نے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی خدمات کو سراہتے ہوئے ,,تعلیمات شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ،، کے نام سے کتاب لکھی اور تسلیم کیا کہ آپ کا راستہ بدعت سے دور اور صراط مستقیم ہے۔

یاد رہے اس کتاب پر متعدد وہابیوں کی تقریظیں بھی موجود ہیں۔

marfat.com

اسماعیل سلفی:

نے اصحاب رائے کہہ کر احناف کو بھی اہلسنّت قرار دیا ہے۔

(حیاۃ النبی ص ۲۰، ۲۸، فتاوی سلفیہ ص ۱۴۸، ۱۴۷)

ابراہیم سیالکوٹی:

نے بھی مقلدین، احناف کو اہلسنّت میں شامل مانا ہے۔

(تاریخ اہلحدیث ص ٦٦)

چند حوالہ جات گذشتہ صفحات میں اور ,,تقلید کی حمایت،، کے زیر عنوان بھی گزر چکے ہیں۔ تفصیل کے لیے ہماری کتاب ,,اہل جنّت اہل سنّت،، دیکھیے!

اگر بریلوی حضرات اہلسنّت نہیں تو انہیں مسلمان، اہل قبلہ، مجدد اور اہلسنّت ماننے والے کون ہیں؟...... اگر وہ اہلسنّت ہیں اور یقیناً ہیں تو پھر انہیں مشرک و بدعتی قرار دینے والے کون ہیں؟ کیونکہ کافر کو مسلمان کہنا بھی کفر ہے اور مسلمان کو کافر قرار دینا بھی کفر۔ بتایئے ان وہابیوں میں سے کفر کا حقدار کون ہے؟

وہابیوں کا مذہب

قطع نظر اس بات کے کہ وہابیوں کا مذہب بنیادی طور پر گستاخی اور بے ادبی پر مشتمل ہے۔ ان کی توہین آمیز عبارات کے لیے ہماری (زیر طبع) کتاب ,,مطالعۂ وہابیت،، دیکھیے! چند ایک اس کتاب میں بھی درج کر دی گئی ہیں ملاحظہ ہو! زیر عنوان ,,کیا غیر مقلد اہلسنّت ہوسکتا ہے؟،،۔

ہم یہاں صرف ان کے اس دعوی کی دھجیاں بکھیرنا چاہتے ہیں کہ

marfat.com

,,مقلد تو صرف امام کا قول مانتا ہے، اسے حدیث سے کوئی تعلق نہیں اور ہم صرف حدیث پر عمل کرتے ہیں کسی کے قول اور رائے پر نہیں لہٰذا مقلد اہلسنت نہیں ہم اہلسنت ہیں''

جبکہ ان کا حال یہ ہے کہ یہ لوگ صرف محدثین کی رائے اور قول کے پابند ہیں انہیں حدیث رسول سے کوئی غرض نہیں ہے۔ مثلاً:

ا...... تمام وہابیوں کا طریقہ ہے کہ اگر کوئی روایت ان کے مذہب کے خلاف پیش کی جائے تو اسے ہر طرح رد کرنے کی کوشش کرتے ہیں، ضعیف اور موضوع کہیں گے، جب وہاں بس نہ چلے تو ,,صحیح،، مان کر بھی تسلیم نہیں کرتے اور بہانہ یہ کرتے ہیں کہ اس پر محدثین نے یہ باب باندھا ہے، وہ عنوان قائم کیا ہے۔ مثلاً رفع یدین، قراۃ خلف الامام وغیرہ کی روایات۔ ملاحظہ ہو! نور العینین ص ۷۰ وغیرہ، امین اکاڑوی کا تعاقب ص ۴۷، ماہنامہ الحدیث نمبر ۵۲ ص ۴۶، الرسائل ص ص ۴۱۸، ۴۳۳ وغیرہ از عبدالرشید انصاری، فتاوی اہلحدیث ج ا ص ۶۵۵، تحفہ حنفیہ ص ۳۸، ۴۷، از داؤد ارشد، اثبات رفع الیدین ص ۲۳۱، ۲۳۳، ۶۰، ۵۹، ۵۸ از خالد گرجاکھی۔

گویا حدیث کا نہیں محدث کی رائے کا اعتبار ہے یعنی وہابی اقوال و آراء کے پابند ہیں

۲...... روایت صحیح ہو، راوی سب ثقہ ہوں، پھر بھی نہیں مانتے، کہتے ہیں کیونکہ اسے محدثین نے نہیں مانا۔ (نور العینین ص ۵۷، الحدیث نمبر ۳۸ ص ۳۔ از زبیر علیزئی)

گویا حدیث مذہب نہیں لوگوں کی رائے اور قول ان کا مذہب ہے۔

۳...... داؤد ارشد نے لکھا ہے:

عمل اہلحدیث بھی حضرت امرتسری کے فتوی پر ہے۔ (تحفہء حنفیہ ص ۳۷۸)

marfat.com

یعنی قرآن وسنت نہیں بلکہ ثناء اللہ امرتسری کے فتوے پر وہابیوں کا عمل ہے۔

۴......وہابیوں نے قرآن وسنت کو سمجھنے کے لیے ,,فہم سلف صالحین،، کی پابندی عائد کر رکھی ہے اور اس کے بر خلاف استدلال کا انکار کیا ہے۔ ملاحظہ ہو! فتاوی ثنائیہ ج ۱ ص ۱۵، ۲۳۳، از ثناء اللہ امرتسری۔ بھینس کی قربانی ص ۲۴ تا ۲۶ از نعیم الحق ملتانی، الدعاء ص ۵۴ از بشیر سلفی، بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم ص ۲۹، دین میں تقلید کا مسئلہ ص ۳۰، ۳۹، از زبیر علیزئی، فتاوی اہلحدیث ج ۱ ص ۱۱۱، از عبداللہ روپڑی۔

گویا قرآن وسنت کو ,,سلف صالحین کی فہم،، کے تابع کر دیا ہے جس طرح وہ منوانا چاہیں اس طرح مانیں گے ورنہ قرآن وسنت کا انکار کر دیں گے۔

۵......عبدالمجید خادم سوہدروی:

نے قول وفعل اور گفتار وکردار میں پختہ ہونے والے شخص کی پیروی کو قوم کے ہر فرد پر لازم قرار دیا ہے (سیرت ثنائی ص ۱۶)

گویا قرآن وحدیث نہیں ,,وہابی مولویوں،، کی پیروی لازم ہے۔

۶......زبیر علیزئی:

نے عوام الناس کے لیے صرف ایک ہی راستہ متعین کیا ہے کہ وہ ,,صحیح العقیدہ اہلسنت کے عالم،، کی رائے کو مانیں۔ (دین میں تقلید کا مسئلہ ص ۴۵)

گویا اس کا مذہب عالم کا قول ہوگا اور اس کا تعلق اسی رائے سے ہوگا، قرآن وسنت سے نہیں۔

۷......وہابی عوام اور خاص موقع پر ان کے مولوی بھی اسی طریقہ پر ہیں کہ انہیں ہزار

marfat.com

دلائل پڑھ کر سنائیں وہ ایک ہی رٹ لگائیں گے کہ ہم اپنے علماء سے تحقیق کریں گے۔
گویا ان کا مذہب مولویوں کی رائے ہے۔

۸......وہابیوں کے مرتب فتاوٰی جات دیکھ لیجئے، سوال کرنے والا اپنے مولوی سے کہتا ہے کہ آپ بتائیں اس بات کا کیا حکم ہے؟ اور ان کا مفتی ہاں یا نہ، جائز ہے یا ناجائز ہے کہہ کر جواب دیتا ہے یعنی صرف اپنی ,,رائے،، لکھتا ہے نہ جواب دینے والا ڈانٹتا ہے کہ میری رائے کیوں پوچھتے ہو، یا میری رہنمائی سے قرآن وسنت کی بات کیوں پوچھتے ہو، جاؤ خود ہی تلاش کرلو۔ اور نہ پوچھنے والا کہتا ہے کہ آپ نے قرآن وحدیث کیوں نہیں لکھے، گویا دونوں کے نزدیک قرآن وحدیث کی بجائے مولوی کی بات حجت ہے، قرآن وحدیث سے کوئی تعلق نہیں۔ اس پر دلیل کے طور پر وہابیوں کے چھپے ہوئے فتاوٰی جات دیکھ لیجئے! یا ہمارا کتابچہ "وہابیوں کی تقلید" ملاحظہ فرمالیں! تھوڑی سی جھلک ہم نے وہاں بھی دکھادی ہے۔

۹......ابن بشیر وہابی زبیری:

نے (زبیر علیزئی کی تائید سے) مرنے والے کے چہرے کو قبلہ رخ کرنا مستحب لکھا اور دلیل امام احمد علیہ الرحمۃ کے عمل کو بنایا، ملاحظہ ہو! الحدیث نمبر ۳۱ ص ۳۷

۱۰......زبیر علیزئی کے استاذ عطاء اللہ حنیف نے رکعات تراویح کے درمیان امام احمد بن حنبل کے عمل سے ذکر کو جائز قرار دیا۔

(تعلیم الصیام ص و ماہنامہ محدث لاہور ص، ۲۶ نومبر ۲۰۰۲ء)

☆......یہی بات محمد اعظم وہابی نے لکھی ہے ملاحظہ ہو! فضائل رمضان ص ۳۸۔

marfat.com

گویا ان کی دلیل حدیث نہیں بلکہ ,,قول امام،، ہے۔

۱۱......آل زبیر نے داڑھی کی فرضیّت پر اپنے استاذ عبدالمنان نور پوری کا قول لکھا ہے۔

ملاحظہ ہو! (الحدیث نمبر ۲۷ ص ۵۶)

یعنی فرضیّت کے لیے بھی ان کی دلیل قرآن وسنت نہیں بلکہ ,,قول استاذ،، ہے۔

یہ صرف گیارہ مثالیں ہیں، بوقت ضرورت مزید مثالیں بھی پیش کی جاسکتی ہیں کہ وہابیوں، نجدیوں اور غیر مقلدوں کا اہلسنّت و جماعت کو صرف اس لئے سنّیت سے خارج کرنا کہ وہ ,,قول امام،، کے پابند ہیں محض شاطرانہ چال ہے جبکہ خود وہ لوگ ہم سے زیادہ اقوال رجال اور آراء اشخاص کے پابند ہیں، پھر کس منہ سے سنی ہونے کے دعویدار ہیں؟

؎ پھول دامن میں سجائے پھرتے ہیں وہ لوگ
جن کو نسبت ہی نہ تھی گلستان سے یارو!

marfat.com

باب ششم

کیا دیو بندی اہلسنّت ہیں؟

marfat.com

marfat.com

آج کل دیوبندی حضرات بڑے طمطراق سے یہ دعوی کرتے نہیں تھکتے کہ ہم اہلسنّت ہیں اور حقیقت سے ناواقف لوگوں نے ان کی ظاہری طور پر ,,حنفیت،، سے مشابہت کی بناء پر غلطی سے انہیں حنفی خیال کر رکھا ہے۔
جبکہ ان لوگوں کا سنی اور حنفی ہونا قطعاً درست نہیں کیونکہ یہ لوگ قاسم نانوتوی اور رشید گنگوہی کی گستاخیوں اور بے ادبیوں پر مشتمل خود ساختہ ,,دیوبندی دین،، کی پیداوار ہیں اور خارجیت و وہابیت کی ایک چالاک شاخ۔ چند شواہد پیش خدمت ہیں۔
تفصیل کے لیے ,,اہل جنت اہل سنت،، اور ,,مطالعہ دیوبندیت،، دیکھئے!

ارشاد نبوی ﷺ، دیوبندیوں کے نزدیک

دیوبندیوں کے امام، اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے:

,,خود پیغمبر ہی کو یوں سمجھے کہ شرع کا حکم ہے، ان کا جو جی چاہتا ہے اپنی طرف سے کہہ دیتے تھے۔ اور وہی بات ان کی امت پر لازم ہو جاتی تھی سو ایسی باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے۔ (تقویۃ الایمان ص ۶۹)

یعنی ان کے نزدیک نبی کریم ﷺ کے قول، حکم اور فرمان کو شریعت سمجھنے والا مشرک ہو جاتا ہے۔ معاذ اللہ۔ مسلمان تو اپنے آقا ﷺ کی باتوں کو شریعت ہی سمجھتے ہیں۔ جبکہ اس عقیدے کو شرک قرار دے کر دیوبندی اہلسنّت سے خارج ہو رہے ہیں۔

marfat.com

محمد حسین نیلوی نے لکھا ہے:

کہ قاسم نانوتوی کے نظریات قرآن وسنت کے خلاف ہیں ملاحظہ ہو! ندائے حق ص ۶۳۶، ۵۷۵۷۲۱، ۵۸۱۔

امین صفدر اوکاڑوی نے تسلیم کیا ہے:

کہ رسول اللہ ﷺ سے تواتر کیساتھ اور اجماع سے یہی ثابت ہے کہ خاتم النبین کا معنی آخری نبی ہے۔ ملاحظہ ہو! تریاق اکبر ص ۹۳، ۹۵۔

جبکہ دیوبندیوں کے امام قاسم نانوتوی نے اس معنی کو عوام کا خیال قرار دے کر رد کر دیا اور اس کا معنٰی ،،آخری نبی،، لینا پسند نہیں کیا ملاحظہ ہو! تحذیر الناس ص ۴۔

اب ظاہر ہے کہ وہ ارشادات نبویہ کے مخالف معنی کر کے اہلسنّت نہیں رہے ۔

☆......اہلسنّت کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کی بات ماننا شریعت و دین ہے، لیکن دیوبندیوں کے نزدیک رشید گنگوہی کے بیٹے مسعود احمد کا ،،حکم،، دین ہے۔

(تذکرۃ الرشید ج ۱ ص ۷)

☆......اہلسنّت کے نزدیک نجات، اتباع رسول ﷺ پر موقوف ہے جبکہ رشید گنگوہی نے یہ منصب خود کو دے رکھا ہے، لکھا ہے، اس زمانہ میں ہدایت ونجات موقوف ہے میرے اتباع پر، (تذکرۃ الرشید ج ۲ ص ۱۷)

☆...... دیوبندیوں کے نزدیک نبی کریم ﷺ جیسا علم ہر بچے، پاگل اور تمام جانوروں اور چوپاؤں کو بھی حاصل ہے۔ (حفظ الایمان ص ۸)

marfat.com

صحابہ کرام دیوبندیوں کے نزدیک:

رشید گنگوہی دیوبندی سے سوال کیا گیا کہ :صحابہ پر طعن اور انہیں مردود وملعون کہنے والے......سنت جماعت سے خارج ہووے گا یا نہیں ۔تو جواب دیا کہ ,,وہ اپنے اس گناہ کبیرہ کے سبب سنت جماعت سے خارج نہ ہوگا،،۔(فتاوٰی رشیدیہ ص ۲۷۶)

یہ ہے دیوبندیوں کا صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے متعلق نظریہ کہ معاذ اللہ انہیں گالیاں دینے والا ،مردود کہنے والا اور طعن کرنے والا بھی اہلسنّت و جماعت ہی رہتا ہے۔ یقیناً دیوبندی ہی ایسے ,,اہلسنّت،، ہو سکتے ہیں کہ صحابہ کرام کو گالیاں دیں اور مردود و ملعون بھی کہتے پھریں اور اہلسنّت بھی بنتے پھریں ،جبکہ اہلسنّت و جماعت حنفی بریلوی حضرات کے نزدیک ایسا شخص ہرگز ہرگز اہلسنّت نہیں ہوسکتا۔ ہمارے نزدیک تو تفضیلی لوگ (افضلیّت شیخین کے منکر) بھی اہلسنّت سے خارج ہیں چہ جائیکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کو گالیاں دینے والے کو سنی قرار دیا جائے۔ حاشاللہ حاشاللہ!

معلوم ہوا کہ سنی وہ ہے جو طریقہ صحابہ پر گامزن ہو اور جو انہیں مردود کہنے والے کو سنی قرار دے اس کا اہلسنّت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

☆......حسین علی واں بھچروی دیوبندی نے امام حسین کو ظاہر و باطن کے اندھے قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:

ےکور کورانہ مرو در کربلا
تا نیفتی چوں حسین اندر بلا

(بلغۃ الحیران ص ۳۹۹ دو جگہ پر)

marfat.com

☆......گنگوہی دیوبندی نے صحابی رسول ونواسۂ رسول سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے ذکر شہادت کو روافض کی مشابہت کی آڑ لے کر حرام قرار دیا ہے۔

(فتاوٰی رشیدیہ ص ۱۳۸)

☆......محمد حسین نیلوی نے سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ سے جنرل ضیاء الحق کو اچھا لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو! مظلوم کربلا ص ۱۰۰۔

☆......محمد زکریا کاندھلوی تبلیغی نے سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے علمی کمال اور دین کی باتوں کو محفوظ کرنے پر تنقید کی ہے۔ (فضائل اعمال ص ۱۷۵)

☆......ابو یزید محمد دین بٹ نے ,,رشید ابن رشید،، میں سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو باغی لکھا، مزید کئی بے ادبیاں اور گستاخیاں کی ہیں، دیوبندیوں نے اس پر تقریظات لکھ کر اس کی حمایت کر رکھی ہے۔

☆......عطاء اللہ بخاری نے انور شاہ کشمیری کو ,,صحابہ کے قافلہ کا ایک فرد،، قرار دے کر تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی توہین کی ہے۔ ملاحظہ ہو! مولانا سعید احمد خاں ص ۲، اکابر علماء دیوبند ص ۸۷، نقش دوام ص ۱۲۵۔

☆......عبدالشکور کاکوروی نے لکھا ہے کہ سیدنا علی اعلانیہ فسق کو جائز رکھتے تھے۔

(النجم ص ۲۱، ۲۱ اپریل ۱۹۳۴ء بحوالہ تحقیقات)

☆......انور شاہ کشمیری نے ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جنھوں نے قبر پر ٹہنی وغیرہ رکھنے کی وصیت کی تھی بدعت سے ملوث ثابت کیا۔ (انوار الباری ج ۸ ص ۲۵۱)

marfat.com

دیوبندیوں کی حنفیّت کی حقیقت

سطور ذیل میں چند حوالہ پیش کیے جارہے ہیں، جس سے واضح ہوگا کہ دیوبندی کس قسم کے حنفی ہیں، اور ان کا حنفیّت کا لبادہ اوڑھنا اور کتب فقہ حنفی کی نشر و اشاعت اور درس و تدریس فقط ایک سازش اور فریب کاری ہے۔

☆......اشرفعلی تھانوی نے لکھا ہے بعض علماء نے لکھا کہ اس سے حنفیت جاتی رہے گی، میں نے کہا چاہے اسلامیّت جاتی رہے مگر حنفیت نہ جائے۔

(افاضات یومیہ ج۵ص۲۳۳)

یعنی تھانوی دیوبندی کے نزدیک حنفیّت اور اسلامیت دو متضاد چیزیں ہیں حنفیت قائم رکھنے سے اسلام کا دامن چھوٹ جاتا ہے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ

☆......انورشاہ کشمیری نے مفتی شفیع دیوبندی سے کہا، میاں مزاج کیا پوچھتے ہو عمر ضائع کردی میں نے عرض کیا کہ......آپ کی عمر اگر ضائع ہوئی تو کس کی عمر کام میں لگی ۔؟ فرمایا: میں تمہیں صحیح کہتا ہوں عمر ضائع کردی، میں نے عرض کیا حضرت بات کیا ہے؟ فرمایا: ہماری عمر کا ہماری تقریروں کا ہماری ساری کاوشوں کا یہ خلاصہ رہا ہے کہ دوسرے مسلکوں پر حنفیّت کی ترجیح قائم کردیں، امام ابوحنیفہ کے دلائل تلاش کریں اور دوسرے ائمہ کے مسائل پر آپ کے مسلک کی ترجیح ثابت کردیں، یہ رہا ہے محور ہماری کوششوں کا، تقریروں کا اور علمی زندگی کا اب غور کرتا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ کس چیز میں عمر برباد کردی۔

(وحدت امت ص ۱۸)

یہ عبارت صریح ہونے کی وجہ سے کسی تبصرے کی محتاج نہیں، ہر منصف مزاج اس سے

marfat.com

باآسانی اس نتیجے پر پہنچ سکتا ہے کہ دیوبندیوں کے نزدیک حنفیت کا دفاع اور سیدنا امام اعظم علیہ الرحمۃ کی حمایت اور فقہ حنفی کی خدمت کرنا محض عمر برباد کرنا ہے جن دیوبندیوں نے فقہ حنفی کی وکالت کی اور وہ اس پر بڑے فخر سے خود کو وکیل احناف کہلاتے ہیں وہ سب اپنی عمریں برباد کر رہے ہیں۔

☆...... یہ دیوبندیوں کی حنفیّت سے دشمنی کا نتیجہ ہے کہ انھوں نے انور شاہ کو سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ سے بڑا عالم کہہ دیا ہے۔

(ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۱۸ دسمبر ۱۹۶۴ء)

دیوبندی وہابی ہیں:

دیوبندیوں نے خود کو سنی حنفی ظاہر کرنے کے لیے کتنے پاپڑ بیلے کتنے لبادھے اوڑھے، منافقت کا سہارا لے کر سنیوں کو ورغلانے کی کوشش کی تاکہ وہ ہمیں سنی تسلیم کر کے اپنی مساجد و مدارس میں منتخب کر لیں لیکن حقیقت اپنا وجود منوالیتی ہے۔

؎ چہرہ تاریخ پہ تھے گو نقابوں پر نقاب
حقیقت پھر حقیقت تھی نمایاں ہو گئی

ہم آج یہ بات روز روشن کی طرح واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ دیوبندی لاکھ ,,وہابیت،، سے دامن چھڑائیں خود کو وہابی کہلانا ظاہراً پسند نہ کریں جبکہ حقیقت یہی ہے کہ یہ لوگ نہ حنفی نہ سنی بلکہ پکے وہابی ہیں۔ تفصیل کے لیے ہماری (زیر طبع) کتاب ,,مطالعہ دیوبندیت،، ملاحظہ ہو! چند حوالہ جات درج ذیل ہیں۔

marfat.com

☆......اشرفعلی تھانوی دیوبندی نے لکھا ہے:

میں تو کہا کرتا ہوں کہ اگر میرے پاس دس ہزار روپیہ ہو سب کی تنخواہ کر دوں پھر خود ہی سب وہابی بن جائیں۔(افاضات یومیہ ج ۲ص ۲۵۰)

دیکھیئے! کس قدر وہابیت سے دلبستگی اور پسندیدگی ہے کہ ساری دنیا کو وہابی بنانے کے لیے دس ہزار روپے کی خواہش ہو رہی ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ

؎ خدا گنجے کو ناخن نہ دے

رشید احمد گنگوہی نے لکھا ہے:

کہ وہابی متبع سنت، دیندار، عمدہ عقائد والے اور اچھے لوگوں کو کہتے ہیں۔

(فتاوی رشیدیہ ص ۲۵۱، ۲۹۷ تالیفات رشیدیہ ص ۱۰۹)

☆......دیوبندیوں کی متفقہ مصدقہ کتاب المہند کے ص ۹ پر وہابی کا معنی سنی حنفی یعنی دیوبندی لکھا ہے ہوا۔

☆......اشرفعلی تھانوی نے اپنے متعلق لکھا ہے:

بھائی! یہاں وہابی لوگ رہتے ہیں، یہاں فاتحہ نیاز کے لیے کچھ مت لایا کرو۔(اشرف السوانح ج ۱ ص ۴۸)

☆......منظور نعمانی نے لکھا ہے:

ہم بڑے سخت وہابی ہیں۔(سوانح محمد یوسف کاندہلوی ص ۲۰۲)

☆......زکریا کاندہلوی نے کہا ہے:

مولوی صاحب! میں خود تم سے بڑا وہابی ہوں۔(ایضاً ص ۲۰۴)

marfat.com

دیوبندی اور وہابی نجدی اصلاً ایک ہیں

آج کل دیوبندیوں اور نجدی وہابیوں کی کچھ سیاسی، ذاتی اور دنیوی اغراض و مقاصد کے پیش نظر ظاہری مخالفت کو سادہ لوح عوام اور کچھ غیر مدبر ''علماء وصوفیہ'' یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ دونوں گروپ آپس میں اصولاً متضاد دو مخالف ہیں اور ان میں کوئی نظریاتی اور اصولی اختلاف ہے۔لیکن حقیقت اس کے برخلاف ہے کیونکہ یہ دونوں فرقے دراصل عقیدہ ونظریہ کے اعتبار سے ایک ہی ہیں۔ان میں فروعی معاملات میں اختلاف رائے تو ہوسکتا ہے لیکن اصولی اور نظریاتی اعتبار سے دونوں یک جان دو قالب ہیں۔دونوں طرف سے ثقہ ومعتبر لوگوں کے حوالہ جات درج ذیل ہیں۔

دیوبندیوں کا اعتراف

☆......رشید احمد گنگوہی نے لکھا ہے:

عقائد میں سب متحد مقلد وغیر مقلد ہیں البتہ اعمال میں مختلف ہوتے ہیں۔

(فتاوی رشیدیہ ص ۲۹۷ ملخصاً، ج ۲ ص ۱۰ دوسرا نسخہ)

☆......اشرفعلی تھانوی نے لکھا ہے:

(نجدی) عقائد میں نہایت ہی پختہ ہیں۔

(افاضات یومیہ ج ۴ ص ۵۲)

☆......سرفراز گکھڑوی کے سگے بھائی عبدالحمید سواتی آنجہانی نے لکھا ہے:

ہم علمائے اہلحدیث (نجدیوں، وہابیوں) کے متعلق اچھے جذبات رکھتے ہیں ہمارے ان کے ساتھ دینی اختلافات نہیں ہیں۔(خطبات سواتی ج ۳ ص ۱۷۸)

marfat.com

ہمارا بھی یہی کہنا ہے کہ آج کل اگر کوئی دیوبندی دینی اختلافات کا جھانسہ دے تو الگ بات ہے ورنہ حقیقت یہی ہے کہ دیوبندیوں، نجدیوں کے آپس میں دینی نہیں دنیوی اور ذاتی اختلافات ہیں۔

☆......سرفراز گکھڑوی کے لخت جگر عبدالحق خان بشیر نے اکابر نجدیہ، وہابیہ کے نام نقل کر کے لکھا ہے:

(ان) کو کوئی بھی (دیوبندی) کافر نہیں کہتا اور نہ ان کو اہلسنّت والجماعت سے خارج قرار دیتا ہے۔ (قادیانی بٹالوی گٹھ جوڑ ص ۵۷)

دیوبندی غیر مقلد وہابیوں کو اہلسنّت کہتے ہیں اور وہابی نجدی دیوبندیوں کو سنی کہتے ہیں، جبکہ یہ ,, تو مرا حاجی بگو من ترا حاجی بگوئیم ،، والا معاملہ ہے، درحقیقت یہ دونوں ہی اس اعزاز کے لائق نہیں ہیں۔

غیر مقلد نجدیوں کا اعتراف:

نجدی وہابی حضرات نے بھی اظہار حقیقت میں کسی بخل سے کام نہیں لیا بلکہ بڑی محبت اور چاہت کے ساتھ دیوبندیوں کے ساتھ اپنے اندرونی، نظریاتی، مسلکی، اصولی اور بنیادی اتفاق واتحاد اور محبت واحترام کو تسلیم کر لیا ہے۔ چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں!

☆......ثناء اللہ امرتسری نجدی نے لکھا ہے:

ہم جانتے ہیں کہ ان دونوں گروہوں (دیوبندیوں اور نجدیوں) میں بھی بعض اوقات نزاع ہو جاتی ہے، اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ جس طرح چچازاد سگے

marfat.com

بھائیوں میں کبھی کبھی نزاع ہو جاتا ہے۔ (اخبار اہلحدیث امرتسر یکم شعبان ص ۱۳۳۲ھ)
یعنی دیوبندی اور نجدی وہابی آپس میں چچازاد سگے بھائی کی طرح ہیں۔ ان کا آپس میں اختلاف وقتی اور دنیوی ہے دینی اور نظریاتی نہیں۔

☆......مزید لکھا ہے: ان دونوں شاخوں (دیوبندیوں اور نجدیوں) کا مخرج ایک ہی تھا

(فتاوی ثنائیہ ج ۱ ص ۴۱۴)

☆......عبداللہ روپڑی نے لکھا ہے:

احناف دیوبندی اہلسنّت میں شامل ہیں۔ (فتاوی اہلحدیث ج ۱ ص ۶)

☆......وہابی مناظر طالب الرحمٰن آف راولپنڈی نے لکھا ہے:

دیوبندی حضرات کے بارے میں عام اہلحدیث اور اکثر علماء کا بھی یہ نظریہ ہے کہ یہ لوگ موحد ہیں، جیسا کہ حکیم محمود صاحب دیوبندیوں کے خلاف ,,علمائے دیوبند کا ماضی تاریخ کے آئینے میں،، نامی کتاب میں لکھتے ہیں، جن میں اپنا اور دیوبندیوں کا ناطہ ان الفاظ میں جوڑتے ہیں، آج ہم اور دیوبندی ایک دوسرے کے بہت قریب ہیں اور الحمدللہ عقائد میں بھی کوئی ایسا بعد نہیں رہا بلکہ ہمارا اور اس مسلک کا مستقبل بھی دونوں کے اتحاد پر موقوف ہے۔ اس سے آگے لکھا ہے:

اہل توحید (دیوبندیوں) کے ساتھ ایک تعلق موجود ہے اور اختلاف کے باوجود وہ باقی ہے اور رہے گا۔ (دیوبندیت، تاریخ وعقائد ص ۸)

ہاں ضرور رہے گا کیونکہ اپنی دکان بھی چمکانی ہے اور سادہ لوح عوام کو حقائق سے بے خبر رکھ کر ,,نذرانے،، بھی بٹورنے ہیں، ورنہ یہ مکروہ دھندا ختم ہو جائے گا، لیکن ہمیں اس بات سے غرض ہے کہ آپ نے مان لیا ہے کہ دیوبندی بھی آپ کے ہم عقیدہ ہیں۔ اور

marfat.com

یہی ہم منوانا چاہتے تھے۔

؎ کس ادا سے کیا اقرار گنہگاروں نے

دیوبندی کون ہیں؟

دیوبندی خود کو آج کل کس حوالے سے متعارف کراتے ہیں جبکہ وہ درحقیقت کیا ہیں، اس سے آگاہی کے لیے ذیل کی سطور پڑھ لیں تاکہ فیصلہ کرتے وقت کوئی دقت درپیش نہ ہو۔

اشرفعلی تھانوی نے لکھا ہے:

چھنٹ چھنٹ کر تمام احمق (بے وقوف) میرے ہی حصہ میں آ گئے ہیں۔

(افاضات یومیہ ج ا ص ۳۵۷)

☆......مزید لکھا ہے: سارے بدفہم اور بدعقل میرے ہی حصہ میں آ گئے ہیں۔

(افاضات یومیہ ج ۴ ص ۵۹)

گویا تھانوی کو ماننے والے سارے دیوبندی بے عقل اور بدفہم احمق ہیں۔

☆......مزید لکھا ہے: میں بھی بے وقوف ہی سا ہوں۔

(ایضاً ج ا ص ۲۶۶ ملتان، ۲۴۰ تھانہ بھون)

اب افسوس کیوں؟ بے وقوف کو بے وقوف مل گئے لہٰذا

کند ہم جنس باہم جنس پرواز

کبوتر باکبوتر باز با باز

☆......مزید لکھا ہے: ایک شخص نے کہا تھا کہ وہ اپنی ماں سے بدکاری کیا کرتا تھا کسی

marfat.com

نے کہا: ارے خبیث یہ کیا حرکت ہے، تو کہتا ہے کہ جب میں سارا ہی اس کے اندر تھا تو میرا ایک جزو اس کے اندر چلا گیا تو حرج کیا ہوا یہ حکم بھی تو عقلیات میں سے ہوسکتا ہے ایک شخص گونہہ کھایا کرتا تھا اور منع کرنے پر کہا کرتا تھا کہ جب یہ میرے اندر تھا تو پھر اگر میرے ہی اندر چلا جاوے تو اس میں کیا حرج ہے تو ان چیزوں کو عقل کے فتوے سے جائز رکھا جاوے گا۔ (افاضات یومیہ ج ۶ ص ۴۴)

ہمیں ماں سے زنا اور گونہہ کھانے والے مردود سے غرض نہیں افسوس اس دیوبندی سرغنہ پر ہے جس نے عقلی طور پر اسے جائز قرار دے دیا، کیا ایسے لوگ اہلسنّت ہوسکتے ہیں؟۔

مزید لکھا ہے: سچ تو یہ ہے کہ ہمارے بزرگ ہم کو بگاڑ گئے ہیں (ایضاً ج ۸ ص ۲۰۵)

بالکل درست کہا ہے آپ نظریاتی طور پر بالکل بگڑ چکے ہیں۔ آپ کے دیوبندی باوے ہی آپ کو بگاڑ گئے کہ آپ گستاخیوں پر اتنے دلیر ہیں۔

☆...... یعقوب نانوتوی دیوبندی کے حوالے سے لکھا ہے: کہ میں ,,بگاڑنے کا ولی ہوں سنوارنے کا نہیں،، (ارواح ثلاثہ ص ۲۹۸ حکایت نمبر ۳۵۵)

اچھا ہوا کہ خود کو پہچان لیا ہے، اب لوگ جان لیں گے کہ آپ بگاڑنے والے ہیں۔

☆...... قاسم نانوتوی نے اقرار کیا ہے کہ:

میں بے حیا ہوں۔ (سوانح قاسمی ج ۱ ص ۹۹، قصص الاکابر ص ۱۵۶)

☆...... بالآخر تھانوی دیوبندی نے دوٹوک اپنا چہرہ نمایاں کرتے ہوئے لکھ ہی دیا:

,,ہم (دیوبندی)...... نابکار ہیں گستاخ ہیں۔ (افاضات یومیہ ج ۶ ص ۳۱۲)

marfat.com

دیوبندیّت کا آغاز

انور شاہ کشمیری کے بیٹے انظر شاہ نے لکھا ہے:

میرے نزدیک دیوبندیّت خالص ولی اللّٰہی فکر بھی نہیں......اکابر دیوبند جن کی ابتداء میرے خیال میں سیدنا الامام مولانا قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور فقیہ اکبر حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی سے ہے، دیوبندیّت کی ابتداء حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے کرنے کے بجائے مذکورہ بالا دو عظیم انسانوں سے کرتا ہے۔

(ماہنامہ البلاغ ص ۴۸ مارچ ۱۹۶۹ء ۱۳۸۸ھ)

مزید لکھا ہے: شیخ (عبدالحق محدث دہلوی) مرحوم تک ہماری سند ہی نہیں پہنچتی، نیز حضرت شیخ عبدالحق کا فکر کلیۃً دیوبندیّت سے جوڑ بھی نہیں کھاتا۔(ایضاً ص ۴۹)

مزید لکھا ہے: حضرت مولانا انور شاہ کشمیری فرماتے تھے کہ شامی اور شیخ عبدالحق پر بعض مسائل میں بدعت و سنت کا فرق واضح نہیں ہو سکا۔(ماہنامہ البلاغ ص ۴۹)

گویا دیوبندی فکر نہ صرف شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سے مختلف ہے بلکہ علامہ ابن عابدین شامی اور شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی کے بھی مخالف ہے۔

نوٹ: انور شاہ کشمیری کی یہ بات انوار الباری ج ۸ ص ۲۵۱ پر بھی موجود ہے۔

رشید احمد گنگوہی نے لکھا ہے:

کہ حق صرف میری زبان سے نکلتا ہے اور ہدایت و نجات صرف میرے اتباع پر موقوف ہے۔(تذکرۃ الرشید ج ۲ ص ۱۷)

تقی الدین ندوی مظاہروی نے لکھا ہے:

marfat.com

زکریا سہارنپوری نے کہا ہمارے اکابر گنگوہی و نانوتوی نے جو دین قائم کیا تھا اس کو مضبوطی سے تھام لو۔ (صحبتے با اولیاء ص ۱۲۵)

ان حقائق سے واضح ہے کہ دیوبندی گروہ کا تعلق صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اور بعد کے اکابرین کے ساتھ ہرگز نہیں ہے۔ بلکہ یہ لوگ نانوتوی و گنگوہی کے قائم کیئے ہوئے ,,دین دیوبند،، کے پیروکار ہیں۔ جو وہابیت ،نجدیت اور خارجیت کا ایک نیا پُر فریب روپ ہے،ان کا اہلسنّت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

سرفراز گکھڑوی دیوبندی کا دھوکہ

دیوبندی حیاتی گروپ کے گرو، سرفراز خان گکھڑوی آنجہانی نے ایک سوال کے جواب میں چند جزئیات قلمبند کی ہیں جنہیں ,,اہلسنّت کی پہچان،، کے نام سے شائع کیا گیا ،سرفراز صاحب نے حسب عادت اس میں دھوکہ وخیانت کا خوب مظاہرہ کرتے ہوئے خود کو اہلسنّت اور انکار کرنے والے کو ,,خالص متعصب اور ضدی'' یا ''نرا جاہل،، لکھا اور اہلسنّت بریلوی حضرات کو ,,اس مبارک نام پر ناجائز قابض ہے،، لکھا اور پھر نہایت ہی شاطرانہ وعیارانہ چال چلتے ہوئے اہلسنّت و جماعت کے خلاف چند امور لکھ کر واویلا کیا کہ'' قارئین خود ہی ازراہ انصاف یہ فرمائیں کہ کیا ذیل کے عقائد اور اعمال آنحضرت ﷺ اور آپ کے حضرات صحابہ کرامؓ سے ثابت ہیں؟'' (ایضاً ص ۹)

اگر صرف قارئین سے ہی فیصلہ وانصاف طلب کرنا تھا تو آپ ,,محدث اعظم،، اور ,,امام دیوبندیہ،، کیوں بنے پھرتے ہیں؟ اگر ان القابات کی کوئی لاج تھی تو ان نقل کردہ امور کے خلاف کوئی دلیل تو پیش کی ہوتی تا کہ ہم دیکھ لیتے کہ آپ کی پٹاری میں کیا رکھا ہوا

marfat.com

ہے۔ محض یہ لکھ دینے سے تو جان نہیں چھوٹتی کہ ان کا ثبوت نہیں ہے۔ کیا کسی چیز کے مردود و بدعت ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ احادیث و آثار سے صراحۃً ثابت نہیں۔

دیوبندیوں کے بے ثبوت امور:

اگر قانون یہی ٹھہرا ہے کہ جو چیز صراحۃً قرآن وحدیث اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے وہ سنت ورنہ بدعت ہے تو لیجیئے ذرا اپنا بھی نظارہ کرتے چلیئے:

۱- آپ روزانہ بعد نماز فجر درس قرآن دیتے ہیں۔

۲- دیوبندی مراکز میں ختم بخاری کا اہتمام ہوتا ہے۔

۳- مدارس کا مروّجہ نظام تعلیم۔

۴- مساجد کی موجودہ تعمیر و تشکیل۔

۵- دینی کتب اور رسائل و جرائد کا اجراء۔

۶- تبلیغی جماعتیں اور مختلف ادارے و تنظیمیں۔

۷ سالانہ ماہانہ اور دیگر اصلاحی، تبلیغی پروگرام۔

۸- محفل حسن قرات۔

۹- ۴۰ روزہ اور دیگر مختلف تربیتی کورسز۔

۱۰- دورۂ تفسیر القرآن۔

۱۱- دورۂ حدیث۔

۱۲- دورۂ صرف ونحو۔

marfat.com

۱۳-قرآن مجید کی موجودہ انداز میں اشاعت۔

۱۴-کتب احادیث کی تدوین واشاعت۔

۱۵-درس بخاری وغیرہ۔

۱۶-ختم نبوت کانفرنس۔

۱۷اسیرت کے نام پر مختلف محافل وکانفرنسز۔

۱۸-قرآن کے اردواور دیگر عجمی زبانوں میں تراجم۔

۱۹-کتب احادیث کے مختلف تراجم۔

۲۰-کتب تفاسیر ودیگر اسلامی کتب کے تراجم۔

۲۱-عیدین کے بعد دعا مانگنا۔

۲۲-جلسوں کے بعد اجتماعی دعا کرنا۔

۲۳-دیوبند کا صد سالہ جشن منانا۔

۲۴-پھر اس میں اندرا گاندھی کی شمولیت، اس کا خطاب اور اسے سپاس نامہ پیش کرنا، اسے عزت مآب کہنا، اسے کرسی صدارت پہ بٹھانا وغیرہ۔

۲۵-ڈیڑھ سو سالہ خدمات دارالعلوم دیوبند کانفرنس منانا۔

یہ گکھڑوی صاحب کے جواب میں ہم نے پچیس کا عدد پورا کیا ہے ورنہ سینکڑوں ایسی مثالیں ہیں کہ دواعی واسباب ہونے کے باوجود ان کا واضح طور پر نہ حضور اکرم ﷺ سے ثبوت ہے اور نہ وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے ثابت ہیں۔

marfat.com

سرفراز گکھڑوی دیوبندی کی شاطرانہ چال:

اب آیئے ہم سرفراز دیوبندی کی مکمل عبارت نقل کر کے ان کے دھوکہ وفریب کو طشت از بام کر کے دنیا کو دیوبندیوں کے امام کے کرتب دکھادیں۔ لکھا ہے

(۱) اللہ تعالیٰ کے بغیر کسی کے لیے علم غیب، دلوں کے بھید جاننے، حاضر ناظر اور مختارِ کُل ہونے کی صفت ثابت کرنا۔ (۲) تقرب لغیر اللہ کے لیئے جانور ذبح کرنا اور دیگر اشیاء کو تقرب لغیر اللہ کے لیے پیش کرنا۔ (۳) غیر اللہ سے امداد کن امداد کن کہہ کر مدد مانگنا۔ (۴) غیر اللہ کے نام کی منت ماننا اور چڑھاوا چڑھانا۔ (۵) نماز جنازہ کے بعد اجتماعی دعا کرنا۔ (۶) میت کو دفن کرنے کے بعد چند قدم پر پھر رل مل کر دعا کرنا۔

(۷) جنازہ کے ساتھ بلند آواز سے ذکر کرتے جانا یا یہ کہتے جانا کلمہ شہادت۔

(۸) میت کا تیجہ، ساتواں، جمعرات، دسواں، چہلم اور عرس کرنا۔

(۹) کھانا سامنے رکھ کر ایصال ثواب کی مد میں اس پر قرآن کریم یا کچھ اور پڑھنا۔

(۱۰) جہاں اور جس موقع پر ثابت نہیں وہاں ذکر بالجہر کرنا۔ (۱۱) اذان سے قبل اور بعد چلا چلا کر درود شریف پڑھنا۔ (۱۲) تعلیم کی غرض سے نہیں بلکہ بطور ذکر نمازوں کے بعد بلند آواز سے رل مل کر ذکر اور درود شریف پڑھنا۔ (۱۳) آنحضرت ﷺ کا اسم گرامی سن کر انگوٹھے چومنا اور آنکھوں سے لگانا۔ (۱۴) پیٹ کے لیے گنجائش نکال کر دو تین دن آگے پیچھے کر کے گیارہویں دینا تا کہ کوئی جگہ ہاتھ سے چھوٹ نہ جائے۔ (۱۵) محفل میلاد منعقد کرنا اور نہ کرنے والوں کو بنظر حقارت دیکھنا۔ (۱۶) میلاد کا جلوس نکالنا۔

(۱۷) قبروں پر چراغاں کرنا اور ان پر چادریں اور پھول چڑھانا۔ (۱۸) کھانا پکا کر

marfat.com

قبروں پر لے جانا اور وہاں تقسیم کرنا۔(۱۹) مساجد میں بلاضرورت زیادہ روشنی کرنا۔
(۲۰) اسراف اور تبذیر کا ارتکاب کرتے ہوئے بازاروں اور گلیوں میں میلاد وغیرہ کے نام پر جھنڈیاں لگانا اور اس فعل کو کار ثواب سمجھنا۔(۲۱) قوالیاں کرنا۔(۲۲) عبدالنبی، عبدالرسول اور عبدالمصطفےٰ وغیرہ نام رکھنا۔(۲۳) قبریں پختہ بنانا اور ان پر گنبد بنانا۔
(۲۴) تعزیہ اور علم وغیرہ بنانا۔(۲۵) امام جعفر صادق کے نام پر کونڈوں کا ختم دلانا۔
الغرض یہ اور اس قسم کے دیگر بے شمار امور ہیں جو نہ تو آنحضرت ﷺ سے ثابت ہیں اور نہ حضرات صحابہ کرامؓ سے ان امور کا ثبوت ہے۔ان کا ارتکاب کرنے والے لاکھ مرتبہ بھی ان کے جواز کا اور کار ثواب ہونے کا دعویٰ کریں مگر ہرگز ہرگز وہ **ما انا علیہ واصحابی** کا مصداق نہیں ہو سکتے اور نہ اہلسنّت والجماعت ہو سکتے ہیں نرے دعویٰ سے کچھ نہیں بنتا...... اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے علماء دیوبند کا دامن ان تمام رسوم باطلہ بدعات اور خرافات سے بالکل پاک ہے۔(اہلسنّت کی پہچان ص۱۰،۱۱)
امام الدیابنہ سرفراز صاحب نے اپنے اس اقتباس میں شرمناک الزامات اور غلیظ اتہامات عائد کرنے سے ذرا بھی حیا نہیں فرمائی، ان کا اپنے متعلق ,,خرافات سے بالکل پاک،، ہونے کا بیان نرا دعویٰ ہے جس کی دلیل نہیں ہے، خالی دعوے سے کچھ نہیں بنتا، سطور ذیل میں ہم بیان کیے گئے ان پچیس امور کی وضاحت اور دیوبندی شاطر قلمکار کی مکاری کا محاسبہ کر رہے ہیں نمبر وار ہر بات کا جواب ملاحظہ ہو!
۱...... محبوبان خدا کے لیے اہلسنّت اگر علم غیب اور حاضر وناظر وغیرہ کا عقیدہ رکھیں تو مجرم قرار پائیں جبکہ خود سرفراز دیوبندی نے ہر چیز کے لیے علم غیب مانا ہے (عبارات اکابر ص۱۸۸) تھانوی دیوبندی کا عبدالرحیم رائے پوری کے متعلق دلوں کے بھید جاننے کا

marfat.com

عقیدہ تھا۔(ارواح ثلاثہ ص۴۰۱) رشید گنگوہی نے بندگان خدا کو دلوں کے راز دان مانا ہے۔(تذکرۃ الرشید ص ج۲ ص ۱۳۵) محمود الحسن نے خدا کے بعد آپ کو مالک عالم لکھا ہے۔(ادلہ کاملہ ص۱۳۴) تھانوی نے محمد الحضرمی کو ایک ہی وقت میں کئی جگہوں میں موجود (حاضر ناظر) مانا ہے۔(جمال الاولیاء ص ۱۸۸)

۲......ہم کوئی چیز بھی تقرب لغیر اللہ کے لیے نہیں دیتے، سرفراز نے بہتان تراشی کی حد کردی ہے۔ ہاں اگر دیوبندی ایسا کریں تو کچھ کہا نہیں جاسکتا۔

۳......ہم انبیاء واولیاء کو محبوبان خدا سمجھ کر مدد کے لیے پکارتے ہیں۔ یہ کام دیوبندیوں نے بھی کیا ہے(کلیات امدادیہ ص۹۰ ،نشر الطیب ص۱۵۶، قصائد قاسمی ص۸)

۴......ہم نہ چڑھاوے چڑھاتے ہیں اور نہ غیر اللہ کی منت مانتے ہیں۔

۵......نماز جنازہ کے بعد دعا کو انور شاہ دیوبندی نے ثابت کہا ہے۔

(انوار الباری ج۱۹ص۳۸۲)

۶......میت کے لیے دعا ہر وقت درست ہے خواہ قبر پر یا بعد ازیں چند قدم پر، دیوبندی عیدین، جمعہ، جلسہ ودرس کے بعد اجتماعی دعا کا ثبوت دیں۔

۷......جنازہ کے ساتھ ذکر آج دیوبندی بھی کرتے ہیں اور عبداللہ درخواستی دیوبندی کے جنازے میں بھی دیوبندیوں نے کیا تھا۔

۸......میت کے لیے مختلف ختمات اور عرس محض ایصال ثواب ہے جسے دیوبندیوں کے مرکزی پیر نے بھی درست کہا ہے۔(فیصلہ ہفت مسئلہ ص۲۳ کلیات امدادیہ ص۸۲)

۹......ایصال ثواب کے لیے قرآن پڑھنے کا انکار ہی دیوبندیوں کو اہلسنت سے خارج کردیتا ہے ہمارے نزدیک کھانا سامنے رکھنا شرط نہیں، جبکہ رشید گنگوہی نے سامنے رکھ

marfat.com

کر پڑھنے میں کوئی حرج نہیں لکھا ہے۔ (فتاوی رشیدیہ ص ۱۵۲)

۱۰......ذکر بالجہر غیر ممنوع اوقات کے علاوہ جب چاہیں کر سکتے ہیں، کوئی قید نہیں اگر کچھ علم کی لاج ہے تو منع کی دلیل دو، اہلسنّت کا عمل کسی آیت و روایت کے ہرگز خلاف نہیں۔

۱۱......اگر درود شریف بغیر چلّائے اذان سے قبل اور بعد پڑھ لیں تو گویا آپ کو بھی اعتراض نہیں کیوں کہ اعتراض صرف چلا کر پڑھنے پر ہے۔

۱۲......نماز کے بعد بلند آواز سے اجتماعی ذکر بخاری جلد اص ۱۱۶ پر ہے۔

۱۳......دیوبندیوں نے لکھا کہ انگوٹھے چومنا مستحب ہے۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند ج ۲ ص ۹۰)

۱۴......گیارہویں کو دیوبندیوں نے مان لیا ہے، (مواعظ میلاد النبی ص ۳۷۶ از اشرفعلی تھانوی فتاوی رشیدیہ ص ۱۶۴ از رشید احمد گنگوہی، فیصلہ ہفت مسئلہ ص ۲۳، کلّیات امدادیہ ص ۸۲، از حاجی امداد اللہ) دن کا تقرر خود دیوبندی نہیں مانتے جس سے واضح ہے کہ پیٹ کی فکر ہمیں نہیں دیوبندیوں کو ہے، آج پیٹ کی خاطر کیئے گئے مکروہ دھندوں کی سزا سرفراز گکھڑوی اپنی قبر میں خوب بھگت رہے ہوں گے۔

۱۵......اگر کوئی محفل میلاد کا منکر نہ ہو تو نہ کرنے پر ہم اسے حقارت سے نہیں دیکھتے، محفل میلاد خود دیوبندیوں نے بھی کی ہے۔ (تذکرۃ الرشید ص ج ۲ ص ۲۸۴)

۱۶......میلاد کا جلوس خود دیوبندی بھی ربوہ میں نکالتے ہیں۔ ۱۹۷۶ء میں بھی یہ کام کرتے رہے ہیں ملاحظہ ہو ہماری کتاب ,,آؤ میلاد منائیں،،۔

۱۷......قبر پر چراغاں زائرین کے لیے ہوتا ہے، کیا دیوبندیوں نے کبھی کسی قبر پر بلب

marfat.com

ٹیوب اور چراغ نہیں جلایا، رہ گیا پھول وغیرہ کا معاملہ تو انور شاہ نے لکھا ہے کہ صحابہ نے قبر پر ٹہنیاں وغیرہ رکھنے کی وصیّت کی تھی۔ (انوار الباری ج ۸ ص ۲۵۱)

۱۸......کھانا پکا کر قبروں پر تقسیم کرنا بدعت ہے تو کھانا پکا کر سرفراز کے گھر یا مدرسہ وخانقاہ میں تقسیم کرنا کیسا ہے؟ قبروں پر صرف تبرک کے طور پر تقسیم کرتے ہیں۔

۱۹......مساجد میں بلا ضرورت روشنی ہم نہیں کرتے، جلسوں کے موقع پر دیوبندیوں کا چراغاں کس دلیل سے ثابت ہے کیا وہ نظر نہیں آتا؟ یا عمداً اندھے بنتے ہو؟۔

۲۰......میلاد شریف کے موقع پر کی گئی آرائش کو فضول خرچی کہنے والے سرفراز کو اپنی پارٹی کی سیرت اور دیگر کانفرنسوں پر ایسا اہتمام کیوں بھول گیا۔

۲۱......ہم قوالی کو درست نہیں کہتے، جب کہ دیوبندیوں کے وظائف میں سے ایک وظیفہ قوالی، گھڑا بجانا، تالی بجانا اور غزل گانا ہے۔ (عطاء اللہ شاہ ص ۱۸۲ از شورش کاشمیری)

۲۲......عبدالنبی وغیرہ نام رکھنا دیوبندیوں نے مانا ہے۔ (شمائم امدادیہ ص ۷۱، ۱۳۵)

۲۳......قبر پکی کرنا اور عمارت میں بنانا دیوبندیوں کو تسلیم ہے۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند ج ۵ ص ۳۸۹)

۲۴......تعزیہ وعلم ہمارے ہاں نہیں خود تھانوی نے لکھا ہے کہ تعزیہ بنانا مت چھوڑنا۔

(افاضات یومیہ ج ۳ ص ۲۸۹)

یعقوب نانوتوی نے تعزیہ والوں کی حمایت کا فتوی دیا ہے (ایضاً ج ۳ ص ۲۹۰)

۲۵......مروّجہ ختمات کو دیوبندیوں نے مانا ہے ملاحظہ ہو! فتاوی رشیدیہ ص ۱۵۲، صراط مستقیم ص ۵۵، فارسی ص ۷۶ اردو فیصلہ ہفت مسئلہ ص ۲۳، کلّیات امدادیہ ص ۸۲ شمائم امدادیہ ص ۶۸، امداد المشتاق ص ۸۸

marfat.com

تمام ختمات میں ختم امام جعفر صادق بھی ہے لہٰذا وہ بھی درست ہے۔

ہر چند واضح ہو گیا کہ دیوبندی ,,محدث اعظم،، سرفراز دیوبندی نے عوام الناس سے مکروہ کھیل کھیلتے اور گھنوئی سازش کرتے ہوئے پچیس امور گنوائے ہیں، جو کہ ہماری وضاحت کے ساتھ درست اور جائز ہیں اور خود دیوبندی بھی ان امور سے محفوظ نہیں، اگر اہلسنّت اس وجہ سے مطعون ہیں تو دیوبندی بھی نہیں بچ سکتے، اس زمرہ میں خود وہ بھی آرہے ہیں لہٰذا دیوبندیوں کو اعلان کر دینا چاہیئے کہ وہ خود بھی اہلسنّت سے خارج ہیں۔

؎ نہ بچو گے تم اور نہ ساتھی تمہارے
ناؤ ڈوبی تو ڈوبو گے سارے

کیا یہ اہلسنّت ہیں؟

بات کو آخر تک پہنچاتے ہوئے ہم دیوبندیوں کے مکروہ چہرے سے ذرا نقاب سرکا ہی دیتے ہیں تاکہ خود کو اہلسنّت کے واحد ٹھیکیدار باور کرانے والوں کی اصلی صورت دیکھ کر لوگ فیصلہ کر سکیں کیا اہلسنّت ایسے ہوتے ہیں۔ چند امور ملاحظہ ہوں!

ا...... دیوبندیوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ کو غیب کا علم ہر وقت نہیں ہوتا۔

(تقویۃ الایمان ص ۴۴، فیض الباری ج ا ص ۱۵۱)

۲...... ان کے نزدیک اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔

(فتاوی رشیدیہ ص ۲۳۸، ۲۳۷، براہین قاطعہ ص ۵)

۳...... ہر برے کام جو بندہ کر سکتا ہے وہ خدا بھی کر سکتا ہے۔

(الجہد المقل ج ا ص ۴۱، ۸۳)

marfat.com

۴......اللہ تعالیٰ کو زمان و مکان اور جہت سے پاک جاننا حقیقی بدعت ہے۔

(ایضاح الحق ص ۱۵۳)

۵......خاتم النبیین کا معنٰی آخری نبی کرنا جاہلوں کا کام ہے۔ (تحذیر الناس ص ۴،۵)

۶......اگر آپ کے زمانے میں یا بعد میں بھی کوئی نبی آجائے تو ختم نبوّت میں فرق نہیں آتا۔ (ایضاً ص ۱۲، ۲۸)

۷......ختم نبوّت کا معنٰی ,,نبوّت کا دروازہ بند ہو گیا،، کرنا دھوکہ دینا ہے۔

(خطبات حکیم الاسلام ج ۲ ص ۴۹ مطبوعہ ملتان)

۸......نجات و ہدایت صرف رشید گنگوہی کے طریقہ پر چلنے میں ہے۔

(تذکرۃ الرشید ج ۲ ص ۱۷)

۹......حق وہی ہے جو رشید گنگوہی کی زبان سے نکلتا ہے۔ (تذکرۃ الرشید ج ۲ ص ۱۷)

۱۰......رشید گنگوہی بانی اسلام (اللہ تعالیٰ یا رسول اللہ ﷺ) کا ثانی ہے۔ (مرثیہ ص ۵)

۱۱......حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے رشید گنگوہی کی مسیحائی (کمالات) زیادہ ہے۔

(مرثیہ ص ۲۳)

۱۲......تھانوی دیوبندی متبع سنت ہے اس لیئے لا الٰہ الا اللہ اشرفعلی رسول اللہ اور اللھم صل علی سیدنا و نبینا و مولانا اشرفعلی پڑھنا درست ہے۔

(الامداد ص ۳۵، ۳۴)

۱۳......رحمۃ للعلمین صرف حضور ہی نہیں اور بھی ہو سکتے ہیں۔

(فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۴۵)

۱۴......حضور کے علم جیسا علم غیب ہر بچے پاگل اور تمام جانوروں کو بھی حاصل ہے۔

marfat.com

(حفظ الایمان ص ۸)

۱۵......شیطان اور ملک الموت کے علم محیط زمین کی دلیل ہے لیکن حضور کے علم محیط زمین کی کوئی دلیل نہیں۔ (براہین قاطعہ ص ۵۱)

۱۶......ابلیس اور ملک الموت کے لیے ساری زمین کا علم ماننا ایمان ہے اور حضور کے لیے ماننا شرک ہے۔ (براہین قاطعہ ص ۵۱)

۱۷......انبیاء کرام کو ہر جھوٹ سے پاک سمجھنا غلطی ہے۔ (تصفیۃ العقائد ص ۲۸،۲۵)

۱۸......انبیاء کرام کی بارگاہ میں گستاخی کر کے تاویل کر لے تو کافر نہیں۔

(امداد الفتاوی ج ۵ ص ۳۹۳)

۱۹......رسولوں کا کمال صرف یہی ہے کہ وہ عذاب سے بچ جائیں (بلغۃ الحیران ص ۲۴۴)

۲۰......صحابہ کرام کو کافر کہنے والا اہلسنّت ہی رہتا ہے۔ (فتاوی رشیدیہ ص ۲۷۶)

۲۱......امام حسین ظاہر و باطن کے کورے تھے۔ (بلغۃ الحیران ص ۳۹۹)

۲۲......امام حسین سے ضیاء الحق اچھا تھا۔ (مظلوم کربلا ص ۱۰۰)

۲۳......ذکر شہادت حسین صحیح روایات سے بھی کرنا حرام ہے۔ (فتاوی رشیدیہ ص ۱۳۸)

۲۴......رسول اللہ کے فرمان کو شریعت کا درجہ دینا شرک ہے۔ (تقویۃ الایمان ص ۶۹)

۲۵......راتوں کو مزار کا طواف کرنا چاہیے۔ (تصوف اسلام ص ۴۱)

یہ سرفراز دیوبندی کے پسندیدہ عدد کے مطابق پچیس امور کی نشاندہی کی گئی ہے، جو نہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے ان کا ثبوت ہے۔

قارئین انصاف فرمائیں! کیا ایسے عقائد و نظریات کے حامل اہلسنّت ہو سکتے ہیں۔

marfat.com

سرفراز دیوبندی کا جھوٹ:

گکھڑوی دیوبندی نے آخر مضمون میں یہ کذب بیانی بھی کی کہ،،ہم جیسا بزرگوں کا قدردان اور کوئی نہیں ہے۔ ہمارے اکابر میں سے کوئی کسی بزرگ کی توہین کا مرتکب نہیں ہوا، جو لوگ بزرگان دین کی طرف علم غیب، حاضر و ناظر اور تقسیم رزق وغیرہ کی باطل نسبتیں کرتے ہیں کیا وہ ان کی تعظیم کررہے ہیں۔(اہلسنّت کی پہچان ص ۱۲)

جہاں تک بزرگوں کی توہین کا معاملہ ہے تو گذارش یہ ہے کہ دیوبندی اپنے خود ساختہ بزرگوں کی قدر ضرور کرتے ہوں گے لیکن ہم سنی مسلمانوں کے بزرگوں کے بہرحال بے ادب ہیں، جب انھوں نے انبیاء کرام اور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وعلیہم اجمعین وسلم کو نہیں چھوڑا حتی کہ خداتعالیٰ کو معاف نہیں کیا تو پیچھے کیا رہ گیا (حوالہ جات اوپر گذر چکے ہیں)

خود تھانوی دیوبندی نے لکھا ہے کہ ہم...... گستاخ ہیں (افاضات یومیہ ج ۶ ص ۳۱۲)

خضر حیات دیوبندی نے مانا ہے کہ دیوبندیوں نے گستاخیاں کی ہیں۔

(المسلک المنصور ص ۱۷۰، ۱۶۷، ۱۷۳، ۱۶۴، ۱۶۸)

تھانوی دیوبندی نے لکھا ہے کہ قاسم نانوتوی نے تحذیر الناس لکھی تو کسی نے حمایت نہیں کی۔(افاضات یومیہ ج ۵ ص ۲۹۶، قصص الاکابر ص ۱۵۹)

حمایت نہ کرنے کی وجہ یہی ہے کہ وہ کتاب اسلامی تعلیمات کے برعکس ہے۔

باقی رہا علم غیب حاضر و ناظر اور تقسیم رزق کا مسئلہ تو دیوبندیوں نے رشید گنگوہی کو،،مربی خلاق،، کہہ کر تقسیم رزق کی نسبت اس کی طرف کی ہے۔(مرثیہ ص ۹)

marfat.com

امداد اللہ مہاجر مکی نے کہا:

اہل حق جس طرف نظر کرتے ہیں دریافت وادراک غیبات کا ان کو ہوتا ہے۔

(شمائم امدادیہ ص ۶۱)

یہاں حاضر و ناظر اور علم غیب دونوں آ گئے۔ اب سرفراز دیوبندی کو علم ہو چکا ہوگا کہ اہلسنّت سے خروج، گستاخی اور بے ادبی کا ارتکاب، رسول کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مخالفت اور باطل عقائد سب کچھ دیوبندیوں کے گھر میں ہے۔ لہذا دوسروں پر فتوے نہ لگائیں بلکہ ؎ یہ گھر کی چیز ہے گھر میں ہی رہے تو اچھا ہے

بریلوی اہلسنّت اور اہل حق ہیں

اپنی دکان چمکانے اور عقیدت مندوں کے ہجوم کو قائم رکھنے کے کی خاطر محض تعصب، ضد اور جہالت کی بناء پر اہلسنّت و جماعت حنفی بریلوی حضرات کے خلاف شور و غوغا کرنے والے دیوبندیوں کی چند عبارات ملاحظہ کیجیئے کہ انھوں نے چارو ناچار بالآخر مان ہی لیا ہے کہ اہلسنّت و جماعت برحق ہیں۔

۱.....کوثر نیازی دیوبندی نے لکھا ہے:

ادریس کاندھلوی صاحب نے کہا کہ مولانا احمد رضا خان کی بخشش تو انہی فتوؤں کے سبب ہو جائے گی، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: احمد رضا خان تمھیں ہمارے رسول سے اتنی محبت تھی کہ اتنے بڑے بڑے عالموں کو بھی تم نے معاف نہیں کیا، تم نے سمجھا کہ انھوں نے توہین رسول کی ہے تو ان پر بھی کفر کا فتوی لگا دیا، جاؤ اسی ایک عمل پر ہم نے تمہاری بخشش کر دی۔ (روزنامہ جنگ لاہور ص ۷، مؤرخہ ۱۹۹۰،۱۰،۳۱)

marfat.com

معلوم ہوا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ محبّ رسول تھے۔آپ کا مقام بہت بلند ہے آپ کی بخشش دیوبندیوں کی گستاخانہ عبارات پر فتوی لگانے سے ہی ہو جائے گی۔

۲......اعزاز علی دیوبندی نے لکھا ہے:

ہم دیوبندی ہیں اور بریلوی علم وعقائد سے ہمیں کوئی تعلق نہیں مگر اس کے باوجود بھی یہ احقر یہ بات تسلیم کرنے پر مجبور ہے کہ اس دور کے اندر اگر کوئی محقق اور عالم دین ہے تو وہ احمد رضا بریلوی ہے کیونکہ میں نے مولانا احمد رضا خاں کو جسے ہم آج تک کافر، بدعتی اور مشرک کہتے رہے ہیں، بہت وسیع النظر، اور بلند خیال، علو ہمت، عالم دین، صاحب فکر ونظر پایا ہے۔(۵ رسالہ النور تھانہ بھون ص ۴۰، شوال ۱۳۴۲ھ بحوالہ طمانچہ)

۳......شبیر احمد عثمانی نے لکھا ہے:

مولانا احمد رضا خاں ...... بہت بڑے عالم اور بلند پایہ محقق تھے۔مولانا احمد رضا خاں کی رحلت عالم اسلام کا ایک بہت بڑا سانحہ ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

(رسالہ ہادی دیوبند ص ۲۰ ذوالحجہ ۱۳۲۹ھ بحوالہ طمانچہ)

۴......اشرفعلی تھانوی نے کہا کہ:

اور وہ (بریلوی حضرات) نماز پڑھاتے ہیں ہم پڑھ لیتے ہیں۔

(افاضات یومیہ ج ۷ ص ۵۲ ملتان)

معلوم ہوا کہ بریلوی حضرات اس قدر راسخ العقیدہ اور برحق لوگ ہیں کہ دیوبندی ان کے پیچھے نماز پڑھنا بھی اچھا عمل سمجھتے ہیں۔واضح ہو گیا کہ آج کل دیوبندیوں کا اہلسنّت کے خلاف شور وغوغا باطل ومردود ہے۔اہلسنّت بریلوی برحق اور نجات یافتہ لوگ ہیں۔

marfat.com

فہرست کتب
صراط مستقیم پبلی کیشنز
مولانا ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب

بانی ادارہ صراطِ مستقیم پاکستان

نمبر شمار	کتاب کا نام	مصنف	قیمت
1	فہم دین (اوّل تا پنجم)	محمد اشرف آصف جلالی	فی جلد 260
2	غائبانہ جنازہ جائز نہیں	محمد اشرف آصف جلالی	220
3	مفہوم قرآن بدلنے کی واردات (جلد اوّل)	محمد اشرف آصف جلالی	140
4	محاسن اخلاق	محمد اشرف آصف جلالی	100
5	ختم نبوت قرآن وحدیث کی روشنی میں	محمد اشرف آصف جلالی	40
6	میرے لئے اللہ کافی ہے	محمد اشرف آصف جلالی	40
7	حق چار یار	محمد اشرف آصف جلالی	40
8	جنت کی خوشخبری پانے والے دس صحابہ کرام	محمد اشرف آصف جلالی	40
9	فکر آخرت	محمد اشرف آصف جلالی	40
10	ہاں ہم سنی ہیں	محمد اشرف آصف جلالی	40
11	سرکار غوث اعظم اور آپکا آستانہ	محمد اشرف آصف جلالی	40
12	ایک نومسلم کے سوالات کے جوابات	محمد اشرف آصف جلالی	40
13	شانِ رسالت سمجھنے کا ایمانی طریق	محمد اشرف آصف جلالی	40
14	توحید وشرک	محمد اشرف آصف جلالی	40

marfat.com

15	ہم اہلسنت و جماعت ہیں	محمد اشرف آصف جلالی	
16	تحفظ ناموسِ رسالت ایک فرض ایک قرض	محمد اشرف آصف جلالی	40
17	چٹا گانگ میں چند روز	محمد اشرف آصف جلالی	30
18	تحفظ حدود اللہ اور ترمیمی بل	محمد اشرف آصف جلالی	30
19	ایصال ثواب اور گیارھویں شریف کی شرعی حیثیت	محمد اشرف آصف جلالی	30
20	فقہ حنفی سنت نبوی کے آئینے میں	محمد اشرف آصف جلالی	
21	دختران اسلام کے لیے آئیڈل کردار	محمد اشرف آصف جلالی	30
22	یورپ میں اسلام کے پھیلتے اثرات	محمد اشرف آصف جلالی	20
23	جادو کی مزمت	محمد اشرف آصف جلالی	20
24	اصلاح اور اُس کا اجر	محمد اشرف آصف جلالی	20
25	نورانیت مصطفی ﷺ کا انکار کیوں؟	محمد اشرف آصف جلالی	
26	شانِ ولائیت قرآن و حدیث کی روشنی میں	محمد اشرف آصف جلالی	
27	محبت ولی کی شرعی حیثیت	محمد اشرف آصف جلالی	20
28	صلوٰۃ وسلام پر اعتراض آخر کیوں؟	محمد اشرف آصف جلالی	20
29	فقہ حنفی پر چند اعتراضات کے جوابات	محمد اشرف آصف جلالی	20
30	ربط ملت اور اہلسنت کی ذمہ داریاں	محمد اشرف آصف جلالی	20
31	خاندانی منصوبہ بندی اور اسلام	محمد اشرف آصف جلالی	20
32	فحش گانوں کا عذاب	محمد اشرف آصف جلالی	20
33	رسول اللہ ﷺ کی نماز	محمد اشرف آصف جلالی	20
34	ترک تقلید کی تباہ کاریاں	محمد اشرف آصف جلالی	20

marfat.com

35	اسلام کو درپیش چیلنجز کا ادراک اور اُن کا حل	محمد اشرف آصف جلالی	20
36	صراط مستقیم کی روشنی	محمد اشرف آصف جلالی	20
37	مقتدی فاتحہ کیوں پڑھے؟	محمد اشرف آصف جلالی	20
38	رسول اللہ ﷺ بحیثیت مبشر	محمد اشرف آصف جلالی	20
39	منصب نبوت اور عقیدہ مومن	محمد اشرف آصف جلالی	20
40	محبت الٰہی اور اسکی چاشنی	محمد اشرف آصف جلالی	20
41	فہم زکوٰۃ	محمد اشرف آصف جلالی	20
42	حل مشکلات اور عقیدہ صحابہ	محمد اشرف آصف جلالی	20
43	توحید باری تعالیٰ	محمد اشرف آصف جلالی	20
44	قربانی صرف تین دن جائز ہے مع قربانی کے جانور	محمد اشرف آصف جلالی	
45	نماز تراویح 20 رکعت سنت ہے	محمد اشرف آصف جلالی	10
46	حضرت عمر کا علمی ذوق	محمد اشرف آصف جلالی	20
47	ظہور امام مہدی مع حضرت عیسیٰ علیہ اسلام اور قادیانی	محمد اشرف آصف جلالی	10
48	حضرت امام اعظم ابوحنیفہ بحیثیت بانی فقہ	محمد اشرف آصف جلالی	20
49	تربیت اولاد	محمد اشرف آصف جلالی	30
50	رنج والم سے نجات کا راستہ	محمد اشرف آصف جلالی	40
51	مسئلہ حاضر وناظر	محمد اشرف آصف جلالی	40
52	اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ (کا قرآنی مفہوم)	محمد اشرف آصف جلالی	40

marfat.com

فہرست کتب سنی علمائے کرام

عرفان الحدیث	250
گوشۂ خواتین	220
انوار حافظ الحدیث	180
آؤ میلاد منائیں	220
دروس القرآن	170
مسئلہ رفع یدین	120
بدمذہب کے پیچھے نماز کا حکم	120
اہل جنت اہل سنت	120
اختلاف ختم ہو سکتا ہے	120
زیارت قبور	40
تحفہ رمضان المبارک	280
تحفہ شعبان المعظم	100
رسائل رمضان المبارک	120
ہماری دعائیں قبول کیوں نہیں ہوتیں	100
خلاصۃ القرآن	40
قادیانی دھرم کا علمی محاسبہ	380
غیر مقلدین کو دعوت انصاف (اوّل تا چہارم)	450 فی جلد
غیر مقلدین کا علمی محاسبہ	450
سرور کونین کی نورانیت و بشریت	450
فیصلہ کن مناظرے	450
مجموعہ رسائل	150
مالک کل	30
مختصر شرح سلام رضا	70
محمدی نماز	50
حرمت رسول پر سب کچھ قربان	40
شاہراہ اہلسنت	250
آئینہ اہلسنت	250
مقالات جلالیہ	180
جرأتوں کا قافلہ	20
آپکے مسائل کا شرعی حل	150
سنی جاگ	15
زندہ نبی کے زندہ صحابہ	40
نماز کا سنت طریقہ	20
میاں بیوی کے باہمی معاملات	120
تحقیق مسئلہ ختم نبوت	20
بھیڑ نما بھیڑے	20
یزید علمائے اہلسنت کی نظر میں	20

الحق المبین	40
میلاد النبی	24
بارہ ماہ کے فضائل و مسائل	36
عقائد و معمولات اہلسنت	30
سات متنازعہ مسائل اور اہلسنت کا موقف	20
شفاء اور برکت	20
ہم زندہ جاوید کا ماتم نہیں کرتے	20
میں سنی کیوں ہوا؟	30
حقیقت ایصال ثواب	60
فضائل و درود شریف	20
ایصال ثواب کیوں اور کیسے؟	20
تبلیغی جماعت کے کارنامے	20
بزرگانِ دین کا نعتیہ کلام (اوّل دوم)	30-36
والیانِ نجد و حجاز کا تاریخی جائزہ	30
منتخب حدیثیں تخریج شدہ	120
نماز کوئز	80
ذکر اویس	120
ذکر سیرانی	120
کالج اور لڑکی	90
غم ٹال وظیفے	70
علم حضرت یعقوب علیہ السلام	40
بہشتی دروازہ	30
تبلیغی جماعت کے کارنامے	20
بسنت تہوار یا غضب کردگار	15
گلدستہ تقاریر (اوّل دوم)	240 فی جلد
شاہِ شہیداں	70
سو غلط مسائل	20
باپ کی نصیحت بیٹی کے نام	50
کامیاب شادی	40
محفل میلاد برائے خواتین	170
استخارہ	30
امام احمد رضا کے تعلیمی تصورات کا تحقیقی جائزہ	30
مقام مصطفیٰ ﷺ	120
انیس الجلیس	200
ضرب حیدری	100
سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (مناظرہ)	80
اوجھڑی کی کراہت	25
مردے سنتے ہیں	20

ملنے کا پتہ: صراط مستقیم پبلی کیشنز لاہور 0423-7115771, 0321-9407699

Designed by: Tayyab Graphics 0321-4761150